COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

مالنگنی ناگن

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

آپ کے بے شمار خط مجھے مل رہے ہیں جن میں آپ نے وعدہ کیا ہے کہ آپ اب عنبر ناگ ماریا کی کتابیں لائبریری سے کرائے پر لے کر پڑھنے کی بجائے خرید کر پڑھیں گے تاکہ عنبر ناگ ماریا کا دلچسپ سلسلہ بند نہ ہو۔ ہم اپنے تمام دوستوں کے شکر گزار ہیں کہ وہ عنبر ناگ ماریا کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے ہمارا ہاتھ بٹا رہے ہیں کیونکہ لائبریری سے کرائے پر لے کر کتاب پڑھنے سے ہمیں سخت نقصان ہوتا ہے اور ہماری کتاب کی لکھائی چھپائی اور کاغذ کتابت وغیرہ کا خرچ بڑی مشکل سے پورا ہوتا ہے۔ جب آپ کتاب خرید کر پڑھیں گے تو ہمارا خرچ بھی پورا ہونے لگے گا اور عنبر ناگ ماریا کا دلچسپ سفر جاری رہے گا۔ ہم کتابیں چھاپتے رہیں گے اور آپ اس حیرت انگیز مزے دار تاریخی کہانی کو پڑھتے رہیں گے ہم اپنے تمام دوستوں کا دلی شکر ادا کرتے ہیں۔ آپ دوستوں کے ہاتھ بٹانے سے ہی عنبر ناگ ماریا کا سفر جاری رہ سکتا ہے۔ اس تکلیف کے لئے ہم اپنے سب دوستوں سے معذرت چاہتے ہیں۔

تمہارا انکل "اے حمید"

۴ - ۱۷/۱۸۴ راہ چمن - سمن آباد لاہور

۱۵-۱-۸۶

قیمت: ۵۰/۷

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۶

ناشر: نیا مکتبہ اقراء، ۲۰ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

طابع: [illegible] لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مالنگنی ناگن

زہریلی باؤلی

کملانگر کا پرانا مندر

ناگ اور جنگلی لڑکی

مگرمچھوں کا غار

مالنگنی ناگن

کنوئیں کی مٹی بھجنگنی کے ہاتھ میں تھی

کالا بھجنگم کوٹھڑی میں کھڑا تھا۔ اس نے غراتے ہوئے کہا

ہوہو ــ ہوہو ــ کیا کہا ہے کنوئیں کے باوے نے تمہیں ؟

بھجنگنی نے کنوئیں کی مٹی اسے دی اور کہا

اسے کسی طرح ماریا کے بالوں میں تھوڑا سا لگا دو۔ وہ تمہاری غلام ہو جائے گی۔ تم جو کہو گے وہ وہی کرے گی۔ وہ سب کچھ بھول کر صرف تمہاری گرویدہ ہو جائے گی پھر تم اس سے اس کی مرضی سے شادی کر لینا۔

کالے بھجنگم نے مٹی لے لی اور کہا

ہوہو ــ ہوہو ــ اگر اس مٹی نے کام نہ کیا تو میں تیرا سر پاش پاش کر دوں گا۔

بھجنگنی نے جھنجھلا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو جاکر اسے آزما کر تو دیکھ

کالا بھجنگم کنوئیں کی مٹی لے کر شہر کے کنارے والی عالیشان طلسمی حویلی کی طرف اڑ گیا۔ ماریا حویلی میں نہیں تھی۔ کالا بھجنگم خوبصورت راجکمار شروَن کمار کے روپ میں حویلی میں داخل ہوا تو گونگی کنیزوں نے اشاروں سے بتایا کہ ماریا شہر میں اپنے بھائی کی تلاش میں گئی ہوئی ہے۔ راجکمار نے کنیزوں کو شربت لانے کا اشارہ کیا اور خود حویلی کے دالان میں بچھے ہوئے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر کنوئیں کی مٹی نے اپنا کام دکھا دیا تو وہ آج ہی ماریا سے شادی کر لے گا اور دوسری رات کو کالو بھٹ کے مندر میں جاکر ماریا کو مورتی پر قربان کر دے گا۔ اسے قربان کرنے کے لئے کالے بھجنگم کو صرف اتنا کرنا تھا کہ ماریا مورتی کے سامنے آجائے اور وہ پیچھے سے اس کے جسم میں خنجر گھونپ کر اسے مار ڈالے۔

ماریا پالکی پر شہر گئی تھی۔ اس کی پالکی حویلی کے صحن میں آگئی۔ وہ پالکی میں سے نکل کر دالان میں آئی تو سامنے پلنگ پر وہی پرانی مصیبت راجکمار بیٹھا اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ عنبر تو کہیں نہیں ملا۔ اب وہ کل صبح صبح یہاں سے نکل جائے گی۔ کیونکہ اس وقت دن غروب ہونے والا تھا اور وہ رات کو سفر

نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نے بھی اداکاری کرتے ہوئے راجکمار کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ راجکمار نے پوچھا کہ کیا اسے اس کے بھائی کا کچھ پتہ چلا؟

ماریا نے کہا

نہیں راجکمار! میں ناامید واپس آئی ہوں۔ لگتا ہے میرا بھائی اس شہر میں نہیں ہے۔

راجکمار بھجنگم نے کہا

فکر کی کوئی بات نہیں ماریا کماری۔ ہم تمہارے بھائی کو ضرور تلاش کر لیں گے۔

ماریا کو راجکمار نے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ کنیزیں شربت لے کر آگئیں۔ راجکمار بھجنگم نے خود گلاس میں شربت ڈال کر ماریا کو پیش کیا اور بولا۔

افسوس ماریا کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے۔ ورنہ تم سے بیاہ کر کے میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت انسان سمجھتا۔

ماریا نے کہا۔

راجکمار! میں بھی یہی سوچتی ہوں مگر کیا کروں میرے ماں باپ نے بچپن ہی میں میرا بیاہ کر دیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنوئیں کی طلسمی مٹی کا سفوف بھجنگم راجکمار کے دائیں ہاتھ میں تھا۔ یہ ہاتھ اس نے ماریا کے پیچھے کر رکھا تھا۔ ماریا کے بال کھلے تھے۔ کیونکہ گرمی اور حبس ہو گیا تھا اب ماریا کو گرمی بھی عام آدمیوں کی طرح لگتی تھی۔ بھجنگم راجکمار نے کنوئیں کی مٹی اپنے ہاتھوں پر مل لی اور ماریا کے بالوں پر مٹی والا ہاتھ پھیر کر بولا۔

ماریا! تمہارے بال بڑے خوبصورت ہیں۔ ایسے سنہری بال میں نے بہت کم دیکھے ہیں۔

ماریا نے کہا۔

یہ تو قدرتی بات ہے۔

اس کے ساتھ ہی ماریا کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے اندر کوئی شے اپنی جگہ سے ہل گئی ہے۔ اس کی آنکھوں کے آگے دھندلاہٹ سی آگئی۔ اس کے ذہن میں جیسے ایک غبار سا چھا گیا۔ اسے چکر آیا اور وہ پلنگ پر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ راجکمار سمجھ گیا کہ کنوئیں کی طلسمی مٹی نے اپنا کام دکھا دیا ہے۔ اس نے جلدی سے ماریا کو پلنگ پہ لٹا دیا اور کنیز کے ہاتھ سے پنکھا لے کر اسے جھلنے لگا۔ اندر سے وہ بہت خوش تھا۔ اس نے میدان مار لیا تھا۔ اوپر سے وہ گھبراہٹ میں ماریا

کو بار بار آوازیں دے رہا تھا۔

اچانک ماریا کو ہوش آگیا۔ وہ مسکرا کر راجکمار بھجنگم کو دیکھ رہی تھی بھجنگم تو خوشی سے دیوانہ ہو گیا۔ طلسمی مٹی نے اپنا اثر دکھا دیا تھا۔

ماریا پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گئی اور راجکمار کی طرف دیکھ کر بولی۔

آپ مجھے پنکھا نہ جھلیں۔ آپ کو زحمت ہو رہی ہو گی۔

بھجنگم راجکمار کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اس نے کہا

یہ میرا فرض ہے ماریا کماری۔

مگر ماریا کا ذہن تو بالکل ہی بدل چکا تھا وہ تو طلسمی مٹی کے اثر کی وجہ سے۔ اس بھجنگم راجکمار کی گرویدہ ہو گئی تھی۔ اس نے پنکھا راجکمار کے ہاتھ سے لے لیا اور کہا

"مہاراج! آپ مجھے کوئی خدمت بتائیں میں آپ کی داسی آخر یہاں کس لئے ہوں؟

بھجنگم راجکمار تو خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ ماریا کا ہاتھ تھام کر بولا۔

راجکماری ماریا! میں تم سے بیاہ کرنا چاہتا ہوں،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کا ذہن تبدیل ہو گیا تھا۔ وہ شرما گئی اور بولی۔

مہاراج! داسی اس قابل کہاں ہے کہ آپ کی رانی بن سکے

راجکمار بھجنگم خوشی سے جھوم گیا۔ بولا۔

نہیں نہیں ماریا کماری۔ تم ہمارے دل کی رانی ہو۔ ہم نے تم سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ماریا نے سر جھکا دیا اور کہا

یہ میری خوش قسمتی ہو گی مہاراج۔

بھجنگم راجکمار نے جلدی سے کہا

کیا تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ شادی کر رہی ہو نا؟ تم کسی مجبوری کی وجہ سے تو ایسا نہیں کہہ رہی ہو؟

ماریا جو اپنی ساری یادداشت کھو چکی تھی بولی۔

مہاراج! مجھے بھلا کونسی مجبوری ہو سکتی ہے میں اپنی مرضی سے اور بڑی خوشی سے آپ کے ساتھ بیاہ کرنے کو راضی ہوں۔

راجکمار بھجنگم پلنگ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مسرت کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا پھر ماریا کی طرف دیکھ کر بولا۔

ہم تم سے ابھی بیاہ رچائیں گے۔ کیا تم تیار ہو

ماریا کماری؟

ماریا نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا

کیوں نہیں مہاراج! میں آپ سے ابھی شادی کرنے پر تیار ہوں مجھے فخر ہو گا کہ میری شادی ایک راجکمار سے ہوئی ہے۔

بھجنگم راجکمار نے ماریا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہا۔

میں ابھی بیاہ کی تیاریاں کرتا ہوں اور پنڈت کو بلاتا ہوں جو باقاعدہ ہمارا بیاہ کر دے گا۔

یہ کہہ کر بھجنگم راجکمار عالیشان طلسمی حویلی سے نکل گیا۔ وہ سیدھا اپنی پرانی ویران حویلی میں آیا اور اپنی کالی بھجنگنی کو خوشخبری سنائی کہ ماریا اس سے شادی کر رہی ہے۔ بھجنگنی بھی خوشی سے اچھل پڑی۔ اب اس کا مسانوں کے دیس کی رانی بننے کا خواب پورا ہونے والا تھا۔ راجکمار اپنی ویران حویلی میں آتے ہی راجکمار کی بجائے کالے بھجنگم کے روپ میں آ گیا تھا اس نے کہا

میں پھونگی سپیرے کو بلاتا ہوں وہ پنڈت بن کر ہمارا بیاہ کرائے گا۔ ہو ہو۔ ہو ہو۔

کالے بھجنگم نے اپنے حلق سے ہو ہو کی آواز نکالی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ آواز سپیرے کی جھونپڑی میں ناگ نے بھی سنی۔ وہ مٹکے کے اندر تھا۔ اس نے سر نکال کر دیکھا کہ پھونگی سپیرا جھونپڑے سے باہر نکل رہا تھا۔ سپیرے نے بھجنگم کی آواز سن لی تھی اور اب وہ اس کی آواز پر پرانی حویلی کی طرف جا رہا تھا۔ ناگ بجلی کی تیزی سے مٹکے سے باہر نکلا اور عقاب بن کر اڑ گیا۔ اس بار وہ غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ سپیرا اسی بھوت نما آسیب کے پاس جا رہا ہے۔

پھونگی سپیرا جھونپڑی سے باہر آتے ہی غائب ہو گیا۔ چونکہ ناگ نے اپنی آنکھوں میں مت کال بوٹی کی سلائی لگائی ہوئی تھی۔ اس لئے اسے تمام غیبی چیزیں صاف نظر آجاتی تھیں۔ اس نے پھونگی سپیرے کو بھی دیکھا کہ مکانوں کے اوپر دونوں بازو پھیلائے اڑا جا رہا ہے۔ ناگ اس سے کچھ فاصلے پر پیچھے پیچھے اڑا چلا آرہا تھا۔ ناگ نے پھونگی سپیرے کو اپنی نگاہوں میں رکھا ہوا تھا۔ پھونگی سپیرا شام کے پھیلتے اندھیرے میں شہر کے گنجان علاقے میں داخل ہو کر آسیبی حویلی میں داخل ہو گیا۔

ناگ بھی حویلی کی چھت پر اتر آیا۔ اس نے ایک چھوٹے سے نسواری سانپ کی شکل بدلی اور چھت کے بند دروازے

کی درز میں سے گزر کر حویلی کی سیڑھیاں اترنے لگا۔

وہ پہلی منزل میں آگیا۔ حویلی میں ہر طرف تاریکی اور آسیب سا چھایا ہوا تھا۔ کوٹھڑیاں بند پڑی تھیں چھتوں سے جالے لٹک رہے تھے۔ اچانک ناگ کو ایک کوٹھڑی کے بند دروازے میں سے ہلکی ہلکی روشنی آتی نظر آئی۔ ناگ تیزی سے اس طرف لپکا۔ اس نے درز میں سے جھانک کر اندر دیکھا۔

کوٹھڑی میں اسے وہی بھوت نما آدمی یعنی بھجنگم کھڑا نظر آیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ٹھگنے قد کی بدصورت بھجنگنی بھی کھڑی تھی۔ پھونگی سپیرا بھی وہاں موجود تھا۔ دونوں اب غیبی حالت میں نہیں تھے۔ بھجنگم کہہ رہا تھا۔

پہلے تمہارے ناگ دیوتا کے بالوں کے گچھے نے کام دکھایا۔ اور اب کنوئیں کی مٹی نے میرا بگڑا کام بنا دیا ہے۔ ہوہو — ہوہو۔ ماریا کماری مجھ سے بیاہ کرنے پر راضی ہو گئی ہے۔ تمہیں ابھی حویلی میں چل کر ماریا کماری کا مجھ سے بیاہ کرانا ہو گا۔

ناگ نے ماریا کا نام سنا تو اس کے کان کھڑے ہو گئے تو کیا ماریا اس شہر میں موجود ہے اور ان لوگوں کے قبضے میں ہے؟ مگر وہ اس کالے بھجنگم سے بیاہ کرنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر کیسے راضی ہو سکتی ہے؟ ناگ سوچنے لگا۔ اتنے
میں بھجنگی نے کہا

تمہاری اس شکل پر تو کوئی عورت لعنت
بھیجنے کو بھی تیار نہیں۔ میرا ہی حوصلہ ہے کہ تیس برس
سے تمہارے ساتھ گزارہ کر رہی ہوں۔

بھجنگم نے طیش میں آکر کہا

یہ بک بک بند کرو۔ ہو ہو۔ ہو ہو۔ میں
اس شکل میں نہیں بلکہ راجکمار شہرون کمار کی شکل
میں آکر ماریا کماری سے بیاہ کروں گا۔

اور ناگ کی آنکھوں کے سامنے کالا بھجنگم ایک دم
سے ایک خوبصورت راجکمار بن گیا۔ ناگ اس شخص کی
ذہانت اور عیاری سے بہت متاثر ہوا۔ اس کے پاس کوئی
طلسم بھی تھا۔ مگر ناگ کی سمجھ میں ابھی تک دو باتیں نہیں
آ سکی تھیں۔ پہلی بات یہ کہ ماریا اس جادوگر بھجنگم کے
ساتھ شادی پر کس طرح راضی ہو گئی تھی اور دوسری بات
یہ کہ یہ شخص ماریا سے شادی کر کے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا
تھا۔ ناگ اس بات پر بھی حیران تھا کہ ماریا کی خوشبو
اس شہر میں نہیں آ رہی حالانکہ وہ اسی شہر میں موجود ہے۔
کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس پر اسی کالے بھجنگم نے جادو

کر رکھا ہو؟ مجھے ماریا سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور
اس کا یہی ایک طریقہ ہے کہ میں ان لوگوں کے تعاقب
میں رہوں۔

پھونگی پیپرا یہ کہہ کر غائب ہو کر ہوا میں بلند ہوا کہ
میں حویلی میں جاکر شادی کا ضروری بندوبست کراتا ہوں۔
جو آریاؤں کی رسم کے مطابق بہت ضروری ہے ناگ اس
کے ساتھ حویلی میں جاکر ماریا سے ملنا چاہتا تھا کہ دیکھے
اصل معاملہ کیا ہے اور ماریا پر انہوں نے کیا جادو کر دیا ہے
کہ وہ اس کالے بھوت کے ساتھ " جس نے خوبصورت
راجکمار کی شکل بدل رکھی ہے شادی پر تیار ہو گئی ہے پیپرا
اگرچہ غائب تھا مگر خدا کا شکر تھا کہ دادا سانپ کی مہربانی
سے ناگ نے اپنی آنکھوں میں مت کال بوٹی کے سرمے کی
سلائی لگا رکھی تھی اور پیپرا اسے غائب ہوتے ہوئے
بھی نظر آ رہا تھا۔

ناگ نے بھی چھوٹے عقاب کی شکل میں ہوا میں
اڑان بھری اور پھونگی پیپرے کے پیچھے پیچھے اڑنے
لگا۔ شہر کے کنارے پر ناگ کو ایک شاندار حویلی
دکھائی دی۔ پیپرا اس حویلی کے باہر درختوں میں اتر گیا
اترتے ہی اس کا لباس آریاؤں کے ان پنڈتوں جیسا ہو گیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جو بیاہ شادیاں کرایا کرتے تھے۔ پپیرا حویلی میں داخل ہوا تو عقاب بھی ایک چھوٹے سانپ کا روپ دھار کر حویلی میں گھس گیا۔ اس وقت شام کا اندھیرا گہرا ہونے لگا اور حویلی میں شمعیں روشن ہوگئیں۔

پھونگی پپیرا پنڈت کے بھیس میں اس کمرے میں گیا جہاں ماریا پلنگ پر دلہن بنی بیٹھی تھی۔ کنیزوں نے اسے خوب سجا بنا دیا تھا۔ نئے چمکیلے کپڑے تھے اور پھولوں کے زیور عجب بہار دے رہے تھے۔ ناگ بھی رینگتا ہوا اس کمرے کی دیوار کے کونے میں آکر چھپ گیا۔ پہلی حیرانی ناگ کو یہ ہوئی کہ وہ ماریا کو ظاہر حالت میں دیکھ رہا تھا۔ دوسری حیرانی یہ ہوئی کہ کمرے میں ماریا کی خوشبو کہیں بھی نہیں تھی۔ ماریا نے بھی ناگ کی خوشبو محسوس نہیں کی تھی اس پر کسی نے بہت زبردست جادو کر رکھا تھا۔ پنڈت کو دیکھ کر ماریا نے اسے آریوں کے طریقے پر جھک کر سلام کیا۔ پھونگی پپیرا جو پنڈت بنا ہوا تھا بولا۔

بیٹی ماریا کماری! کیا تم راجکمار شرون کمار سے بیاہ کرنے پر راضی ہو؟ کیا یہ بیاہ تم اپنی مرضی سے کر رہی ہو؟

ماریا نے مسکرا کر اور کچھ شرما کر کہا

ہاں پنڈت جی! میں راجکمار شرون کمار کے ساتھ اپنی مرضی سے بیاہ کر رہی ہوں۔

پھونگی پپیرا بولا۔

ٹھیک ہے ماریا کماری! میں شادی کے لئے لگن منڈپ تیار کرواتا ہوں۔

ماریا نے پوچھا

راجکمار جی کہاں ہے؟

پھونگی پپیرے نے کہا

وہ مندر میں پوجا کرنے گئے ہیں۔ بس ابھی آ جاتے ہیں

پھونگی پپیرے نے دونوں گونگی کنیزوں سے اشاروں میں کہا کہ وہ لگن منڈپ تیار کرانے میں ان کی مدد کریں۔ دونوں کنیزیں پپیرے کے ساتھ چلی گئیں۔ کمرے میں ماریا اکیلی رہ گئی۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آکر ماریا کے قریب گیا اور بولا۔

ماریا! یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے۔

ماریا نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا اور بڑی بڑی پلکیں حیرت سے جھپکا کر بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم .... تم کون ہو؟ تمہیں حویلی میں داخل ہونے کی اجازت کس نے دی؟

ناگ سمجھ گیا کہ ماریا پر طلسم کا اثر ہے اس نے کہا

ہوش کرو ماریا۔ تم پر جادو کیا گیا ہے۔ میں ناگ ہوں تمہارا بھائی۔ کیا تم مجھے نہیں پہچانتیں!

ماریا سہم کر پلنگ پر سمٹ گئی۔

میں تمہیں نہیں جانتی کہ تم کون ہو۔ یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو میں شور مچا دوں گی۔

ناگ کو یقین ہوگیا کہ ماریا اسے بالکل نہیں پہچانتی اور وہاں ٹھہرنا وقت ضائع کرنا ہے اور وقت اس وقت بے حد قیمتی تھا ناگ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہتا تھا وہ تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔ باہر آتے ہی اس نے عقاب کی شکل میں اڑان بھری اور اتنی تیزی سے فضا میں اڑا کہ آج کا جیٹ کنکارڈ ہوائی جہاز بھی اتنی تیزی سے نہیں اڑتا ہوگا۔ پندرہ سیکنڈ کے اندر اندر ناگ شہر کی فضاؤں سے دور ایک گھنے جنگل کے اوپر آگیا۔ ناگ ماریا کو ہر حالت میں اس بھیانک شادی اور طلسم سے بچانا چاہتا تھا چنانچہ اس نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے عمل کو آزمانے کا فیصلہ کرلیا تھا۔

جنگل کے اوپر آتے ہی ناگ نے جھک کر نیچے دیکھا وہاں ایک بہت ہی گھنا درخت تھا۔ وہ جنگل کا سب سے گھنا درخت تھا۔ ناگ کے پاس وقت بہت ہی کم تھا۔ اس نے اس درخت کے اوپر سات چکر لگائے اور پھر تیر کی طرح نیچے غوطہ لگا کر درخت کے تنے کے پاس آکر اتر آیا۔ وہ انسانی شکل میں آگیا۔ اس نے درخت کی طرف دیکھ کر دل ہی دل میں ایک خفیہ منتر پڑھ کر درخت کے تنے پر پھونک ماری اور پھر چیخ کر اتنی بھیانک اور بلند آواز نکالی کہ درخت کانپنے لگے۔ ناگ نے کہا

مالنگنی ناگن! مالنگنی ناگن! مجھے تیری ضرورت ہے

مالنگنی ناگن! مالنگنی ناگن! مجھے تیری ضرورت ہے۔

گھنے درخت کا بھاری بھرکم تنا لرزنے لگا۔ سارے کا سارا درخت یوں کانپ رہا تھا جیسے بھونچال آگیا ہو۔ ناگ زمین پر بالکل سیدھا کھڑا تھا۔ اس کی سرخ آنکھیں درخت کے تنے پر لگی تھیں۔ کانپتے کانپتے درخت ساکت ہوگیا۔ پھر ایک دھماکے کے ساتھ درخت کے تنے میں ایک شگاف نمودار ہوگیا۔ ناگ اس شگاف کو دیکھ رہا تھا۔ شگاف میں سے ایک ایسا سانپ نکلا جس کے سر پر عورتوں کی طرح بال تھے اور آنکھیں بھی عورتوں کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرح کی تھیں۔ اس نے سر پر سنہری چھوٹا سا تاج رکھا ہوا تھا۔ یہ سانپ مالنگنی ناگن تھی جس کو ناگ نے زندگی میں پہلی بار اپنی مدد کے لئے بلایا تھا۔ مالنگنی ناگن درخت کے شگاف سے باہر آگئی اور ناگ کے سامنے کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔ پھر ناگ کے سامنے تعظیم کے ساتھ اپنا پھن دار سر جھکایا اور بولی۔

ناگ دیوتا کو مجھ مالنگنی ناگن کی کیا ضرورت پڑ گئی!

میں ناگ دیوتا کی ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

ناگ نے کہا

مالنگنی تم جانتی ہو کہ میں نے آج تک کبھی تمہیں آواز نہیں دی۔ لیکن اب کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ ماریا پر کسی جادوگر نے طلسم کر دیا ہے۔ وہ اپنی یادداشت بھی کھو بیٹھی ہے اور ایک ایسے راجکمار سے شادی کرنے والی ہے جو اصل میں ایک کالا بھوت ہے۔ اگر اس کے ساتھ ایک بار ماریا کی شادی ہو گئی تو وہ بھی بھوت پریت کے قبیلے میں شامل ہو جائے گی اور پھر اسے کوئی انسانی زندگی میں واپس نہ لا سکے گا۔

مالنگنی ناگن نے کہا

مگر ناگ دیوتا! ماریا تو غائب رہا کرتی تھی۔

ناگ بولا۔

ایسا ہی تھا۔ مگر کالے بھوت کے طلسم کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اس کا جسم ظاہر ہو گیا ہے بلکہ وہ اپنی یادداشت بھی بھلا بیٹھی ہے وہ مجھے بالکل نہیں پہچانتی

مالنگنی ناگن نے کہا۔

ناگ دیوتا، مجھے حکم کریں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں؟

ناگ کہنے لگا۔

اس وقت شہر کے باہر ایک حویلی میں ماریا کی کالے بھوت کے ساتھ شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں میں چاہتا ہوں کہ ہر حالت میں یہ شادی رک جانی چاہیئے اور ماریا کو وہاں سے بچا لینا چاہیئے۔ وہ میری بات بالکل نہیں سنتی اس نے مجھے پہچاننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

مالنگنی ناگن نے کہا

عظیم ناگ دیوتا! مجھے اس حویلی میں لے چلو۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ فوراً عقاب کی شکل میں آگیا۔ مالنگنی ناگن اس کے اوپر بیٹھ گئی۔ ناگ نے حویلی کی طرف طوفانی پرواز شروع کر دی۔ آن کی آن میں وہ مالنگنی ناگن کو لے کر حویلی کے اوپر پہنچ گیا۔ اندھیری رات تھی مگر حویلی میں دیئے جل رہے تھے۔ صحن میں شادی والے منڈپ تیار کی جارہی تھی کالا بھجنگم راجکمار کے روپ میں خود بیبرے پنڈت سے منڈپ تیار کروا رہا تھا۔ منڈپ اس ... کو ... میں جس کے اردگرد کیلے کی شاخیں لگائی جاتی ہیں۔ ... میں آگ جلا دی جاتی ہے کیونکہ آریا لوگ آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ناگ نے راجکمار کی طرف اشارہ کرکے مالنگنی ناگن سے کہا

یہ وہ راجکمار شرون کمار ہے جو اصل میں ایک کالا بھجنگ بھوت ہے یہ ماریا سے شادی کرنے والا ہے۔

مالنگنی ناگن نے پوچھا۔

ماریا کہاں ہے؟

ناگ نے کہا

وہ اس کمرے میں ہے۔

ناگ نے حویلی کے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ مالنگنی ناگن بولی۔

تم ایسا کرو کہ یہاں سے کچھ دور راستے میں جو دریا آیا تھا اس کے کنارے کیلے کے درخت کے نیچے بیٹھو۔ ماریا تمہیں اسی جگہ ملے گی۔ جلدی جاؤ۔

ناگ نے مالنگنی ناگن کو حویلی کی منڈھیر پر چھوڑا اور خود تیزی سے اڑتا ہوا دریا کنارے کیلے کے درخت کی طرف اڑ گیا۔

مالنگنی ناگن نے ایک نگاہ آس پاس ڈالی۔ پھر بڑی شان اور بڑے وقار سے رینگتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھی جہاں ماریا دلہن بنی بڑی خوش خوش بیٹھی تھی کہ تھوڑی دیر بعد اس کا بیاہ راجکمار شرون کمار سے ہو رہا ہے۔ مالنگنی ناگن نے دیکھا کہ کمرے میں خوبصورت پلنگ پر ماریا دلہن بنی بیٹھی ہے۔ دو کنیزیں اس کو پنکھا جھل رہی ہیں۔ مالنگنی نے جاتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ اپنے منہ سے ایک تیز آواز نکالی۔ یہ آواز اتنی تیز اور باریک تھی کہ دونوں کنیزوں اور ماریا کے کانوں میں گھستے ہی اس آواز نے ان کے اعصاب کو شل کر دیا اور وہ بے ہوش ہوکر گر پڑیں۔ ماریا بھی پلنگ پر بے ہوش ہوگئی۔ مالنگنی ناگن ماریا کے منہ کے پاس اپنا پھن لے گئی۔ پھر ہلکی سی پھنکار ماری۔ پھنکار کے لگتے ہی ماریا ایک چھوٹے سے سانپ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدل گئی۔ مالنگنی ناگن نے اسے اپنے منہ میں اٹھایا اور اچھل کر فضا میں اڑ گئی۔ رات کے اندھیرے میں وہ بھی ایسی تیزی سے دریا کے کنارے کیلے کے درخت کے نیچے گئی۔

ناگ وہاں بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا مالنگنی ناگن نے جاتے ہی چھوٹے سانپ یعنی ماریا کو ناگ کے آگے ڈال دیا اور بولی۔

ناگ دیوتا! یہ ماریا ہے۔ یہ بے ہوش ہے تم اسے لے کر دریا پار والے پرانے مندر کی کوٹھڑی میں چلو۔ جب تک میں نہ آؤں وہیں میرا انتظار کرنا۔

ناگ نے کہا

"مگر ماریا نے سانپ کے روپ میں ہے،"

مالنگنی ناگن بولی

میرے آنے پر یہ پھر سے ماریا بن جائے گی۔ ابھی اس کا سانپ رہنا ہی بہتر ہے۔ میں واپس جاتی ہوں۔ وہاں دلہن ماریا کا انتظار ہو رہا ہے۔

ناگ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ مالنگنی ناگن کس حکمت عملی پر عمل کر رہی ہے۔ اس نے ماریا کو ہتھیلی پر اٹھایا اور

لے کر دریا پار والے پرانے مندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ مالنگنی ناگن بھی سن کی آواز کے ساتھ فضا میں اڑ گئی۔ وہ آن کی آن میں واپس حویلی کے اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں دونوں کنیزیں ابھی تک بے ہوش پڑی تھیں۔ مالنگنی ناگن نے اپنے دل میں ماریا کی شکل کا تصور بٹھایا اور زور سے اپنے جسم پر پھنکار ماری۔ دوسرے ہی لمحے مالنگنی ناگن خود ماریا بن چکی تھی۔ وہی زرق برق شادی والا لباس۔ بالوں اور کلائیوں میں پھولوں کے گجرے۔ آنکھوں میں کاجل۔ اس میں اور ماریا میں ایک ذرے جتنا بھی فرق نہیں تھا۔ مالنگنی ناگن ماریا دلہن کے روپ میں پلنگ پر بیٹھ گئی۔ اس نے کنیزوں کی آنکھوں پر باری باری اپنی انگلی رکھی۔ دونوں کو ہوش ہو گیا۔ کنیزیں بول تو سکتی نہیں تھیں۔ دلہن کو پلنگ پر دیکھا تو تسلی ہو گئی۔

اتنے میں راجکمار بڑی سج دھج کے ساتھ خوش خوش اندر داخل ہوا۔ دلہن کو دیکھ کر بولا۔

ماریا کماری! آؤ۔ شادی کی سب تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ پنڈت تمہاری راہ دیکھ رہا ہے۔

مالنگنی ناگن نے مسکرا کر کہا

میرے راجکمار میں تو کب سے انتظار کر رہی ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راجکمار شرون کمار عرف کالے بھجنگم نے ماریا عرف مالنگنی ناگن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے چلاتا صحن میں آگیا جہاں منڈپ میں آگ روشن تھی کیلے کی شاخیں لگی تھیں۔ پھولوں کے ہار لٹک رہے تھے پھونگی سپیرا پنڈت کے روپ میں بیٹھا شادی کے اشلوک پڑھتا آگ میں لوبان اور سفید چاول ڈالتا جاتا تھا۔ اگر آپ غور کریں تو یہ عجیب بات تھی کہ وہاں تین انسان تھے اور ان میں سے کوئی بھی وہاں اپنے اصلی روپ میں نہیں تھا۔ پنڈت اصل میں پھونگی سپیرا تھا۔ ماریا اصل میں مالنگنی ناگن تھی اور راجکمار حقیقت میں کالا بھجنگم تھا۔

پھونگی سپیرے نے اٹھ کر ماریا کا ہاتھ پکڑا۔ پھر راجکمار اور ماریا کے دوشالوں کے پلو آپس میں باندھے اور کہا

منڈپ کے گرد سات پھیرے لگاؤ۔

راجکمار شرون کمار اور ماریا یعنی مالنگنی ناگن آگ کے گرد پھیرے لگانے لگے پنڈت سپیرا اشلوک پڑھتا جا رہا تھا۔ جب سات پھیرے پورے ہو گئے تو پنڈت نے کہا

شادی مبارک ہو۔ شادی مبارک ہو۔

دونوں کنیزیں دلہن ماریا یعنی مالنگنی ناگن کو ساتھ لے کر

حویلی کے کمرے میں لے گئیں۔ جب پنڈت یعنی پھونگی سپیرا اور راجکمار شرون کمار یعنی کالا بھجنگم دونوں اکیلے رہ گئے تو بھجنگم نے کہا

پھونگی! میرا خیال ہے کہ ہمیں آج رات ہی ماریا کو کالو بھٹ کی مورتی کے سامنے قربان کر دینا چاہیئے اس نے اپنی مرضی سے میرے ساتھ شادی کر لی ہے اب ہمیں کس بات کا انتظار ہے۔

پھونگی سپیرے نے کہا

تم بھول گئے ہو بھجنگم۔ آج شنی وار ہے اور شنی وار کو کالو بھٹ کی قربانی نہیں دی جا سکتی۔ ہمیں یہ قربانی کل آدھی رات کے وقت کرنی ہوگی۔

کالا بھجنگم بولا۔

ٹھیک ہے۔ میں کل تک انتظار کر لوں گا تم اپنی جھونپڑی میں جاؤ۔ کل آدھی رات سے کچھ دیر پہلے میری پرانی حویلی میں آجانا۔ بھجنگن بھی وہیں پر ہوگی۔ میں ماریا کو لے کر پہلے پرانی حویلی میں آؤں گا۔

سپیرا بولا۔

ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں۔ کل رات آسیبی حویلی میں آؤں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راجکمار شیردن کمار یعنی کالا بھجنگم شادی کے بعد رسم کے مطابق ماریا یعنی مالنگنی ناگن کے کمرے میں آکر لیٹ گیا۔ پھر اسے نیند آ گئی۔ مالنگنی ناگن یہاں سے اس لئے واپس ناگ کے پاس نہیں جا رہی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ یہ جو بھجنگم بھوت مخلوق ہوتی ہے اگر انہیں کوئی دھوکا دے کر چلا جائے تو یہ اس کا پیچھا کرتے ہیں اور اسے ہلاک کر کے ہی دم لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ چاہتی تھی کہ اس بھجنگم مخلوق یعنی کالا بھجنگم، اس کی بیوی کالی بھجنگنی اور پھونگی سپیرے کا قصہ ہمیشہ کے لئے پاک کر کے ہی واپس ناگ کے پاس جائے۔ ان لوگوں پر کسی قسم کے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ ان پر آگ اثر نہیں کرتی۔ ان کو ہلاک کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ جب وہ کسی مورتی کے آگے اکٹھے مل کر پوجا کر رہے ہوں تو مالنگنی ناگن ان پر ایک ساتھ اپنے پھنکار کی آگ کے شرارے پھینکے۔ اس کے سوا ان خطرناک بھوتوں کو ہلاک کرنے کا دوسرا کوئی طریقہ نہیں تھا۔ یہ مالنگنی ناگن خوب اچھی طرح سے جانتی تھی اور ماریا کی شکل اختیار کرتے ہی وہ سب کچھ سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ اس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس وقت کا انتظار کرے گی جب یہ لوگ اسے قربان کرنے

کے لئے کالو بھٹ کی مورتی کے سامنے لے جائیں گے۔ مالنگنی ناگن کو بس یہی معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ اسے کس طرح قربان کریں گے۔ کیا اسے آگ میں ڈالیں گے یا اس کا دل نکال کر مورتی کو پیش کریں گے۔ کچھ بھی ہو مالنگنی ناگن پر نہ تو تیر تلوار کا اثر ہوتا تھا اور نہ آگ ہی اسے جلا سکتی تھی رات گزر گئی۔ دوسرا دن بھی گزر گیا۔ شام کے وقت کالے بھجنگم راجکمار نے ماریا یعنی مالنگنی ناگن سے کہا کہ وہ اسے ساتھ لے کر اپنی پرانی حویلی میں جانا چاہتا ہے۔ مالنگنی ناگن فوراً تیار ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ وقت آن پہنچا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زہریلی باؤلی

کالا بھجنگم یعنی راجکمار یہی سمجھ رہا تھا کہ ماریا اس کے ساتھ ہے۔

وہ اسے اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھا کر پرانی حویلی میں لے گیا۔ شہر کے گلی کوچے سنسان تھے۔ مالنگنی ناگن ماریا کے روپ میں گھوڑے پر خاموش بیٹھی تھی۔ حویلی انتہائی ڈراؤنی اور آسیب زدہ لگ رہی تھی۔ وہاں کالی بھجنگنی پہلے سے موجود تھی۔ اس وقت وہ ایک کالی کنیز کی شکل میں تھی۔ راجکمار نے کہا

ہم اپنی مہارانی کو مندر میں خاص شرادھ کی پوجا کے لئے لے جا رہے ہیں جو ہمارے خاندان میں پرانی رسم چلی آرہی ہے۔ چلو تم بھی ہمارے ساتھ چلو پنڈت جی پہلے سے مندر میں پہنچ گئے ہیں۔

کالی بھجنگنی تو ایک عرصے سے اس گھڑی کا انتظار کر رہی تھی۔ فوراً تیار ہوگئی۔ راجکمار یعنی کالا بھجنگم، ماریا یعنی ناگن

اور کالی بھجنگنی حویلی سے پیدل ہی نکلے اور کالو بھٹ کے مندر کی طرف چل پڑے۔ یہ مندر حویلی کے پچھواڑے ایک ویران جگہ پر بنا ہوا تھا۔ مندر ایک اونچی جگہ پر تھا اس کے باہر ایک چبوترہ بنا تھا جہاں لوگ اپنے مُردوں کو جلاتے تھے اس چبوترے پر کسی تازے جلے ہوئے مُردے کی راکھ پڑی تھی جو ابھی تک گرم تھی۔ مندر کے پیچھے ایک بے ڈھنگا سا درخت اُگا تھا جو کسی چڑیل کی طرح مندر پر بازو پھیلائے کھڑا تھا۔ مالنگنی ناگن دلہن کے لباس میں راجکمار کے ساتھ ساتھ چلتی مندر میں آگئی۔

مندر میں پنڈت کے روپ میں بھونگی سپیرا پہلے سے موجود تھا۔ وہ مورتی کے آگے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ مالنگنی ناگن کو تسلی ہوئی کہ تینوں بھجنگم مخلوق مندر میں آگئی ہیں۔ اب وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ یہ لوگ اسے کس طریقے سے قربان کرتے ہیں۔ راجکمار نے کہا

ماریا! ہم دونوں اس مورتی کے بالکل سامنے کھڑے ہوکر مورتی کی پوجا کریں گے تم اپنی آنکھیں بند رکھنا۔ پنڈت اشلوک پڑھے گا۔ میری کنیز اسے دہرائے گی۔ ہم دونوں آنکھیں بند کرکے خاموش کھڑے رہیں گے۔ ٹھیک ہے ناں؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن نے کہا

بالکل ٹھیک ہے مہاراج ! آپ میرے پتی دا...
ہیں جیسے کہیں گے ویسے ہی کروں گی۔

ماریا یعنی مالنگنی ناگن کالو بھٹ کی مورتی کے سامنے
چپ چاپ کھڑی ہوگئی ۔ کالا بھجنگم یعنی راجکمار شردن کمار
اس کے ساتھ ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ پیپیرے اور
کالی بھجنگنی نے بھجن پڑھنے شروع کر دیئے وہ دونوں
مالنگنی ناگن کی بائیں جانب کھڑے تھے۔ ماریا کو قربان کر
دینے کی رسم شروع ہو چکی تھی اشلوک پڑھے جا رہے تھے
مالنگنی ناگن نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ پھر بھی کسی
وقت وہ ذرا سی آنکھ کھول کر دیکھ لیتی تھی۔

اچانک اسے اپنی پیٹھ میں خنجر کا وار لگتا محسوس ہوا
کالے بھجنگم نے ایک بھیانک نعرہ لگایا اور ماریا یعنی ناگن
کی پیٹھ میں خنجر کا دوسرا وار کر دیا۔ مالنگنی ناگن تڑپ کر
اچھلی اور ناگن کے روپ میں آگئی۔ وہ غضبناک ہو کر چھت
تک ساتھ ٹکرائی۔ پھر اس کے منہ سے شُو کی گرج کی آواز
کے ساتھ آگ کے شراروں کی پھنکار نکلی۔ سب سے
پہلے راجکمار یعنی کالے بھجنگم پر پڑی اور وہ چیخ مار کر
اچھلا اور آگ میں جلنے لگا۔ دوسری پھنکار ناگن

نے باہر کو بھاگتے ہوئے پھونگی پیپیرے اور کالی بھجنگنی
پر آگ کے انگارے بن کر پڑی۔ وہ دونوں بھی آگ میں
جلنے لگے ۔ ان تینوں کے جسموں کو آگ لگ گئی تھی۔ وہ
چیخ رہے تھے ۔ تڑپ رہے تھے۔ کالا بھجنگم اب اپنے
اصلی کالے کلوٹے بدنما روپ میں آگیا تھا اور شعلوں میں
لپٹا فرش پر تڑپ رہا تھا۔ ناگن مالنگنی نے ایک بار پھر
ان تینوں پر اپنے منہ سے آگ کے شرارے پھینکے۔ ان
کے جسموں کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی ان کا آگ میں
پورے کا پورا جلنا بہت ضروری تھا۔

اب مالنگنی ناگن ماریا کے روپ میں آگئی۔ اس
نے اپنی پیٹھ میں گھسا ہوا خنجر نکال کر باہر پھینک دیا۔
اس کے جسم کا زخم خنجر کے نکلتے ہی اپنے آپ مل گیا۔
اس کے جسم سے خون کا ایک قطرہ تک نہیں نکلا تھا۔
تینوں بھجنگم مخلوق آگ میں جل رہی تھی۔

مالنگنی ناگن نے ناگن کا روپ اختیار کر لیا اور انسانوں
کی دشمن مخلوق کے جلنے کا منظر دیکھنے لگی۔ وہ اس انتظار
میں تھی کہ تینوں کے مکروہ جسم جل کر راکھ ہو جائیں تو وہ
وہاں سے ناگ کی طرف پرواز کر جائے۔

عین اس وقت جب پھونگی پیپیرے کے جسم کو آگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگی تو ناگ نے محسوس کیا کہ اس کی کلائی کے گرد لپٹی ہوئی ماریا نے جو چھوٹے سانپ کی شکل میں تھی ایک جھرجھری سی لی اور ناگ کی کلائی سے اترنے کی کوشش کرنے لگی ناگ نے ابھی تک سانپ ماریا سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ کیونکہ وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔ جب اس نے حرکت کی تو ناگ نے کہا۔

ماریا! ماریا! میں ناگ ہوں۔ تم میرے پاس ہو،

سانپ ماریا کے منہ سے اس قسم کی پھنکار نکلی جیسے وہ غصے میں ہو۔ ناگ نے سانپ ماریا کو آہستہ سے کلائی سے اتار کر اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو سانپ ماریا نے زور سے پھنکار ماری اور ناگ کی انگلی پر ڈس دیا اور پھر اچھل کر فضا میں بلند ہوئی اور غائب ہوگئی۔ ناگ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

اس نے ادھر اُدھر سانپ ماریا کو بہتیرا تلاش کیا مگر سانپ ماریا اسے کہیں دکھائی نہ دی اور جب تینوں بھجنگ مخلوق کی لاشیں جل کر راکھ ہوگئیں تو مانگنی ناگن سانپ کی شکل میں فضا میں اڑی اور تیزی سے پرواز کرتی دریا پار والے مندر میں پہنچ گئی۔ ناگ اسے پریشان حالت میں ملا

ناگن نے ناگ دیوتا کی پریشانی کی وجہ پوچھی تو ناگ نے کہا۔

ماریا سانپ کی شکل میں میری کلائی میں بیہوش تھی مگر نہ جانے کیا ہوا کہ تھوڑی دیر ہوئی اس کو ہوش آ گیا اور اس نے ہوش میں آتے ہی مجھے ڈس دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جنگل میں غائب ہوگئی۔

مانگنی ناگن کو تشویش ہوئی۔ ناگ نے ناگن کو کچھ پریشان دیکھ کر پوچھا کہ کیا کوئی خطرناک بات ہوگئی ہے؟ اس پر ناگن نے کہا

بہت بُری بات ہوگئی ہے ناگ دیوتا! میں نے تینوں بھجنگوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے مگر بھجنگی بھیرے کا تعلق چونکہ سانپوں سے تھا۔ اس لئے اس کی بدرُوح اپنے جسم سے نکل کر ماریا سانپ کے جسم میں داخل ہوگئی ہے اب ماریا کا جسم خواہ سانپ کی شکل میں ہو یا کسی دوسری شکل میں بھیرے بھجنگی کی روح کے قبضے میں ہوگا۔

ناگ تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ یہ صورت حال بہت افسوسناک تھی اس نے ناگن سے کہا۔

کیا ماریا کو واپس اس کی اصلی حالت میں

نہیں لایا جا سکتا ؟ کیا اس بدروح کا کوئی توڑ نہیں
ہے مالنگنی ناگن ؟

مالنگنی نے بڑے ادب سے کہا

ناگ دیوتا ! اس کا توڑ میرے پاس کوئی نہیں ہے۔ ہاں جنوبی ہند میں ایک شہر کملانگر ہے اس شہر میں ایک دیشنو مندر ہے۔ جس میں چندریکا نام کی دیوداسی رہتی ہے۔ وہ اصل میں ایک ناگن ہے مگر دیوداسی بن کر مندر میں رقص کرتی ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ ناگن ہے اور رات کو ناگن کی شکل بدل کر د... میں جاکر نہاتی ہے۔ ماریا کے جسم میں جو پیپرے پھونگی کی بدروح داخل ہوئی ہے اس کا توڑ ... چندریکا دیوداسی کے پاس ہے۔

ناگ بڑے غور سے مالنگنی ناگن کی باتیں سن رہا تھا اس نے کہا

کیا ماریا اب سانپ کی شکل میں ہی رہے گی

نہیں۔ مالنگنی بولی۔ عظیم دیوتا! وہ جو شکل چاہے بدل سکتی ہے اور غائب بھی ہو سکتی ہے مگر ایک بات ہے۔

کونسی بات ؟ ناگ نے پوچھا۔

وہ اپنی اصل شکل یعنی ماریا کی شکل میں نہیں آسکتی۔

اس کے بعد مالنگنی ناگن نے ناگ سے اجازت طلب کی۔ اسے سلام کیا اور اپنے گھنے درخت کے تنے میں واپس چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی ایک ہلکی آواز کے ساتھ درخت کے تنے کا شگاف بند ہو گیا۔ رات ڈھلنا شروع ہو گئی تھی۔ ناگ کا اب وہاں رہنا بے کار تھا وہ جنوب میں واقع شہر کملانگر کی طرف روانہ ہو گیا۔ مالنگنی ناگن جاتے جاتے ناگ کو خبردار کر گئی تھی کہ وہ پھونگی پیپرے سے ہوشیار رہے کیونکہ وہ اس سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت کا انتقام ضرور لے گا۔ یہی وجہ تھی کہ ہوش میں آتے ہی ماریا سانپ نے اسے ڈس دیا تھا۔

ناگ عقاب کی صورت میں درختوں سے اوپر اٹھا اور ستاروں بھرے آسمان کی نیم روشنی میں جنوب کی طرف اڑنے لگا۔

دوستو! یہ تو ہم آپ کو پہلے بتا ہی چکے ہیں۔ کہ ...ٹی اور تھیوسانگ دونوں ہی ناگ کی تلاش میں ہندوستان کے جنوب میں ملک لنکا کی طرف چلے گئے تھے۔ جبکہ ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے بچھڑنے کے بعد عنبر لوہ پور یعنی لاہور سے اکیلا
گھوڑے پر سوار ملک بنگال کی طرف روانہ ہو گیا تھا کہ شاید
وہاں ناگ اور ماریا کا کوئی سراغ مل جائے۔ اب ناگ
بھی ہوا میں اڑتا ہوا ہندوستان کے جنوب کی طرف اڑتا جا
رہا تھا مگر اب ہم ان دوستوں کو اسی جگہ چھوڑ کر ماریا
سانپ کی طرف چلتے ہیں کہ پیپیرے کی روح جس ماریا
سانپ کے جسم میں گھس گئی۔ اگرچہ ماریا سانپ کے جسم میں بھوتنگی پیپیرے
کی بدروح تھی جو ناگ اور اس کے دوستوں کو ہلاک کر کے
اس سے اپنی اور اپنے بھجنگم ساتھیوں کی موت کا بدلہ
لینا چاہتا تھا۔ لیکن ہم بھوتنگی پیپیرے کی بدروح کو ماریا
سانپ ہی کہہ کر پکاریں گے۔ چنانچہ ہم جب ماریا سانپ
لکھیں تو آپ سمجھ جائیں، یہ دشمن بھوتنگی پیپیرے کی بدروح
ہے۔ خواہ ماریا سانپ کوئی شکل کیوں نہ بدل لے ہم اسے
ماریا سانپ ہی لکھیں گے۔ پیپیرے کی بدروح نہیں
لکھیں گے۔

اب ہم ماریا سانپ یعنی بھوتنگی پیپیرے کی بدروح
کی طرف آتے ہیں جو ماریا سانپ کے جسم میں گھسنے اور
ناگ کو ڈسنے کے بعد لاہور کے قریب جنگل میں غائب ہو
گیا تھا۔ ماریا سانپ جنگل سے نکل کر فضا میں اڑنے لگا

اور کافی بلندی پر جا کر اس نے پیچھے گھوم کر دیکھا۔ اسے
ناگ کہیں دکھائی نہ دیا۔ ماریا سانپ خوب جانتا تھا کہ وہ
ناگ کو ڈس کر ہلاک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ناگ ایک دیوتا
ہے اور اس پر سانپ کے زہر کا کبھی اثر نہیں ہو سکتا۔
سانپ ماریا چونکہ بڑے تجربہ کار اور آسیبی بھجنگم بھوتنگی پیپیرے
کی بدروح تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ ناگ کو ہلاک کرنے
کی صرف ایک ہی صورت تھی کہ جب وہ سانپ کی شکل
میں ہو تو اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ ماریا سانپ
نے یہ فیصلہ کیا اور ایک چٹان کی چوٹی پر بیٹھ کر ناگ
کا انتظار کرنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ ناگ اس کی تلاش
میں اسی طرف آئے گا۔ جنوب کی طرف وہی ایک
سڑک جاتی تھی۔

مگر ناگ بھی ماریا سانپ یعنی بھوتنگی پیپیرے کی بدروح
کے ہتھکنڈوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ
ماریا سانپ اس پر کسی آدمی کی شکل میں اس وقت حملہ
کرے گا جب ناگ سانپ کی شکل میں ہو گا۔ پس ناگ
نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سانپ کی شکل میں اب نہیں
آئے گا۔ وہ عقاب ہی کے روپ میں آسمان کی بلندیوں
پر اڑتا چلا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس چٹان کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اوپر سے ہو کر گزر گیا۔ جس کی چوٹی پر ماریا سانپ ناگ کی گھات میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب دن نکل آیا اور ناگ کا سڑک پر اور فضا میں کہیں کوئی نشان دکھائی نہ دیا تو ماریا سانپ چٹان سے نیچے اتر آیا۔ ایک مشکل ماریا سانپ یعنی پھونگی سپیرے کی بدروح کے ساتھ یہ بھی تھی کہ وہ ناگ دیوتا کی بُو نہیں سونگھ سکتا تھا اسے ناگ کو پہچان کر ہی اس پر حملہ کرنا تھا۔ مگر ماریا سانپ نے عہد کر رکھا تھا کہ وہ ناگ کو ہر حالت میں سانپ کی شکل میں پہچاننے کی کوشش کرے گا۔ اس کا ایک ہی طریقہ تھا کہ ماریا سانپ کسی سپیرے کی شکل میں آ کر ایک سانپ کو ہر وقت اپنے پاس رکھے تاکہ جب یہ سانپ ناگ دیوتا کی موجودگی سے بے چین ہو کر ناگ دیوتا کی طرف جائے تو وہ ناگ کو پہچان سکے۔

بس ماریا سانپ ایک دبلے پتلے کالے کلوٹے سپیرے کی شکل میں آگیا اس نے سپیروں ایسے گیروے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ایک ہاتھ میں بین تھی گلے میں جھولا تھا اور دوسرے ہاتھ کی کلائی کے ساتھ ایک سانپ لپٹا ہوا تھا یہ سانپ ایک طرح کا ریڈار تھا جس نے ناگ دیوتا کو پہچان کر سپیرے یعنی ماریا سانپ کو خبردار کرنا تھا۔ ہم اس

سپیرے کو بھی ماریا سانپ ہی لکھیں گے۔ کیونکہ اصل میں یہ ماریا سانپ ہی ہے جس کے جسم پر پھونگی سپیرے نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ماریا سانپ سڑک کے کنارے کنارے پیدل ہی چلا جا رہا تھا۔ وہ سارا دن اور ساری رات چلتا رہا۔ دوسرے دن دوپہر کے بعد ماریا سانپ کو دور ایک آبادی نظر آئی وہ اس کی طرف بڑھا۔ وہ ایک سپیرے کی شکل میں تھا۔ سانپ اس کی کلائی سے لپٹا ہوا تھا۔

یہ ایک قصبہ تھا جس میں ایک منزلہ دو منزلہ کچے پکے مکان تھے۔ آبادی کے باہر ایک عورت دانے بھون رہی تھی۔ ماریا سانپ نے قریب جا کر سلام کیا اور کہا

بہن! میں نہیں سانپ کا تماشہ دکھاتا ہوں تم مجھے تھوڑے سے بھنے ہوئے دانے دے دو۔

عورت ناک چڑھا کر بولی۔

میں کوئی بچی نہیں ہوں کہ سانپ کا تماشہ دیکھتی پھروں۔ جاؤ پہلے جنگل سے میری بھٹی کے لئے گھاس پھونس لاؤ۔ پھر تمہیں دانے بھون کر دوں گی۔

ماریا سانپ بولا۔

بہن! یہ کام تو مجھ سے نہیں ہو گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عورت نے تنک کر کہا

تم کیسے مرد ہو کہ جنگل سے گھاس پھونس بھی نہیں لا سکتے۔ ابھی یہاں ایک آدمی آیا تھا جس نے میری بھٹی میں ہاتھ ڈال کر آگ کو ہلایا، جلایا مگر اس کا ہاتھ نہیں جلا۔ وہ بھی تو ایک مرد تھا اور تم ہو کہ کچھ کر نہیں سکتے۔

ماریا سانپ کے کان کھڑے ہو گئے۔ ہو نہ ہو یہ ضرور ناگ ہی ہو سکتا ہے۔ اس نے عورت سے پوچھا کہ وہ آدمی کدھر گیا تھا اور اس کا حلیہ کیسا تھا؟ عورت نے جو حلیہ بتایا وہ ناگ دیوتا کا نہیں تھا مگر اس کی طاقت ناگ دیوتا والی ہی تھی۔ عورت نے کہا کہ تھوڑی دیر ہوئی وہ اس گاؤں میں داخل ہوا تھا۔ ماریا سانپ جلدی سے گاؤں میں داخل ہو گیا اس زمانے کے گاؤں میں زیادہ لوگ نہیں ہوا کرتے تھے چند ایک مکان تھے جن کے باہر ایک جگہ لوگ تخت پر بیٹھے اپنا اپنا کام کر رہے تھے۔ پاس ہی ایک ہاتھی جھول رہا تھا اور گنے کھا رہا تھا۔ ماریا سانپ نے جا کر سلام کیا اور بولا۔

بھائیو! سانپ کا تماشہ دیکھو گے۔

لوگ اس وقت کام میں مصروف تھے ایک آدمی بولا۔

پیارے بھائی اس وقت ہم اپنا کام کر رہے ہیں پھر کبھی آ کر تماشہ دکھانا۔

ماریا سانپ نے اپنی کلائی والے سانپ کو غور سے دیکھا کہ وہ بے چین تو نہیں ہو رہا۔ مگر کلائی کا سانپ اسی طرح خاموش تھا۔ ماریا سانپ سمجھ گیا کہ یہاں ناگ دیوتا کہیں نہیں ہے وہ سلام کر کے گاؤں سے باہر جانے والی سڑک پر آ گیا۔

اس وقت عنبر اس گاؤں سے نکل کر مگدھ بنگال کی طرف چلا جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ناگ سے وہاں ضرور ملاقات ہو جائے گی یہ اس کا دل کہہ رہا تھا حالانکہ ناگ اس سے مغرب کی طرف ہو کر ہندوستان کے جنوب میں شہر کملانگر کی طرف جا رہا تھا۔ عنبر گھوڑے پر سوار تھا اس نے ایک ندی پار کی اور اسے درختوں کے بیچ میں بنی ہوئی سڑک پر ایک قافلہ سفر کرتا دکھائی دیا۔ پاس جا کر اس نے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ قافلہ کدھر جا رہا ہے تو اس نے کہا

بھائی! یہ قافلہ شہر نالندہ کی جانب جا رہا ہے

عنبر جانتا تھا کہ نالندہ شہر سے مگدھ بنگال کی سرحد شروع ہوتی ہے اور بنگال اس زمانے میں بھی زہریلے کوبرا پھنیر دار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یوں کا سفر ہوا کرتا تھا۔ عنبر اس قافلے کے ساتھ ہو گیا۔ ماریا سانپ بھی اس کے تعاقب میں چلا آرہا تھا گاؤں سے نکلتے ہی اس نے اپنے آپ کو غائب کیا اور ہوا میں ...نے لگا۔ ایک جنگل کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف آیا تو دیکھا کہ ایک قافلہ سڑک پر چلا جارہا ہے اس قافلے میں گھوڑے بھی تھے اور اونٹ بھی۔ اونٹوں پر سامان بھی لدا تھا اور عورتیں بچے بھی بیٹھے تھے۔ کچھ پالکیاں بھی ساتھ چلی جارہی تھیں ماریا سانپ نے سوچا کہ ہو سکتا ہے ناگ دیوتا بھی اس قافلے میں سفر کر رہا ہو اس خیال سے وہ نیچے آگیا اور قافلے کے بالکل پیچھے پیپرے کی شکل میں ظاہر ہو گیا اور قافلے کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

اچانک اس نے محسوس کیا کہ اس کی کلائی سے لپٹا سانپ کچھ بے چین سا ہو رہا ہے۔ اصل میں سانپ کو ناگ کے بھائی اور دوست عنبر کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی بو آنے لگی تھی جس کی وجہ سے وہ بے چین ہونے لگا تھا۔ ماریا سانپ کا ماتھا ٹھنکا۔ ہو نہ ہو ناگ دیوتا ضرور اس قافلے کے ساتھ سفر کر رہا ہے ورنہ یہ سانپ کبھی یوں بے چین نہ ہوتا۔ ماریا سانپ سفر کرتے گھوڑوں اور اونٹوں کے پاس سے گزرتا آگے کو بڑھا۔ ایک جگہ کلائی سے چمٹے ہوئے سانپ نے اپنا چھوٹا سا پھن کھول کر ہلکی سی پھنکار ماری۔ ماریا سانپ نے بڑی مکاری سے دائیں بائیں دیکھا۔ مسافر گھوڑوں اور اونٹوں پر بیٹھے تھے۔ گھوڑے اور اونٹ قدم قدم قافلے کے ساتھ چل رہے تھے۔ ماریا سانپ نے جو کہ بھوتنی پیپرے کی بدروح تھی۔ ناگ دیوتا کو دیکھا ہوا تھا۔ وہ اس کی شکل پہچانتا تھا۔ اس نے ایک ایک مسافر کو غور سے دیکھا۔ ان میں اسے ناگ دیوتا کہیں نظر نہ آیا۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ اگر ناگ دیوتا ان میں نہیں ہے تو پھر سانپ کیوں بے تاب ہو رہا ہے۔ سانپ اس کی کلائی میں لہرا رہا تھا۔

ماریا سانپ سوچ میں پڑ گیا۔ وہ قافلے کے ساتھ پیدل چل رہا تھا۔ کلائی والا سانپ اسی طرح بے چین تھا۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ یہ معمہ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اگر وہاں ناگ دیوتا نہیں ہے تو سانپ کی بے چینی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ وہ خود پیپرا رہ چکا تھا۔ اسے معلوم تھا سانپ یونہی کبھی بے چین نہیں ہوا کرتے۔ آخر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی اس نے سانپ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین پر چھوڑ دیا اور یہ ظاہر کیا کہ سانپ اس کے ہا
سے نکل گیا ہے۔

وہ سانپ کے پیچھے پیچھے دوڑنے لگا۔ مسافر اور
اور گھوڑوں پر بیٹھے یہ تماشہ دیکھنے لگے کہ سپیرا اپنے سا
کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ ماریا سانپ نے بین بجانی شرو
کر دی۔ سانپ تیزی سے لہرا لہرا کر زمین پر رینگ رہا تھا
پھر وہ اس گھوڑے کی طرف بڑھا جس پر عنبر سوار تھا۔
کا گھوڑا سانپ کو دیکھ کر بدکا اور عنبر زمین پر گر پڑا۔ سانپ
عنبر کے سامنے جا کر اپنا سر جھکا دیا۔ ماریا سانپ فوراً سمجھ گیا
یہی وہ شخص ہے جس کی وجہ سے سانپ بے چین ہو
تھی۔ مگر یہ ناگ دیوتا نہیں تھا۔ ماریا سانپ نے لپک
سانپ کو اٹھا کر اپنے جھولے میں بند کر دیا اور عنبر کی ط
دیکھ کر بولا۔

آپ کو چوٹ تو نہیں لگی بھائی۔ میرے سانپ
کی وجہ سے آپ کا گھوڑا بدک گیا۔

عنبر نے کہا۔

نہیں بھائی۔ چوٹ نہیں لگی مگر میرا گھوڑا بھاگ
گیا ہے۔ اب مجھے پیدل ہی قافلے کے ساتھ سفر
ہوگا۔ تم سپیرے ہو کیا؟

ماریا سانپ نے کہا

ہاں بھائی! میں سپیرا ہوں۔ بنگال جا رہا ہوں
وہاں سانپوں کا میلہ لگتا ہے۔ کچھ سانپ خریدوں گا
۔ سارے ملک کے سپیرے وہاں سانپ لے کر پہنچتے
ہیں۔ تم کہاں جا رہے ہو؟

عنبر نے کہا

میں بھی ملک بنگال جا رہا ہوں۔

ماریا سانپ خوش ہو کر بولا۔

یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ بنگال تک تمہارا ہمارا
ساتھ رہے گا۔ کیا تم سانپوں کا میلہ دیکھنا پسند
کرو گے؟

عنبر نے سوچا ہو سکتا ہے سانپوں کے میلے میں ہی ناگ
کا کچھ سراغ مل جائے۔ کہنے لگا۔

ضرور دیکھوں گا۔ یہ میلہ

ماریا سانپ اس بات سے واقف تھا کہ برسات میں
بنگال میں سانپوں کا ایک میلہ لگتا ہے جہاں ملک بھر کے
سپیرے جمع ہو کر اپنے اپنے سانپوں کی نمائش کرتے ہیں
اور ایک دوسرے سے سانپ خریدتے ہیں۔ اس میلے
میں عام آدمی کو آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ ماریا سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو یقین ہو گیا تھا کہ اگرچہ یہ شخص ناگ دیوتا نہیں ہ
مگر ناگ دیوتا سے اس کا کوئی تعلق ۔ کوئی رشتہ ضرو
ہے ورنہ سانپ کبھی اس کے آگے سر نہ جھکاتا ۔ عنبر
نے بھی سانپ کو سر جھکاتے دیکھ لیا تھا اور ظاہر ہ
وہ یہی سمجھا کہ چونکہ وہ ناگ دیوتا کا بھائی ہے اور ا
کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے ا
لئے سانپ نے اس کو سلام کیا تھا ۔ اس نے جان بو
کر ماریا سانپ یعنی پھونگی سپیرے کی بدروح سے سلام
والے سانپ کا ذکر نہ کیا ۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا ک
کسی کو اس کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ عنبر ہے
غیر معمولی طاقت رکھتا ہے۔

مگر ماریا سانپ اس کا پورا کھوج لگانا چاہتا تھا۔ ا
بھی توقع تھی کہ شاید سانپوں کے میلے میں ہی ناگ دیوتا ا
شکل میں نہیں نظر آجائے ۔ اور اگر وہ سانپ کی شکل میں
وہ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا اور یوں اس سے اپنا انتق
لے گی ۔ ماریا سانپ نے دوبارہ سانپ کو اپنے جھو
سے باہر نکلا ۔ قافلہ آگے بڑھتا گیا ۔ آخر یہ لوگ مالندہ
پہنچ گئے یہاں سے دو دوسرے قافلے میں شامل ہو کر
بنگال کی طرف روانہ ہو گئے ۔

بنگال کی سرحد شروع ہوئی تو ایک جگہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں کچھ جھونپڑیاں بنی تھیں ۔ ایک دریا پاس ہی بہہ رہا تھا۔ یہاں قافلہ رک گیا تاکہ جانوروں کو پانی پلایا جاسکے ۔ ماریا سانپ عنبر کے ساتھ ساتھ لگا ہوا تھا ۔ ماریا سانپ نے سپیرے کے روپ میں عنبر کے ساتھ دوستی کرنے اور اس سے یہ معلوم کرنے کی بہت کوشش کی کہ وہ اصل میں کون ہے ۔ کہاں کا رہنے والا ہے اور بنگال کس مقصد کو جا رہا ہے مگر عنبر نے جیسی کہ اس کی عادت تھی ماریا سانپ کو سوائے اس کے کچھ نہ بتایا کہ وہ مسافر ہے ۔ بنگال کی سیر کا شوق اسے وہاں لے جا رہا ہے ۔ مگر ماریا سانپ کی تسلی نہ ہوئی ۔ اسے یقین تھا کہ یہ شخص جو اپنا نام درگا داس بتا رہا ہے غیر معمولی قوت کا آدمی ہے اور ناگ دیوتا سے اس کا ضرور کوئی تعلق ہے

دریا کنارے کچھ دیر آرام کرنے کے بعد قافلہ دوبارہ روانہ ہو گیا ۔

آخر بنگال کا ملک آگیا ۔ یہاں ایک بڑا شہر تھا ۔ شہر کے باہر ایک چھوٹی سی وادی میں ندی کے کنارے سپیروں نے اپنے عارضی جھونپڑے بنا رکھے تھے اور سانپوں کا میلہ شروع تھا ۔ ماریا سانپ عنبر کو اپنے ساتھ اس میلے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے گیا۔ میلے میں جتنے سپیرے تھے ان سب کے سانپ پٹاریوں میں بے چین ہونے لگے۔ انہیں ناگ دیوتا کی بہت ہی ہلکی ہلکی بُو آنے لگی تھی جو سانپ باہر کھلے ہوئے تھے اور سپیرے بین بجا کر انہیں نچا رہا تھا وہ بھی ناچ چھوڑ کر عنبر کی طرف دیکھنے لگے۔ عنبر نے سوچا کہ یہاں اس کا راز فاش ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کو جو تھوڑی بہت سانپوں کی زبان ناگ نے سکھا رکھی تھی اس آواز میں تمام سانپوں کو مخاطب کر کے کہا کہ

خبردار کوئی میری طرف مت آئے میں ناگ دیوتا نہیں ہوں بلکہ اس کا دوست ہوں۔ اگر بتا سکتے ہو تو مجھے یہ بتاؤ کہ ناگ دیوتا کہاں ہے اسے ایک بوڑھے سانپ کی آواز آئی۔

عظیم ناگ دیوتا کے دوست! ناگ دیوتا اد... نہیں آئے۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ ہمیں تو اس کی خوشبو آئی تو سمجھے کہ شاید ناگ دیوتا آگیا ہے۔

عنبر نے سانپوں کی زبان میں ہی کہا

نہیں۔ میں ناگ دیوتا نہیں ہوں۔ تم لوگ اپنا اپنا کام کرو اور خبردار کوئی سانپ میرے آگے...

سلام نہ کرے میں کسی پر اپنی حیثیت ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

سب سانپوں نے ایک زبان ہو کر کہا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ سانپ اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ جو پٹاریوں میں بند تھے وہ خاموش ہو گئے جو بین کی آواز پر جھوم رہے تھے پھر سے جھومنے لگے۔ اس وقت ماریا سانپ عنبر کو تلاش کرتا اس کے پاس آگیا۔ عنبر ایک جگہ گھاس پر بیٹھا ایک سانپ کو بین کی آواز پر پھن پھیلائے جھومتے دیکھ رہا تھا۔ ماریا سانپ نے کہا

درگا داس بھائی! میں تمہیں سارے میلے میں ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ تم یہاں بیٹھے ہو۔

عنبر نہیں چاہتا تھا کہ یہ سپیرا اس کے پیچھے لگا رہے۔ وہ چاہتا تھا کہ اسے تنہا چھوڑ دیا جائے اور وہ ناگ کا کھوج لگائے۔ مگر ماریا سانپ تو سائے کی طرح اس کے پیچھے لگا تھا۔ وہ اسے کیسے اپنی نظروں سے اوجھل کر سکتا تھا۔ ماریا سانپ کو سانپوں کی بولی نہیں آتی تھی۔ وہ نہ تو سانپ سے بات کر سکتا تھا اور نہ ہی سانپوں کی کوئی بات سمجھ سکتا تھا ورنہ وہ اپنے کلائی والے سانپ سے ضرور پوچھ لیتا کہ جس آدمی کو وہ جھک کر سلام کر رہا ہے یہ کون ہے؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ دیوتا کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے اور خود ناگ
دیوتا کہاں پر ہے۔ مگر ماریا سانپ یعنی بھونگی سپیرے کی
بدرُوح کو سانپوں کی زبان نہیں آتی تھی۔ اس نے سو
کہ چالاکی سے کام لینا چاہیئے اور عنبر سے یہ معلوم کرنے کی
کوشش کرنی چاہیئے کہ ناگ دیوتا کہاں ہے۔ چنانچہ ما
سانپ عنبر کے پاس آیا اور بولا۔

درگا داس بھائی! تم یہاں بیٹھے ہو۔ ادھر آؤ۔ دیا
ایک اژدہا کا تماشہ ہو رہا ہے

عنبر وہاں سے جانا نہیں چاہتا تھا مگر ماریا سانپ
اتنا اصرار کیا کہ اسے اس کے ساتھ جانا ہی پڑا۔ ذرا پر
درخت کے نیچے ایک کالا کلوٹا بوڑھا سپیرا بین بج
رہا تھا اور اس کے سامنے ایک بہت بڑا سانپ جھوم
رہا تھا۔ یہ اژدہا تھا۔ وہ بین کی آواز پر اپنا پھن دا
بائیں گھما رہا تھا۔ اسے ناگ دیوتا کے دوست کی
آ گئی تھی مگر چونکہ عنبر نے انہیں منع کر رکھا تھا ا
لئے اس نے عنبر کو سلام نہ کیا اور جھومتا رہا۔

ماریا سانپ بولا۔

درگاداس بھائی! یہ بہت بوڑھا سانپ
ہے۔ یہ اژدھا بن گیا ہے۔ اتنی عمر تک بہت

کہ سانپ پہنچتے ہیں۔ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ
ان سانپوں کا ایک دیوتا یعنی ناگ دیوتا بھی
ہوتا ہے۔

عنبر کو معلوم تھا اس لئے خاموش رہا۔ ماریا سانپ
نے کہا۔

اور ہر سال ناگ دیوتا اس میلے میں شرکت
کرنے آتا ہے۔

اب عنبر چونکا۔ اس کے چونکنے کو ماریا سانپ نے صاف
محسوس کر لیا تھا اس نے کہا

مجھے پتہ چلا ہے کہ اس بار بھی ناگ دیوتا یہاں
آیا ہوا ہے۔

عنبر نے سوچا کہ یہ شخص یونہی اپنا رعب جمانے کے لئے
کچھ کہہ رہا ہے۔ اگر ناگ دیوتا یہاں میلے میں آیا ہوتا تو سانپوں
کو سب سے پہلے پتہ چل جاتا۔ مگر سانپوں نے تو عنبر کو
صاف صاف بتا دیا تھا کہ ناگ دیوتا میلے میں کہیں نہیں
ہے۔ وہ خاموشی سے ماریا سانپ کی باتیں سنتا رہا جب
ماریا سانپ نے دیکھا کہ عنبر پر کوئی خاص اثر نہیں
ہوا تو اس نے ایک اور چال چلی کہنے لگا۔

مجھے ایک بوڑھے سپیرے نے بتایا ہے کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ دیوتا مسلے میں پہنچنے ہی والا ہے اور اس بار وہ ایک مینڈک کی شکل میں یہاں کی ایک ویران باؤلی میں ظاہر ہوگا۔

عنبر کی دلچسپی ذرا بڑھی۔ کیونکہ بوڑھے سپیرے ناگ دیو کی نقل و حرکت کو اکثر سمجھ جایا کرتے ہیں۔ اس نے ماریا سانپ سے کہا

کیا تم مجھے وہ باؤلی دکھا سکتے ہو جہاں ناگ دیو ظاہر ہوگا؟

ماریا سانپ جلدی سے بولا۔

کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ یہ باؤلی یہا سے زیادہ دور نہیں ہے۔ وہ ..... وہ سامنے درختوں کا جھنڈ دیکھ رہے ہو؟ بس انہی درختوں کے درمیان وہ باؤلی ہے

عنبر نے سوچا کہ باؤلی دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ ہو سکتا ہے ناگ وہیں نمودار ہو جائے اگر وہاں مینڈک کی شکل میں بھی پہنچ چکا ہوگا تو اسے اس کی بو آ جائے گی
.. ماریا سانپ کے ساتھ درختوں کے جھنڈ کی طرف چل پڑا۔ .. ایک بہت ہی پرانی باؤلی تھی جیسا کہ آپ نے پہلے بھی پڑھا ہے باؤلی ایک قسم کا تنگ و تاریک

کنواں ہی ہوتا ہے۔ اس میں بھی قدرتی طور پر زمین کے اندر سے پانی آتا ہے۔ مگر یہ بڑی اندھیری ہوتی ہیں اور جو باؤلی ویران ہو جائے وہاں سانپ بچھو اپنا بسیرا کر لیتے ہیں اور کوئی انسان اس میں سے پانی نہیں نکالتا۔ کیونکہ وہ پانی زہریلا ہو چکا ہوتا ہے۔ گاؤں والے یا تو باؤلی کو اوپر سے بند کر دیتے ہیں اور یا اس کے گرد کانٹے دار جھاڑیاں لگا دیتے ہیں تاکہ کوئی ادھر بھولا بھٹکا بھی نہ جا سکے۔ یہ باؤلی بھی ویران ہو چکی تھی اور اس کے گرد گاؤں والوں نے کانٹوں والی جھاڑیاں لگا رکھی تھیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کملانگر کا پرانا مندر

عنبر باؤلی کے قریب پہنچ کر رک گیا.

ماریا سانپ پیپرے کی شکل میں اس کے ساتھ سا
تھا۔ اس نے کہا

یہ ہے وہ باؤلی جس میں ناگ دیوتا ظاہر ہو
کوئی خبر نہیں کہ وہ مینڈک کی شکل میں باؤلی میں
پہنچ چکا ہو۔

میرا خیال ہے قریب چل کر دیکھنا چاہیئے.

عنبر نے ماریا سانپ کو نہ روکا۔ کیونکہ وہ خود قریب جا کر باؤلی میں دیکھنا چاہتا تھا۔ اگرچہ عنبر کو ناگ کی خوشبو نہیں آرہی تھی لیکن اس کے دل میں ایک تجسس سا تھا۔ ایک کھٹک لگی تھی کہ ممکن ہے ناگ وہاں پہنچنے ہی والا ہو۔ اتنی دیر میں ماریا سانپ نے باؤلی کے آگے لگی کانٹوں کی جھاڑیوں کو اِدھر اُدھر ہٹا دیا اور خود باؤلی میں جھانک کر دیکھا اور بولا۔

درگا داس بھائی! مجھے ایک مینڈک دکھائی
دے رہا ہے۔

عنبر بے اختیار باؤلی کی طرف بڑھا۔ ماریا سانپ پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا۔

تم خود غور سے جھانک کر دیکھو۔ مجھے تو
پانی میں ایک بڑا سا مینڈک نظر آرہا ہے

عنبر باؤلی پر جھک گیا اور نیچے دیکھنے لگا۔ باؤلی کی تہہ میں پانی سیاہ نظر آرہا تھا۔ یہ باؤلی ایسی تھی کہ اس کی منڈیر زیادہ اونچی نہیں تھی۔ عنبر ذرا اور جھکا تو پلک جھپکنے میں پیچھے سے ماریا سانپ نے اسے دھکا دے دیا۔ عنبر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور باؤلی میں گر گیا۔ وہ دھڑام سے باؤلی کے اندھیرے پانی میں گرا۔ پانی میں گرتے ہی اس نے اپنے آپ کو اوپر اٹھا لیا۔ اب وہ سمجھ گیا کہ یہ پیپرا اس کا کوئی دشمن تھا جو بہانے سے اسے باؤلی کے پاس لایا تھا مگر سوال یہ تھا کہ اس نے ایسی حرکت کیوں کی؟ اس کا جواب بھی عنبر کو فوراً مل گیا۔ اوپر سے ماریا سانپ نے نیچے جھانک کر کہا

سنو! میں جانتا ہوں کہ تو ناگ دیوتا کا ساتھی ہے
اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ ناگ دیوتا کہاں ہے۔ تو میں تمہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ابھی اس باؤلی میں سے باہر نکال لوں گا۔ ورنہ تم اسی باؤلی میں ڈوب کر مرجاؤ گے اور یہاں چھپے ہوئے بچھو تمہارے جسم کو ڈنک مار مار کر چھلنی کر دیں گے۔ سانپ تمہیں نہیں ڈسیں گے مگر بچھوؤں کے زہر سے تم اپنے آپ کو نہ بچا سکو گے۔ بولو۔ ناگ دیوتا کہاں ہے؟

عنبر بڑا حیران ہوا کہ یہ سپیرا ناگ دیوتا کا پتہ کیوں پوچھ رہا ہے آخر اس کو ناگ دیوتا کی ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ اس کی خاطر اس نے ایک انسان کو باؤلی میں دھکا دے دیا۔ عنبر نے آواز دی۔

ناگ دیوتا کا مجھے کیا پتہ کہ وہ کہاں ہے؟ میں تو ایک معمولی مسافر ہوں۔ مجھے کیا معلوم کہ ناگ دیوتا کہاں ہے؟

اوپر سے ماریا سانپ کی آواز آئی

تم میرے آگے جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں۔ ایک ماہر سپیرا ہوں۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ سانپ تجھے دیکھ کر بے تاب ہو رہے تھے۔ کیونکہ تم ناگ دیوتا کے دوست ہو اور تمہارے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ مجھے بتا دو

کہ ناگ دیوتا کہاں ہے۔ میں تمہیں فوراً باؤلی سے باہر نکال لوں گا۔

عنبر نے کہا

ایک بار ناگ دیوتا سے میری ملاقات ضرور ہوئی تھی جس کے بعد میرے جسم سے بھی اس کی بو آنے لگی ہے مگر یقین کرو مجھے یہ بالکل علم نہیں کہ ناگ دیوتا کہاں پر رہتا ہے۔

ماریا سانپ نے قہقہہ لگا کر کہا

چلو۔ تم نے یہ تو مان لیا کہ ایک بار ناگ دیوتا تم سے ملا تھا۔ میں تھوڑی دیر بعد آؤں گا۔ اتنی دیر میں تمہیں ہوش آ جائے گا اور یہ بتا دو گے کہ ناگ اس وقت کہاں ہے۔

یہ کہہ کر ماریا سانپ باؤلی سے ہٹ گیا۔ اس نے کانٹے دار جھاڑیاں اسی طرح باؤلی کے اردگرد لگا دیں اور خود درختوں کے جھنڈ سے نکل کر ادھر آگیا جہاں سپیرے سانپوں کا تماشہ دکھا رہے تھے۔ ماریا سانپ نے سوچ رکھا تھا کہ وہ کچھ وقت گزار کر دوبارہ باؤلی پر واپس آئے گا۔ تب تک عنبر کا دماغ ٹھیک ہو گیا ہو گا اور وہ اس کو اپنے دوست ناگ دیوتا کا اتا پتہ بتا دے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ادھر باؤلی میں گرنے کے تھوڑی دیر بعد جب عنبر نے دیکھا کہ سپیرا چلا گیا ہے تو وہ میلے میں آئے ہوئے سارے سانپوں کو بلانے ہی لگا تھا کہ باؤلی میں جو سانپ رہتا تھا وہ ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو سونگھ کر اپنے پتھروں کے درمیان والے سوراخ سے باہر آگیا۔ اس نے دیکھا کہ ناگ دیوتا تو وہاں نہیں مگر ایک دوسرا آدمی باؤلی کے پانی میں تیر رہا ہے اور اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو آرہی ہے۔

عنبر نے باؤلی کے سانپ کو دیکھا تو کہا

میں ناگ دیوتا کا بھائی عنبر ہوں۔

ناگ دیوتا کے دوست ہونے کے لئے اتنا ثبوت ہی کافی تھا کہ عنبر سانپ کی بولی جانتا تھا۔ باؤلی کے سانپ نے فوراً عنبر کو سلام کیا اور کہا

عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! آپ یہاں کیسے آگئے؟

عنبر نے کہا

یہاں ایک سپیرا آیا ہوا ہے جو ناگ دیوتا کی کھوج میں ہے وہ مجھے ناگ دیوتا کا دشمن لگتا ہے۔ مجھ سے ناگ دیوتا کا اتا پتہ پوچھ رہا تھا۔

میں نے نہیں بتایا تو اس نے مجھے دھوکے سے باؤلی میں گرا دیا۔

باؤلی کا سانپ غضبناک ہوکر بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کے بھائی عنبر! اس سپیرے کی یہ جرأت کہ آپ کو باؤلی میں دھکا دے؟ اور ناگ دیوتا کو نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچے۔ آپ مجھے بتائیں وہ کون ہے میں ابھی اسے جلا کر بھسم کر دیتا ہوں۔

عنبر نے کہا۔

وہ تھوڑی دیر بعد آنے کا کہہ گیا ہے ابھی باؤلی کی منڈیر پر ظاہر ہو گا۔

باؤلی کا سانپ کہنے لگا

تو میں باؤلی کے باہر جاکر اس کا انتظار کرتا ہوں، جونہی وہ آئے گا اسے وہیں پھونک مار کر آگ لگا دوں گا۔

عنبر بولا۔ نہیں نہیں ابھی ایسا مت کرنا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کسی طرح یہ پتہ چلاؤ کہ یہ شخص اصل میں کون ہے اور اسے ناگ دیوتا کی تلاش کس لئے ہے؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہت بہتر محترم عنبر!

باؤلی کا سانپ اتنا کہہ کر باؤلی کی دیوار پر رینگتا ہوا باؤلی کے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ماریا سانپ یعنی چھونگی پیپرا کی بدروح پیپرے کی شکل میں اڑ... کے قریب آیا۔ کانٹوں کی باڑ الگ ہٹا کر نیچے جھانکا اور بولا۔

کیا اب بھی تم ناگ دیوتا کے بارے میں نہیں بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہے؟ تم مر رہے ... اگر بتا دو گے تو تمہیں رسی ڈال کر ابھی باہر نکا... دیتا ہوں۔

عنبر نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری طرف باؤلی کا سا... بھی درخت کے پیچھے سے نکل آیا جونہی وہ ماریا سانپ... کی طرف بڑھنے لگا تو وہیں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اسے... ماریا سانپ یعنی پیپرے کی جانب سے آسیبی اور طا... گرم لہریں آتی محسوس ہوئیں باؤلی کا سانپ وہیں رک گ... ادھر عنبر نے باؤلی کے پانی میں ڈبکی لگا دی کہ جب پیپرا دیکھے گا کہ میں پانی میں نہیں ہوں تو سمجھ جا... گا کہ میں ڈوب گیا ہوں اور وہ واپس چلا جائے... اور یوں اس مصیبت سے جان چھوٹ جائے گی۔ باؤ...

کہ سانپ کو تو اس کے پیچھے لگا ہی دیا ہے وہ آکر بتا دے گا کہ یہ پیپرا کون تھا۔

یہ سوچ کر عنبر پانی کے نیچے باؤلی کی تہہ میں چلا گیا۔ اوپر سے ماریا سانپ عنبر کو آوازیں دیتا رہا۔ عنبر نے کوئی جواب نہ دیا۔ ماریا سانپ کو پریشانی ہوئی کہ کہیں سچ مچ یہ ناگ کا دوست مر ہی نہ گیا ہو۔ اس نے اپنے جھولے میں سے سانپ باہر نکالا۔ ایسا اس لئے کیا کہ اگر ناگ کا دوست عنبر باؤلی کے پانی میں زندہ ہوگا تو اس کی بو سے سانپ بے چین ضرور ہوگا۔ مگر اس کو معلوم ہی نہیں تھا کہ عنبر نے میلے میں پہنچتے ہی وہاں کے تمام سانپوں کو مخاطب کر کے خبردار کر دیا تھا کہ وہ نہ تو اسے آکر سلام کریں اور نہ کسی قسم کی بے چینی کا اظہار کریں۔ یہ حکم ماریا سانپ کی کلائی کے سانپ نے بھی سن لیا تھا۔ چنانچہ جب ماریا سانپ نے اسے باؤلی کی منڈیر پر رکھا تو کلائی کا سانپ خاموش بیٹھا رہا اگرچہ اسے باؤلی کے اندر سے ناگ دیوتا کے دوست کی ہلکی ہلکی خوشبو آرہی تھی مگر عنبر کے حکم کے مطابق سانپ نے کسی قسم کی بے چینی نہ ظاہر کی۔ ماریا سانپ نے جب دیکھا کہ اس کا سانپ خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھا ت...

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو اسے تشویش ہوئی کہ ناگ کا دوست باؤلی میں ڈوب
کر مرچکا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے جسم سے ناگ دی
کی خوشبو نکلنی بند ہوگئی ہے۔ اسے بہت افسوس ہوا
اب ناگ دیوتا کا پتہ اسے کون بتلائے گا۔ اس نے سو
کہ خود باؤلی میں اتر کر دیکھے۔ وہ باؤلی میں اترنے کے
لئے اپنا کرتہ اتارنے ہی لگا تھا کہ وہاں سے علاقے
زمیندار گزرا۔ اس نے ایک سپیرے کو باؤلی پر دیکھا
تو بولا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ کانٹوں کی باڑ
ہٹا دی ہے؟ چلو ہٹو یہاں سے۔ تمہیں معلوم نہ
یہ میرا علاقہ ہے اور باؤلی پر لوگوں، کا آنا منع
ماریا سانپ نے سوچا کہ وہ تھوڑی دیر بعد آکر باؤلی
اترے گا۔ چنانچہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ زمیندار
کانٹوں کی باڑھ کو دوبارہ باؤلی کے اردگرد [illegible] دیا
دوران باؤلی کا سانپ فوراً نیچے باؤلی میں اتر گیا۔
نے عنبر کو جاکر کہا

عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! جو سپیرا ابھی
ابھی باؤلی کی منڈھیر پر کھڑا تمہیں آوازیں دے
تھا اور تم سے ناگ دیوتا کا پتہ پوچھ رہا

وہ تو ایک بدروح ہے
عنبر چونک اٹھا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟
باؤلی کا سانپ بولا۔

میرا اندازہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا عنبر! مجھے
اس کے جسم سے بدروح کی گرم شعاعیں اپنے جسم
سے ٹکراتی محسوس ہوئی ہیں۔ وہ کوئی بدروح ہے۔
اور اس نے ایسا لگتا ہے کہ کسی عورت کے جسم پر
قبضہ کر رکھا ہے۔ جو سانپ کی شکل میں تھی۔
معمہ اور الجھ گیا۔ عنبر نے مزید حیرانی سے پوچھا

یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ
اس بدروح نے جس عورت کے جسم پر قبضہ کر رکھا
ہے وہ سانپ کی شکل میں تھی۔
باؤلی کا سانپ کہنے لگا

عنبر! تم ناگ دیوتا کے بھائی ہو۔ تمہیں
معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم سانپ اپنے ساتھی سانپ
کو پہچان لیتے ہیں خواہ وہ کسی روپ میں کیوں نہ ہو
عنبر نے جلدی سے کہا

کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ عورت جس کے جسم پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس سپیرے کی بدرُوح نے قبضہ کر رکھا ہے کہ
ہے اور کیا اسے مار ڈالا گیا ہے یا وہ ابھی
زندہ ہے؟

باؤلی کا سانپ بولا۔

وہ عورت زندہ ہے کیونکہ سپیرے کی بد
مُردہ جسم میں داخل نہیں ہوتی۔ باقی یہ سوال کہ
عورت کون ہے؟ اس کا پتہ چلانا پڑے گا لیکن
سے پہلے آپ یہاں سے باہر نکل کر کسی محفوظ جگہ پر
چلیں۔ کیونکہ یہ بدرُوح سپیرا آپ کا بھی دشمن ہے
ایک بار پھر یہاں آئے گا۔

باؤلی کے سانپ کو معلوم نہیں تھا کہ عنبر ابھی مر نہیں
سکتا۔ عنبر اس عورت کا کھوج لگانا چاہتا تھا جس کے
سانپ والے جسم پر سپیرے کی بدرُوح نے قبضہ
لیا تھا۔ اس لئے وہ بولا۔

باؤلی کے اوپر سے کوئی رسی لٹکاؤ تاکہ میں
نکل سکوں۔

باؤلی کے سانپ نے کہا

رسی کی ضرورت نہیں میں باہر سے کچھ
بلاتا ہوں۔ ہم ایک دوسرے کی دُم پکڑ کر اس

رسی بنا کر باؤلی میں لٹک جائیں گے۔ آپ ہماری مدد
سے باہر آجائیں گے۔

باؤلی کا سانپ تیزی سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد
باؤلی میں سات سانپ رسی کی طرح ایک دوسرے کی دُمیں
پکڑ کر لٹک گئے۔ عنبر ان کی مدد سے باؤلی سے نکل
آیا۔ باؤلی کا سانپ عنبر کو لے کر وہاں سے کچھ فاصلے پر
کوئلے کی ایک کان میں لے آیا۔ یہ ایک بے آباد
ویران سرنگ تھی یہاں سے کبھی کوئلہ نکالا جاتا تھا
مگر کوئلہ ختم ہو جانے کے بعد یہاں کام بند کر دیا گیا
تھا۔ سرنگ کا منہ بھی پتھروں سے بند کر دیا گیا تھا۔ عنبر
نے ایک جگہ سے پتھر ہٹا دیا اور باؤلی کا سانپ اسے
سرنگ کے اندر لے آیا۔ اس نے عنبر سے کہا

اس سارے علاقے میں یہی ایک محفوظ جگہ
ہے جہاں کوئی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہاں کوئی
نہیں آئے گا۔ آپ یہاں آرام سے بیٹھیں۔ میں
اس سپیرے کے بارے میں پوری معلومات حاصل
کر کے آتا ہوں۔

باؤلی کا سانپ عنبر کو کوئلے کی کان والی سرنگ میں
چھوڑ کر چلا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ سیدھا اس میدان میں پہنچا جہاں ملک ملک

سپیروں نے اپنے جھونپڑے بنا رکھے تھے اور سانپوں

تماشے ہو رہے تھے۔ وہاں کئی دوسرے سانپ بھی

پھر رہے تھے۔ باؤلی کے سانپ نے ایک جگہ ماریا سانپ

کو پہچان لیا۔ وہ کچھ پریشان سا بیٹھا تھا اور باؤلی کی

طرف بار بار تک رہا تھا۔ وہ باؤلی میں اترنے کے بارے

میں سوچ رہا تھا۔ آخر اس نے جب دیکھا کہ دُور باؤلی

خالی پڑی ہے تو اپنا جھولا اتار کر ایک طرف رکھا

خود باؤلی کی طرف چل پڑا۔

باؤلی کے سانپ نے جھولے کے پاس جاکر محسوس

کہ اس کے اندر ایک سانپ بیٹھا ہے۔ یہ ماریا سانپ

کی کلائی والا اس کا اپنا سانپ تھا۔ باؤلی کے سانپ

نے سوچا کہ اس سے سپیرے کی بابت معلومات حا

کرنی چاہیں۔ اس نے سانپ کو بڑے ادب سے س

کیا۔ سانپ جھولے سے باہر نکل آیا۔ باؤلی کے سان

نے کہا

بھائی! تم خوب جانتے ہو کہ سانپ کبھی

جھوٹ نہیں بولتے۔ سانپ انسانوں سے چاہے

جتنی دشمنی رکھیں لیکن وہ ایک دوسرے سے دو

ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ تمہارا سپیرا جو ہے یہ ناگ دیوتا کا دشمن ہے اور اس کو مارنے نکلا ہے یہ بات کوئی سانپ بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے تمہارا فرض ہے کہ مجھے بتاؤ کہ یہ آدمی اصل میں کون ہے۔

کلائی والا سانپ بولا۔

اگر یہ بدبخت ہمارے ناگ دیوتا کا دشمن ہے تو میں نہیں یہ بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اصل میں یہ سپیرا زندہ نہیں ہے۔ یہ سپیرے چھونگی کی بدروح ہے جو اپنے جسم کے جل جانے کے بعد ایک ایسی لڑکی کے جسم میں داخل ہوگئی ہے۔ جو اتفاق سے اس وقت سانپ کے روپ میں تھی۔

باؤلی کے سانپ نے پوچھا۔

یہ لڑکی کون تھی اور اسے سانپ کس نے بنا دیا تھا؟

کلائی والے سانپ نے کہا۔

میں اس لڑکی کو نہیں جانتا۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اسے جادو کے زور سے سانپ بنا دیا گیا تھا۔ شاید اسے کسی ناگن ملکہ نے سانپ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تبدیل کیا تھا مگر جب اس سپیرے کی بدرُوح اس
میں گھُس گئی تو لڑکی کی رُوح بے ہوش ہوگئی۔ اب
سپیرے کی بدرُوح ہی اس لڑکی کی رُوح کی شکل
میں زندہ ہے اور وہ کبھی سپیرا بن جاتی ہے اور کبھی
غائب ہو جاتی ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں
جانتا مگر۔ ناگ دیوتا تو یہاں نہیں ہے۔ یہاں تو
ناگ دیوتا کا کوئی بھائی آیا ہوا ہے۔

باؤلی کا سانپ بولا۔

ہاں۔ ناگ دیوتا کے بھائی کا نام عنبر ہے
یہ ساری معلومات میں عنبر ہی کے لئے لے جا رہا ہوں
مجھے یہ بتاؤ کہ کیا کسی طرح اس سپیرے کی بدرُوح
کو ہلاک کیا جا سکتا ہے؟

کلائی والا سانپ بولا۔

جو پہلے ہی مُردہ ہے اسے کوئی کس
طرح مارے گا۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا
میرے بھائی۔

جاتے جاتے باؤلی کے سانپ نے پوچھ لیا۔

کیا تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے جس
کو سانپ بنا دیا گیا تھا اور جس کے جسم میں سپیرے

کی بدرُوح داخل ہوگئی تھی؟

کلائی والا سانپ بولا۔

میں نے اسے دیکھا نہیں مگر سنا ہے کہ وہ
بہت خوبصورت تھی۔ اس کے بال سنہری تھے اور
آنکھیں نیلی تھیں۔

یہ ساری باتیں باؤلی کے سانپ نے عنبر کو جاکر بتا
دیں۔ لڑکی کے سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں کا سنتے ہی
عنبر تو جیسے اچھل پڑا۔ یہ ضرور ماریا ہے۔ یہ ماریا کے
سوائے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ باؤلی والے سانپ
نے تعجب سے پوچھا

عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! یہ ماریا کون ہے؟

عنبر بولا۔

یہ بھی ناگ دیوتا کی بہن ہے۔ ہم اکٹھے ہی سفر
کر رہے تھے کہ ماریا ہم سے بچھڑ گئی جس طرح کہ
ناگ مجھ سے بچھڑ گیا ہے۔ اس بدبخت سپیرے نے
ماریا کے جسم پر قبضہ کر رکھا ہے۔

باؤلی کا سانپ کہنے لگا۔

عنبر! ہم اس سپیرے کو ہلاک نہیں کر سکتے۔
کیونکہ وہ ایک بدرُوح ہے۔ اگر ماریا کے جسم یا روح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر اس پپیرے نے قبضہ کر رکھا ہے تو ہمیں ماریا کو اس کے قبضے سے نجات دلانی چاہیئے۔

عنبر بولا۔

اس لئے تو میں پریشان ہوں سمجھ میں نہیں آتا کہ ماریا کے غیبی جسم کو جو سانپ کی شکل اختیار کر چکا تھا کس طرح اس شیطان کے پنجے سے نجات دلائی جائے۔

عنبر سرنگ میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ باؤلی کا سانپ پتھر کے پاس خاموش بیٹھا گہری سوچ میں تھا اتنی دیر میں ماریا سانپ باؤلی پر پہنچ کر اس کے اندر اتر گیا تھا اس نے پانی میں ڈبکی لگا کر دیکھا۔ وہاں نہ عنبر تھا اور نہ اس کی مردہ لاش ہی تھی۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ درگاداس کہاں غائب ہو گیا؟ صرف اسی سے ماریا سانپ یعنی جھوگی پپیرے کی بدروح کو ناگ دیوتا کا سراغ مل سکتا تھا اب وہ بھی نہیں رہا تھا۔ ماریا سانپ باؤلی سے باہر آگیا۔ وہ سخت مایوس اور جھنجھلایا ہوا تھا۔ الہ دین کا چراغ اس کے ہاتھ میں آکر نکل گیا تھا۔ اس خیال سے شاید عنبر اُدھر اُدھر کہیں باؤلی سے نکل کر چھپ گیا ہو۔ اس نے سارے میلے میں اسے تلاش کیا۔ پہاڑیوں کی ڈھلانوں میں جا کر بھی

دیکھا مگر عنبر اسے کہیں نہ ملا۔ عنبر تو کوئلے کی اجڑی ہوئی کان کی سرنگ میں بیٹھا تھا۔ باؤلی کا سانپ اس کے پاس ہی تھا۔ دونوں ماریا کو پپیرے کی بدرُوح سے نجات دلانے کے بارے میں سوچ بچار کر رہے تھے۔ باؤلی کا سانپ کہنے لگا۔

عنبر! یہاں دریا کے گھاٹ میں میرا ایک بزرگ سانپ دوست رہتا ہے۔ اسے کچھ پرانے منتر بھی یاد ہیں میں اس سے جا کر مشورہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتا آتا ہوں کہ یہ پپیرے کی بدرُوح کہاں ہے۔

باؤلی کا سانپ چلا گیا۔ کوئی آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تو اس نے عنبر کو بتایا میرا سانپ دوست یہاں پر نہیں ہے اور پپیرے کی بدرُوح بھی غائب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہاں سے چلا گیا ہے

میں دیکھ آیا ہوں اس کا جھونپڑا خالی ہے

اس کی بُو بھی میلے میں کہیں سے نہیں آرہی۔

عنبر کو بڑا افسوس ہوا کہ ماریا کو وہ پپیرے کی بدرُوح سے نہ بچا سکا۔ وہ سرنگ سے باہر نکل آیا۔ اس نے سارے میلے میں گھوم کر ایک ایک آدمی کو غور سے دیکھا۔ اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا سانپ کہیں نظر نہ آیا۔ وہ واقعی جا چکا تھا
سانپوں کا میلہ دو دن تک جاری رہا۔ عنبر دو دن میلے میں ہی رہا کہ شاید ماریا سانپ کہیں دکھائی دے جائے مگر میلہ ختم ہو گیا اور ماریا سانپ اسے نہ مل سکا۔ مایوس ہو کر عنبر نے باؤلی کے سانپ سے کہا

دوست! اب میں جاتا ہوں۔ تمہاری مدد کا بہت بہت شکریہ۔

باؤلی کا سانپ بولا

میں چاہتا ہوں کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور ناگ دیوتا کے دشمن کو موت کے گھاٹ اتارنے میں تمہاری مدد کروں۔

عنبر نے کہا

اس کی ضرورت نہیں ہے بھائی۔ میں اکیلا ہی کافی ہوں تم جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ رہو۔ اچھا اب میں جاتا ہوں۔

باؤلی کے سانپ نے پوچھا

تم کس طرف جاؤ گے عنبر؟

عنبر بولا۔

بنگال تو دیکھ چکا۔ اب جنوب کی طرف جاتا ہوں

شاید وہاں ناگ دیوتا یا ماریا سانپ سے ملاقات ہو جائے۔

عنبر نے باؤلی کے سانپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور اس سے اجازت لے کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور جنگل میں اس راستے پر چل پڑا جو پہاڑیوں اور جنگلوں میں سے گزرتا جنوب کے سطح مرتفع والے میدانوں کی طرف نکل گیا تھا۔ اس مقام پر ہم عنبر کو اسی جگہ سفر میں چھوڑتے ہیں اور خود ناگ کی طرف چلتے ہیں۔

آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ ناگ لوہ پور یعنی لاہور سے جنوبی ہندوستان کے شہر کملانگر کی طرف روانہ ہوا تھا۔ کیونکہ اسے مالنگنی ناگن نے بتایا تھا کہ کملانگر میں ایک پرانا مندر ہے جس کی دیوداسی کا نام چندریکا ہے۔ وہی اسے ایسا منتر بتا سکتی ہے۔ جس کی مدد سے ماریا کی رُوح پیپیرے کی بدرُوح سے نجات حاصل کر سکے گی۔ ناگ کملانگر کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ کچھ دور تک تو وہ کھیتوں اور میدانوں میں پیدل ہی چلتا رہا۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ سفر بہت لمبا ہے تو عقاب کی شکل اختیار کر کے ہوا میں اڑنے لگا۔

پیارے دوستو! آپ لوگوں نے لاہور سے آگے جنوب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف سفر نہیں کیا ہوگا۔ لاہور سے آگے جنوب کی طرف ہندوستان یعنی آج کا بھارت کا ملک ہے لاہور سے اگر آپ ملک بھارت میں داخل ہوں تو پہلے بھارتی پنجاب کا صوبہ آتا ہے۔ اس کے آگے یوپی یعنی ان کا اتر پردیش آجاتا ہے۔ یہاں سے جنوب کی طرف چلیں تو مدھیہ پردیش یعنی وسطی صوبہ آجاتا ہے اس سے نیچے چلتے جائیں تو بائیں جانب آندھرا پردیش آتا ہے۔ جہاں بہت بڑی اسلامی ریاست حیدر آباد دکن ہوا کرتی تھی۔ دائیں جانب مہاراشٹر آجاتا ہے جس کا سب سے بڑا شہر بمبئی ہے اس کے نیچے ہندوستان کی مغربی گھاٹ کرناٹک اور پھر پر تکون تک کیرالہ کا صوبہ ہے اور مشرقی گھاٹ میں تامل ناڈو ہے جس کا سب سے بڑا شہر مدراس ہے۔ اس کے بعد ہندوستان کی جنوبی تکون آجاتی ہے اور دو سمندر مغرب اور مشرق سے آکر ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اس تکون پر جہاں بھارت کے ملک کی سرحد ختم ہو جاتی ہے۔ نیچے سری لنکا کا ملک ہے جو ایک بڑے جزیرے کی شکل میں ہے۔

ناگ کی منزل تامل ناڈو کا صوبہ تھا یعنی آج کے شہر مدراس سے آگے دریائے گوداوری کے پار — جہاں کملا نگر کا پرانا شہر آباد تھا۔ آج کا مدراس تم دوستوں نے نہیں دیکھا ہوگا۔ میں نے دیکھا ہے اور وہاں رہا بھی ہوں اور بھارت کی تکون تک گیا ہوں۔ یہ جگہ بہت دور اور کافی فاصلے پر ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے یہاں چولا خاندان کے راجہ حکومت کیا کرتے تھے مدراس کے شہر کا نام بھدرام تھا اور یہ اتنا بڑا شہر نہیں تھا۔ یہاں دراوڑ قوم کے لوگ آباد تھے اور دراوڑ راجہ حکومت کرتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو کبھی موہنجوڈرو اور ہڑپہ میں حکومت کیا کرتے تھے مگر جب آریا قوم نے شمال سے نیچے اتر کر حملہ کرکے ان لوگوں کو شکست دی تو یہ لوگ موہنجوڈرو اور ہڑپہ کو چھوڑ کر جنوب کی طرف بھاگ گئے اور وہاں جاکر چھوٹے چھوٹے شہر آباد کرکے رہنے لگے۔ بھارت کے اس جنوبی علاقے میں زبردست بارشیں ہوتی ہیں۔ سال میں دس مہینے برسات کا موسم رہتا ہے گرمی اور حبس بہت ہوتا ہے۔ ناریل اور کیلے کے درخت جگہ جگہ اُگ پڑتے ہیں۔ لوگوں کے رنگ کالے ہوتے ہیں اور عورتوں کے بال ناریل کا تیل لگانے کی وجہ سے کالے سیاہ اور بڑے لمبے ہوتے ہیں۔ آج کل بھارت کے اس علاقے میں تامل، تیلگو، کنٹر اور دوسری مقامی زبانیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بولی جاتی ہیں۔ اس زمانے میں یہاں زیادہ تر پالی اور تامل زبان بولی جاتی تھی۔ سنسکرت اس علاقے میں ابھی نہیں آئی تھی۔ کیونکہ سنسکرت زبان حملہ آور آریہ اپنے ساتھ ہندوستان میں لائے تھے۔

یہ باتیں تو آپ نے اپنی تاریخ کی کتاب میں بھی پڑھی ہوں گی۔ ایک بار ان باتوں کو بیان کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ آپ دوستوں کو اندازہ ہو جائے کہ ناگ کی منزل کتنی دور تھی۔ اسی لئے وہ عقاب کی شکل میں اڑا جا رہا تھا۔ وہ ایک ہی دن میں پنجاب، صوبہ اترپردیش اور مدھیہ پردیش سے گزر گیا پھر رات ہو گئی اور ناگ نیچے جنگل کی ایک چھوٹی سی بستی میں اتر آیا۔ یہاں جھونپڑوں کے باہر بانس کے ساتھ مشعلیں جل رہی تھیں ان کی روشنی میں بھیل قوم کے جنگلی لوگ گھاس پر جھونپڑیوں کے باہر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

ناگ عقاب کی شکل میں ان سے ذرا دور ایک درخت پر اترا تھا۔ اس کو یہ معلوم کرنا تھا کہ کملانگر شہر وہاں سے کتنا دور ہے چنانچہ اس نے انسانی شکل بدلی اور ان لوگوں کے پاس جا کر تامل زبان میں بولا۔

دوستو میں مسافر ہوں۔ کملانگر جاؤں گا تم بتا سکتے

ہو کہ کملانگر یہاں سے کتنی دور ہے؟

سب بھیل ناگ کی طرف حیرت سے تکنے لگے ان میں جو بوڑھا بھیل تھا اس نے ناگ کو اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا اور پھر بولا۔

بیٹے! کملانگر تو یہاں سے پیدل سات دن کے فاصلے پر ہے۔ گھوڑے پر چار روز لگتے ہیں راستے میں جنگلی درندوں سے بھرے ہوئے جنگل ہیں جہاں شیر سانپ اور مگرمچھ کسی انسان کو زندہ نہیں چھوڑتے۔ تم جنگل کے اس خطرناک سفر پر پیدل کیسے نکل کھڑے ہوئے؟

ناگ نے کہا۔

میرے پاس ایک گھوڑا تھا مگر وہ راستے میں کہیں بھاگ گیا۔ اب سوچتا ہوں کہ پیدل ہی جانا پڑے گا۔

بوڑھا بولا

بیٹا تم پیدل کبھی زندہ سلامت کملانگر نہیں پہنچ سکو گے۔ راستے میں چار دریا آتے ہیں جن کا پاٹ اتنا چوڑا ہے کہ تم تیر کر بھی اسے پار نہیں کر سکتے۔ پھر دلدلوں سے بھرے ہوئے جنگل ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جہاں زہریلے سانپ، خونخوار آدم خور شیر چیتے اور جنگلی ریچھ پھرتے رہتے ہیں۔

ایک دوسرے بھیل نے کہا۔

تم ایسا کرو کہ یہاں سے بائیں جانب جنگل میں ندی کے ساتھ ساتھ ایک راستہ اگلے گاؤں تک جاتا ہے۔ وہاں سے لوگ بیل گاڑیوں اور قافلے کی شکل میں اگلے شہر تک جاتے ہیں۔ تم بھی ان کے ساتھ چلے جانا۔ پھر اگلے شہر کوئی دوسرا قافلہ پکڑ لینا۔ یوں تم حفاظت سے کملا نگر پہنچ جاؤ گے۔

ناگ کو تو اڑ کر جانا تھا۔ اسے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی پھر بھی اس نے ان سب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کملا نگر کا پتہ بتایا۔ ایک بھیلنی لڑکی کیلے کے پتے لے کر آئی۔ کیلے کے پتے اس نے آدمیوں کے سامنے گھاس پر بچھا دیئے۔ اس بھیلنی لڑکی نے بالوں میں پھول لگا رکھے تھے۔ کانوں میں چاندی کی بالیاں تھیں اور ناک میں فیروزی نگینہ چمک رہا تھا۔ بوڑھے بھیل نے ناگ سے کہا

بیٹا! ہم کھانا کھانے لگے ہیں۔ تم بھی ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ اور رات ہمارے پاس ہی آرام کرو۔

صبح چلے جانا

ناگ نے کہا

آپ کی مہربانی ہے

تم نے اپنا نام نہیں بتایا بیٹا؟ ایک دوسرے بوڑھے بھیل نے سوال کیا

ناگ بولا۔

میرا نام مت کال ہے۔

ناگ کو مت کال بوٹی کا نام ہی اس وقت یاد آیا جس کی سلائی اس نے اپنی آنکھوں میں لگا رکھی تھی جس کی وجہ سے وہ غائب چیزوں کو دیکھ لیتا تھا۔ کسی نے ناگ کے نام پر تعجب کا اظہار نہ کیا۔ بھیلنی لڑکی نے اب کیلے کے پتوں پر کھانا لگا دیا اور وہ سب کھانا کھانے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ اور جنگلی لڑکی

ناگ بھی خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا

ان کے پیچھے پہاڑی ڈھلان پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا گھنا جنگل اوپر پہاڑی کی چوٹی تک چلا گیا تھا۔ یہ جنگل رات کے سناٹے میں جیسے سنسنا رہا تھا

کسی کسی وقت اس جنگل کی طرف سے کسی درندے یا کسی اُلّو کے بولنے کی آواز آ جاتی تھی۔ بھیلنی لڑکی بھی ناگ کے قریب بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔ اس نے تھوڑے سے چاول ناگ کے آگے کیلے کے پتے پر ڈالے تو سامنے بیٹھے ہوئے ہٹے کٹے ایک جنگلی نوجوان بھیل نے سخت بُرا منایا اور نفرت سے بولا۔

دھومی! تم میری بیوی بننے والی ہو۔ تمہیں اس اجنبی کے آگے یوں چاول پیش نہیں کرنے چاہئیں تھے۔

سب بھیل دھومی یعنی بھیلنی لڑکی کی طرف دیکھنے لگے۔ دھومی

اس بھیلنی لڑکی کا نام تھا۔ لڑکی نے شرما کر نظریں نیچی کر لیں۔ ناگ نے کہا

دھومی بے چاری کا کوئی قصور نہیں دوست! اس نے تو مہمان کی عزت بڑھانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ مگر اس کا ہونے والا خاوند یعنی جنگلی بھیل غصے میں آ گیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ سب بھیل کھانے کو چھوڑ کر ایک دم سناٹے میں آ گئے۔ کیونکہ جنگلی بھیل نے اپنے بازو کو فضا میں بلند کر دیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اپنے قبیلے کی رسم کے مطابق اس نے ناگ کو اپنے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے للکارا تھا۔ ناگ کو ابھی تک کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ اس نے بھی دوسروں کے ساتھ ہی کھانا چھوڑ دیا اور ان سب کا منہ دیکھ رہا تھا بھیلنی لڑکی کا چہرہ پریشان ہو گیا تھا۔

آخر ناگ نے پوچھ ہی لیا کہ آپ لوگ کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ بوڑھے بھیل نے کہا

بیٹا! مجھے افسوس ہے کہ ہماری بچی نے تمہارے آگے اپنے ہاتھ سے چاول پیش کر کے تمہیں زندگی اور موت کے امتحان میں ڈال دیا ہے۔

ناگ نے بھیلنی کے ہونے والے خاوند کی طرف دیکھا۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک طرف ہٹ کر کیلے کے درخت کے پاس کھڑا ہو گیا تھا اور بانس پر لٹکی ہوئی مشالیں نکال کر اس نے زمین پر گاڑ دی تھیں جن کی روشنی زمین پر پڑنے لگی تھی اس نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا

میدان میں آجاؤ تاکہ میں تم سے اپنی توہین کا بدلہ لے سکوں یا میں مرجاؤں یا تمہیں موت کے گھاٹ اتار دوں ۔

ناگ نے بوڑھے بھیل کی طرف دیکھ کر کہا۔

بابا! یہ سب کچھ کیا ہے؟

بوڑھے بھیل نے افسوس کے ساتھ کہا

بیٹا! تم ہمارے مہمان ہو۔ ہم کبھی بھی نہیں چاہتے کہ ہمارے کسی مہمان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے لیکن دھوی نے حماقت کر کے تمہیں اور خود ہمیں بھی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ اس کے ہونے والے خاوند نے اپنی عزت بچانے کے لئے تمہیں مقابلے کی دعوت دے ڈالی ہے اور ہمارے قبیلے کی مقدس رسم کے مطابق اب تمہارا اور اس کا مقابلہ ہوگا۔ جو زندہ بچ گیا وہی دھوی سے شادی کرے گا۔

ناگ تو سٹ پٹا کر رہ گیا۔ کہنے لگا۔

مگر میں کسی سے مقابلہ کرنے کو تیار نہیں یہ غلط بات ہے۔ میں مقابلہ کرنے سے انکار کرتا ہوں۔

بھیل نوجوان نے ناگ کی طرف نفرت سے دیکھا۔ اور کہا۔

بزدل! تم اس قابل نہیں کہ میری ہونے والی بیوی کے پاس بیٹھ سکو۔ تم مرد نہیں ہو۔ مگر میں بہادر مرد ہوں۔ میں اپنی عزت کے لئے تم سے مقابلہ کروں گا اور یا خود مرجاؤں گا یا تمہیں مرنا ہوگا۔

ناگ نے ایک بار پھر بڑی نرمی سے اس غصیلے بھیل نوجوان کو سمجھانے کی کوشش کی تو وہ جنگلی طیش میں آگیا اور اس نے ناگ کو گالی دے دی۔

گالی ناگ کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا چہرہ ایک دم سرخ ہوگیا۔ آنکھوں سے آگ کے شرارے سے برسنے لگے۔ قریب تھا کہ وہ سانپ بن کر اس جنگلی آدمی کو بھسم کر ڈالتا کہ ناگ نے اپنے آپ کو سنبھال لیا کیونکہ وہ ان لوگوں کا نمک کھا چکا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ ان میں سے کسی کو ہلاک کرے۔ ناگ نے بڑی مشکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ضبط کیا۔ مگر اب وہ مقابلے کے لئے تیار ہو چکا تھا وہ بھی اٹھ کر دونوں مشعلوں کے درمیان آ گیا اور بولا۔

مجھے کیا کرنا ہوگا۔ کیا ہمیں خنجروں سے لڑائی کرنی ہوگی یا نیزوں سے جنگ کرنی ہوگی؟

سارے جنگلی بھیل ان کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے ہو گئے۔ نوجوان بھیلنی دھوی بھی ایک طرف اداس چہرہ لئے کھڑی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ اجنبی مہمان نوجوان اس مقابلے میں زندہ نہیں بچ سکے گا۔ اسے سخت افسوس ہو رہا تھا کہ اس کی وجہ سے یہ نوجوان اجنبی موت کے منہ میں جا رہا ہے۔ کاش! وہ اس کے آگے اپنے چاول نہ رکھتی۔ مگر اس نے تو مہمان کی عزت بڑھانے کے لئے ایسا کیا تھا۔ بھیلنی لڑکی دھوی سخت افسوس کے ساتھ کھڑی تھی۔

دو بوڑھے بھیل ایک طرف آ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے قبیلے والوں کو پیچھے پیچھے ہٹ جانے کو کہا۔ سب پیچھے پیچھے ہٹ گئے۔ میدان میں جگہ کھلی ہو گئی۔ وہاں چاروں اور مشعلیں لا کر گاڑ دی گئیں۔ کھلی جگہ دن کی طرح روشن ہو گئی۔ ایک طرف ناگ کھڑا تھا۔ اس

کے سامنے دس قدموں کے فاصلے پر بھیلنی کا ہونے والا خاوند جنگلی بھیل کھڑا تھا۔ ناگ نے ایک بار پھر بلند آواز میں سوال کیا

ہمیں کس طریقے سے مقابلہ کرنا ہوگا؟

سب لوگ خاموش ہو گئے۔ رات پہلے ہی سنسان تھی۔ بوڑھے بھیل نے ناگ کی طرف منہ کر کے کہا

اجنبی نوجوان! تم دونوں کے درمیان ایک مٹی کا گھڑا لا کر رکھا جائے گا۔ اس گھڑے میں اس علاقے کا سب سے زہریلا سانپ جہاشیر بند ہے۔ تم دونوں کو باری باری اس گھڑے میں ہاتھ ڈال کر اس زہریلے سانپ کو گردن سے پکڑ کر باہر نکالنا ہوگا۔ جو سانپ کو باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا اور سانپ نے اسے نہ کاٹا وہی دھوی بھیلنی سے شادی کرنے کا حقدار ہوگا۔ جس کو سانپ نے ڈس لیا وہ فوراً مر جائے گا۔ کیونکہ یہ سانپ اتنا زہریلا ہے کہ جس کو کاٹے وہ پانی بھی نہیں مانگتا اور وہیں گر کر مر جاتا ہے۔

ناگ نے اطمینان کا سانس لیا۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر خنجروں یا نیزوں کی جنگ کرنی پڑی تو اسے زخم لگ سکتا تھا۔ وہ زخمی ہو سکتا تھا۔ سانپ کو گھڑے سے باہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکالنے کا معاملہ کھلا تو ناگ بے فکر ہو گیا۔ مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ نوجوان جنگلی بھیل موت کا شکار ہو۔

بوڑھے بھیل نے ڈھول بجا کر حکم دیا کہ جھونپڑے سے جہاشیر سانپ کے گھڑے کو نکال کر باہر لایا جائے۔ اسی وقت دو بھیل ایک جھونپڑے کی طرف بھاگے۔ جب باہر نکلے تو انہوں نے ایک گھڑا اٹھایا ہوا تھا جس کا منہ کپڑے سے بند تھا۔ انہوں نے یہ گھڑا میدان میں لاکر ناگ اور جنگلی نوجوان کے درمیان رکھ دیا جنگلی نوجوان نے چلّا کر ناگ سے کہا۔

مت کال! تم نے میری توہین کرنے میں پہل کی ہے اب گھڑے میں ہاتھ ڈال کر سانپ پکڑنے میں بھی تم پہل کرو گے۔ گھڑے میں ہاتھ ڈال کر سانپ کو باہر نکالو۔

ناگ نے بوڑھے بھیل کی طرف دیکھا اور کہا

بابا! کیا یہ مقابلہ رکوایا نہیں جا سکتا۔ میں معافی مانگ لیتا ہوں۔

اس پر جنگلی نوجوان غضبناک ہو کر گرجا

خبردار جو معافی کا نام لیا۔ میری توہین کا بدلہ اسی طرح چکایا جا سکتا ہے کہ یا تم نہیں یا میں نہیں۔ ڈالو گھڑے میں ہاتھ۔

ناگ نے جنگلی نوجوان کی طرف دیکھا۔ مشعلوں کی روشنی میں اس کا گہرا سانولا چہرہ انگارے کی طرح تمتما رہا تھا۔ اس نے کہا

اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو میں تیار ہوں۔

ناگ گھڑے کی طرف بڑھا۔ گھڑے کے اندر زہریلا جہاشیر سانپ تو پہلے ہی سے بے تاب ہو رہا تھا اس نے ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھ لی تھی۔ ناگ نے گھڑے کے پاس جا کر محسوس کیا کہ اندر سانپ اسے سلام کرنے کے لئے بے چین ہو رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان لوگوں پر یہ بھید کھلے کہ وہ ناگ دیوتا ہے۔ چنانچہ اس نے گھڑے پر جھک کر سانپوں کی زبان میں سانپ سے کہا۔

خبردار! مجھے ہرگز سلام مت کرنا۔ کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ میں ناگ دیوتا ہوں۔

گھڑے میں جہاشیر سانپ جو بے چینی سے بل کھا رہا تھا اور باہر نکل کر ناگ دیوتا کو سلام کرنے کے لئے بے تاب ہو رہا تھا ایکدم خاموش ہو گیا۔ ناگ نے آہستہ سے گھڑے کے منہ پر بندھا ہوا کپڑا کھول دیا۔ جنگلی بھیل جیسے ساکت ہو گئے۔ سب کی نظریں ناگ پر لگی تھیں۔ انہیں یقین تھا کہ ناگ سانپ کو پکڑنے کے لئے جونہی گھڑے کے اندر ہاتھ ڈالے گا سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے ڈس دے گا اور یہ بے چارہ سیدھا سادا اجنبی نوجوان دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو جائے گا۔

ناگ نے اپنا ہاتھ گھڑے میں ڈال دیا۔ بھیلنی لڑکی دھومی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ کیونکہ اسی کی وجہ سے یہ نوجوان مت کال موت کے منہ میں جا رہا تھا اسے اپنی غلطی کا شدید احساس ہو رہا تھا۔ پھر سب لوگوں کے منہ مارے حیرت کے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ ان سب کو جیسے سانپ نے سونگھ لیا تھا۔ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کیونکہ ناگ نے گھڑے میں سے زہریلے سانپ کو گردن سے پکڑ کر باہر نکال لیا تھا۔ زہریلا مہاشیر سانپ ناگ کے ہاتھ میں تھا اور اس نے اپنا ہاتھ مشعل کی روشنیوں میں بلند کر دیا تھا۔ وہ سب کو گردن سے پکڑا ہوا سانپ دکھا رہا تھا۔ بوڑھا بھیل مارے حیرت کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دونوں بازو بلند کئے اور کہا

اجنبی نوجوان مت کال نے سب کے سامنے مہاشیر سانپ کو گھڑے سے باہر نکال لیا ہے اور سانپ نے اسے نہیں کاٹا۔ سب دیکھ لیں۔

پھر ناگ کی طرف مخاطب ہو کر کہا

مت کال! سانپ کو گھڑے میں ڈال دے اب

ہمارے نوجوان کی باری ہے۔

بھیلنی بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے ناگ کو تک رہی تھی اسے جہاں اس بات کی خوشی ہوئی کہ اس کی وجہ سے جہاں نوجوان کو جو موت آنی تھی وہ ٹل گئی ہے۔ وہاں اب اسے یہ غم نڈھال کرنے لگا تھا کہ یہ سانپ اس کے منگیتر کو ضرور ڈس دے گا۔ کیونکہ آج تک۔ جتنے مقابلے بھی ہوئے تھے ان میں جس پہلے نوجوان نے گھڑے میں ہاتھ ڈالا تھا وہ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا تھا۔

ناگ نے سانپ کو واپس گھڑے میں ڈال کر اس کا منہ کپڑے سے بند کر دیا اور وہ بوڑھے بھیل کی طرف دیکھ کر بولا۔

بابا! میں یہاں مقابلہ ختم کر دینا چاہتا ہوں۔

تم کون ہوتے ہو ایسا کرنے والے؟ جنگلی نوجوان نے چیخ کر کہا۔ خبردار تم میری توہین کر رہے ہو۔ میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں تمہیں سانپ پکڑ کر دکھاتا ہوں۔

جنگلی نوجوان یعنی بھیلنی کا منگیتر گھڑے کی طرف بڑھا۔ بھیلنی لڑکی کا اوپر کا سانس اوپر رہ گیا۔ جنگلی نوجوان سخت جوش میں تھا۔ اس نے گھڑے کے منہ سے کپڑا نوچ کر پرے پھینک دیا اور ایک دم سے گھڑے میں ہاتھ ڈال کر سانپ کو پکڑ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر نکل لیا۔ مگر اتنی دیر میں سانپ اسے ڈس چکا تھا۔

جنگلی نوجوان سانپ کو لہرا کر چیخ رہا تھا۔

میں نے مہاشیر ناگ کو پکڑ لیا ہے۔

سب جنگلی زور سے نعرے لگانے لگے۔ مگر بوڑھے بھیل کا چہرہ اتر گیا تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ جنگلی نوجوان نے سانپ کو کمر سے پکڑ رکھا ہے اور اس کی ٹانگیں کانپنے لگی ہیں۔ پھر سانپ اس کے ہاتھ سے نکل گیا اور جنگلی نوجوان دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔

چاروں طرف لوگوں میں شور مچ گیا۔ بھیلنی لڑکی چیخ مار کر اپنے ہونے والے خاوند کے اوپر گر پڑی اور زار و قطار رو رہی تھی۔ جنگلی نوجوان پر موت کی نیند آ چکی تھی۔ بوڑھے بھیل نے ہاتھ بلند کر کے چلا کر کہا

وہ مقابلہ ہار گیا ہے۔ اسے بہادر کی موت مرنے دو۔

مہاشیر ناگ کے کاٹے کا کوئی منتر کوئی علاج نہیں ہے

اب ناگ نے آگے بڑھ کر کہا

اس کا منتر مجھے آتا ہے

سب ناگ کا منہ تکنے لگے۔ بھیلنی لڑکی اپنے منگیتر کی لاش سے چمٹی روئے جا رہی تھی ناگ نے کہا

لاش کو اکیلی چھوڑ دو۔ پیچھے پیچھے ہٹ جاؤ۔

بوڑھا بھیل بولا۔

مت کال! مہاشیر سانپ کا کوئی منتر نہیں ہے

تم ہمارے دیوتا کی توہین کرو گے۔

ناگ نے چیخ کر کہا

سب چپ ہو جاؤ۔ وقت ضائع مت کرو۔ پیچھے پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں مہاشیر سانپ کو بلانے کا منتر پڑھنے لگا ہوں۔

سب لوگ پیچھے پیچھے ہٹ گئے۔ ناگ نے سانپوں کی زبان میں مہاشیر سانپ سے کہا

مہاشیر! اس نوجوان کے جسم سے سارا زہر چوس کر باہر پھینک دو۔

مشعلوں کی روشنی میں لوگوں نے دیکھا کہ جو سانپ گھڑے میں واپس چلا گیا تھا وہ گھڑے میں سے ایک دم سے نکلا اور رینگتا ہوا جنگلی نوجوان کی لاش کے پاس آ کر رک گیا۔ ہر کوئی سناٹے میں تھا۔ سب کے ہونٹوں پر چپ لگی تھی بھیلنی لڑکی کے ہونٹ غم کی شدت سے کپکپا رہے تھے۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کا ہونے والا خاوند بچ سکے گا۔

لیکن مہاشیر سانپ نے جنگلی نوجوان کو جہاں کاٹا تھا وہاں منہ رکھ کر زہر واپس چوسنا شروع کر دیا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے مہاشیر سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے جنگلی نوجوان کے جسم کا سارا زہر کھینچ کر زمین پر تھوک دیا
اور ناگ کے حکم سے واپس گھڑے میں چلا گیا۔ ناگ یونہی
منہ میں کوئی بے معنی سا منتر پڑھ رہا تھا تاکہ لوگوں کو اسکی غیر معمولی
طاقت پر شک نہ ہو۔

جنگلی نوجوان کے جسم سے زہر نکل گیا تو اسے ہوش آگیا اس
نے آنکھیں کھول دیں اور کہا

کیا میں زندہ ہوں؟

ناگ نے آگے بڑھ کر کہا

ہاں میرے بھائی! تم زندہ ہو۔ جہاشیر سانپ نے
تمہیں ڈس دیا تھا مگر میرے منتر نے تمہاری جان بچالی۔

جنگلی نوجوان نے لیٹے لیٹے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور کہا

تم جیت گئے۔ میں ہار گیا۔ تم میری منگیتر سے بیاہ
کر سکتے ہو۔ اب وہ میری منگیتر نہیں ہے۔

سب جنگلیوں نے خوشی سے نعرے لگائے بوڑھے بھیل نے
ناگ کو مبارکباد دی کہ وہ بھیلنی سے بیاہ کر رہا ہے اور قبیلے
کی عزت اس کو سونپی جا رہی ہے۔ ناگ گھبرا گیا اس نے کہا

مگر میں۔ میں شادی نہیں کر سکتا۔

بوڑھا بھیل ایک دم غضبناک ہوگیا۔

شادی سے انکار کر کے تم ہمارے قبیلے کی توہین

نہیں کر سکتے۔ یہ ہماری عزت کا معاملہ ہے۔ تمہیں دھومی
کو قبول کرنا ہی پڑے گا۔

ناگ نے بھیلنی لڑکی دھومی کی طرف دیکھا۔ دھومی نے سر جھکا دیا
گویا قبیلے کی رسم کے مطابق وہ بھی ناگ سے شادی کرنے پر
تیار ہو چکی تھی۔ جنگلی لوگ اپنے قبیلے کی رسموں کے بارے
میں بڑے سخت ہوتے ہیں۔ وہ ان رسموں پر اپنے جذبات
کو بھی قربان کر دیتے ہیں۔ صدیوں سے ان کی نفسیات
ایسی بن گئی ہیں کہ اب ان پر وقتی جذبات کا کوئی اثر نہیں
ہوتا۔ چنانچہ بھیلنی لڑکی دھومی جو پہلے نئے منگیتر کے لئے
بے چین تھی۔ قبیلے کے فیصلے کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی
بدل گیا اور وہ ناگ سے بیاہ کرنے پر دل سے راضی ہو
گئی۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ وہ جنگلی نوجوان جو اس سے
پہلے بھیلنی دھومی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کو
تیار ہو گیا تھا اب ناگ سے بار بار یہی کہہ رہا تھا۔

مت کال! تم نے میری جان بچائی تمہارا شکریہ
لیکن اب دھومی سے بیاہ کر کے ہمارے قبیلے کی عزت
بھی بچا لو۔

ناگ عجیب پریشانی میں پھنس گیا تھا۔ آخر اس نے دل میں
یہی فیصلہ کیا کہ ان لوگوں کے سامنے ہاں کر دے اور صبح ہوتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی خاموشی سے وہاں سے کھسک جائے۔ اسے کون روک سکتا ہے وہ تو پرندہ بن کر بھی اڑ جائے گا۔ قبیلے کے بوڑھے مردوں اور عورتوں نے اسی وقت بھیلنی لڑکی دھومی کو دلہن بنا دیا۔ پھولوں کے ہار اس کے گلے میں ڈالے اور وہ دلہن بنا کر ناگ کے پاس بٹھا دی گئی۔ ناگ سٹ پٹایا کہ یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ پھر یہ سوچ کر خاموش رہا کہ وہ صبح ہوتے ہی یہاں سے بھاگ جائے گا۔

دو عورتوں نے گرم دودھ پیالے میں ڈال کر پیالے کو دونوں کے سروں کے اوپر سات بار گھمایا اور ہر طرف شور مچ گیا۔ شادی ہو گئی۔ شادی ہو گئی۔ شادی ہو گئی۔ بھیلنی لڑکی دھومی نے اپنا ماتھا۔ ناگ کے قدموں کے ساتھ لگا دیا۔ ناگ نے جلدی سے پاؤں پیچھے کھینچ لئے اور بولا۔

یہ کیا کرتی ہو دھومی؟

دھومی نے سر اٹھا کر کہا

تم میرے دیوتا ہو۔ میرے خاوند ہو۔ اب میں تیرے قدموں میں جیئوں گی تیرے قدموں میں مروں گی۔

ناگ کو سخت پشیمانی کہ وہ اس گاؤں میں کیوں آ گیا۔ اسے اس گاؤں پر سے اڑتے ہوئے آگے نکل جانا چاہیئے تھا۔ خواہ مخواہ ایک لڑکی کی زندگی میں اس نے ہلچل مچا دی۔ وہ تو چلا جائیگا

مگر خدا جانے بعد میں اس لڑکی کا یہاں کیا حال ہوگا۔ یہ لوگ اس کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے۔ ناگ نے کہا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے دھومی۔ اب تم اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔

دو بوڑھی عورتیں آگے بڑھیں۔ انہوں نے ناگ اور بھیلنی لڑکی دھومی کو ایک جھونپڑی میں لے جاکر کہا کہ اب یہی تمہارا گھر ہے۔ جھونپڑی کا دروازہ بند کر کے وہ چلی گئیں۔ دھومی ناگ کے پاؤں دبانے لگی۔

میرے دیوتا! مجھے چھوڑ کر مت جانا۔ جہاں جاؤ گے مجھے بھی اپنے ساتھ لے جانا نہیں تو یہ لوگ مجھے مگرمچھوں کے غار میں پھینک دیں گے جس عورت کا خاوند اسے چھوڑ کر چلا جائے اسے ہمارے قبیلے کے رواج کے مطابق مگرمچھوں کے غار میں پھینک دیا جاتا ہے۔

ناگ تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ وہ کس مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ دھومی کو ساتھ لے جا نہیں سکتا۔ پیچھے چھوڑتا ہے تو بیچاری بے گناہ معصوم لڑکی کو مگرمچھ کھا جاتے ہیں۔ کرے تو کیا کرے ناگ کا ذہن تیزی سے کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا کہ یہ مصیبت اس کے ساتھ بھی نہ جائے اور اس کی جان بھی بچ جائے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ دھومی غلط نہیں کہہ رہی۔ قبیلے کی رسم و رواج سے وہ خوب واقف ہو گیا تھا۔ اگر وہ معصوم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی کو چھوڑ کر چلا گیا تو جیسا کہ وہ کہہ رہی ہے قبیلے والے اسے ضرور مگرمچھوں کے آگے پھینک دیں گے جو دیکھتے ہی دیکھتے اس کی تکا بوٹی کر کے نگل جائیں گے۔ ناگ کے دماغ میں کوئی ایسی ترکیب نہیں آ رہی تھی۔ وہ ساری رات یہی سوچتا رہا۔ بھیلنی لڑکی دھومی سو گئی تھی۔ ناگ نے ایک بار جھونپڑی کے باہر نکل کر دیکھا۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ رات خاموش اور سنسان تھی۔ ناگ نے کئی بار سوچا کہ وہ عقاب بن کر اڑ جائے۔ مگر جب اسے یہ خیال آتا کہ وہ چلا گیا تو قبیلے والے اپنی رسم کے مطابق اس بے چاری لڑکی کو مگرمچھوں کے غار میں ڈال دیں گے تو وہ وہیں رک جاتا۔ جیسے کوئی اس کے پاؤں جکڑ لیتا اور اس کا دل کہتا کہ ناگ یہ ظلم مت کرنا آخر اس لڑکی بے چاری کا کیا قصور ہے کہ اسے ناگ کی خاطر موت کے منہ میں ڈال دیا جائے۔

ناگ نے ساری رات بے چینی میں گزار دی۔ صبح اٹھا تو قبیلے والوں نے اس کی زبردست آؤ بھگت کی۔ اس کی اور بھیلنی لڑکی دھومی کی دعوت کی گئی۔ بوڑھے بھیل نے ناگ سے کہا

بیٹا مت کال! اب تو اسی گاؤں میں ہمارے ساتھ رہ لے یہاں تمہیں ہم زمین کا ایک ٹکڑا دے

دیں گے۔ ساری زندگی اپنی بیوی دھومی کے ساتھ آرام سے بسر کرنا۔ اور تمہارے پاس تو سانپ کا منتر بھی ہے تم سانپوں کا کاروبار بھی شروع کر سکتے ہو۔ بہت پیسے بنا لو گے۔

ناگ دل میں سوچ رہا تھا کہ وہ یہاں کیسے رہ سکتا ہے۔ بھلا؟ اسے تو ماریا کو ہیبرے کی بدروح سے نجات دلانا ہے۔ پھر عنبر کیٹی اور تھیو سانگ سے جا کر ملنا ہے اور اپنے کبھی نہ ختم ہونے والے سفر پر روانہ ہو جانا ہے۔ ناگ نے لڑکی دھومی کی بات کی پرکھ کرنے کے لئے بوڑھے بھیل سے پوچھا کہ جب کسی کی اس طریقے سے شادی ہوتی ہے تو اگر خاوند اپنی بیوی کو چھوڑ جائے تو پھر کیا ہوتا ہے؟ بوڑھے بھیل کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس نے کہا

بیٹا مت کال! ہمارے قبیلے میں جب اس طرح مقابلے کی شادی ہوتی ہے اور کوئی منگیتر لڑکی اپنے منگیتر سے چھوٹ کر دوسرے۔ جیتنے والے نوجوان سے شادی کر لیتی ہے تو پھر اس کی زندگی اسی نوجوان کے ساتھ بسر ہوتی بہت ضروری ہے۔ اگر اس کا خاوند اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے تو ہم قبیلے کی رسم کے مطابق اس لڑکی کو مگرمچھوں کے غار میں پھینک دیتے ہیں جہاں بھوکے مگرمچھ اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوراً کھا جاتے ہیں

ناگ خاموش ہوگیا۔ بوڑھے بھیل نے کہا

بیٹا مت کال! کہیں تم بھی اس طرح تو نہیں سوچتے؟

ایسا ہرگز مت سوچنا۔ اگر تم دھومی کو چھوڑ کر چلے گئے تو ہم تمہارا پیچھا تو نہیں کریں گے لیکن دھومی کو ضرور نگرمچھوں کے غار میں پھینک دیں گے۔

ناگ کو یقین ہوگیا کہ دھومی غلط نہیں کہہ رہی تھی اور یہ جنگلی لوگ اس کے جانے کے بعد لڑکی دھومی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس نے بوڑھے بھیل سے کہا

نہیں بابا۔ میں ایسا کیسے سوچ سکتا ہوں۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

جوں جوں وقت گزر رہا تھا ناگ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے بہت جلد کملانگر پہنچ کر مندر کی دیوداسی چندریکا سے وہ منتر پوچھنا تھا جس کی مدد سے وہ ماریا کو سپیرے کی بدروح سے آزاد کرا سکتا۔ اسے ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ سپیرے کی بدروح کہاں ہے؟ اتنا اسے یقین تھا کہ وہ اس کے پیچھے لگی ہوگی کیونکہ وہ ناگ سے اپنی موت کا بدلہ لینا چاہتی ہے۔ مشکل یہ آن پڑی تھی کہ اگر وہ وہاں بھیلنی لڑکی کو جو اب قبیلے کی رسم کے مطابق اس کی بیوی بن گئی تھی ۔

پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ مار دی جاتی ہے اور اگر ساتھ لے کر چلتا ہے تو اسے کہاں ساتھ لئے لئے پھرے گا وہ اس کے ساتھ کہاں تک چل سکے گی۔ کئی بار ناگ کو عقاب بن کر اڑنا پڑے گا۔ کئی بار سانپ بن کر جنگل میں رینگنا پڑے گا۔ تب وہ دھومی کو کہاں رکھے گا؟

آخر ناگ کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔ اس نے بوڑھے بھیل اور دھومی کی ماں سے کہا کہ میں کچھ دنوں کے لئے کملانگر جاتا ہوں۔ دھومی کو اپنے پاس رکھیں۔ دو ایک ماہ بعد واپس آؤں گا اور پھر دھومی کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ دھومی بھی اس کے ساتھ ہی جائے گی۔ اگر وہ اسے پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو گاؤں والے اسے نگرمچھوں کے غار میں ضرور پھینک دیں گے۔ کیونکہ مقابلے کی شادی جب ہوتی ہے تو خاوند کم ازکم پہلے پانچ برس اپنی بیوی سے ہرگز جدا نہیں ہوسکتا۔ نہ بیوی اس سے الگ ہوسکتی ہے اب تو ناگ نے ہتھیار ڈال دیئے اور بولا۔

ٹھیک ہے میں پھر دھومی کو بھی اپنے ساتھ ہی لئے چلتا ہوں۔

جب بھیلنی لڑکی دھومی کو پتہ چلا کہ اس کا خاوند ناگ اسے اپنے ساتھ کملانگر لئے جا رہا ہے تو وہ بڑی خوش ہوئی کہ اس کے خاوند نے اس کی عزت رکھ لی اور اسے موت کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حوالے نہیں کیا ۔ ورنہ وہ فرار ہو کر بھی جا سکتا تھا ۔ وہ ناگ کے قدموں پر گر پڑی اور آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی ۔

میرے دیوتا! میرے پتی دیو! آپ نے میری جان بچائی ہے اور عزت بھی ..... میں آپ کی ساری زندگی خدمت کروں گی ۔ آپ جہاں لے جائیں گے میں جاؤں گی ۔ جو روکھی سوکھی کھانے کو دیں گے کھا لوں گی جو پہنائیں گے شوق سے پہن لوں گی ۔

ناگ کے سر پر ابھی تھوڑے تھوڑے بال ہی اُگے تھے ۔ پھر بھی اس کا جی چاہا کہ اپنے بال نوچ لے ۔ یہ بھیلنی لڑکی دھومی تو اس کے ساتھ چپکا دی گئی تھی یہ حالات اور واقعات کی ستم ظریفی تھی ۔ وہ کیا کہہ سکتا تھا بولا ۔

ٹھیک ہے دھومی! تم میرے ساتھ ہی جاؤ گی ۔

تبیلے والوں نے ناگ اور دھومی کو بڑی گرمجوشی سے الوداع کیا ۔ دونوں کو گھوڑوں پر سوار کرا کر ساتھ کھانے پینے کی چیزیں باندھ دیں ۔ ناگ نے دھومی کو ساتھ لیا اور تبیلے والوں سے جدا ہو کر جنگل میں اس چھوٹے سے راستے پر چل پڑا جو ایک قریبی شہر کو جاتا تھا ۔ پروگرام یہ تھا کہ وہاں سے وہ ایک قافلے کو پکڑیں گے اور اس کے ساتھ جنوبی شہر کملا نگر کی طرف روانہ ہو جائیں گے ۔ مگر اس طرح ناگ کو چار مہینے سفر میں

ہی لگ جاتے جو وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا ۔ بھلا جو شخص ہوا میں اڑ کر ایک ہی دن میں کملا نگر پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ کیسے ایک قافلے کے ساتھ دو مہینوں تک چلتا رہتا مگر ناگ اس لڑکی دھومی پر اپنی خفیہ طاقت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

سارا دن وہ جنگل میں سفر کرتے رہے ۔ راستے میں انہوں نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا ۔ گھوڑوں کو بھی پانی پلایا ۔ رات کو ایک چھوٹا سا شہر آگیا جو ایک چھوٹے سے دریا کے کنارے آباد تھا ۔ یہاں وہ ایک سرائے میں اترے چھوٹی سی کوٹھڑی انہیں مل گئی ۔ ناگ کو چلتے وقت بوڑھے بھیل نے کچھ سکے دے دیئے تھے جو اس کے کام آئے ۔ بھیلنی لڑکی دھومی اگرچہ جنگلی تبیلے سے تعلق رکھتی تھی مگر بے حد خوبصورت تھی ۔ اس کی شکل پر بڑی معصومیت تھی جو کوئی دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا تھا ۔ سرائے میں انہوں نے رات گزاری ۔ دن ہوا تو دھومی دریا پر روز کی طرح نہانے چلی گئی اپنے گھر میں بھی وہ ہر روز صبح ندی پر نہانے جایا کرتی تھی ۔ ناگ بھی گھوڑوں کو لے کر پانی پلانے اس کے ساتھ چل پڑا ۔

دھومی ایک جگہ دریا کے کنارے جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھ کر نہانے لگی ۔ ناگ تھوڑے فاصلے پر گھوڑوں کو پانی پلانے لگا ۔ دو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غنڈے صبح ہی سے دھومی کے پیچھے لگے تھے۔ دھومی ایسی خوبصورت لڑکی کو اغوا کرکے وہ کسی راجہ کے محل میں فروخت کرنا چاہتے تھے۔ انہیں بڑے انعام اکرام ملنے کی امید تھی۔ چنانچہ جب دھومی نہانے کے لئے دریا کی طرف چلی تو دونوں غنڈے بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے تھے۔ ناگ گھوڑوں کو پانی پلا رہا تھا کہ اچانک اسے دھومی کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ وہ گھوڑوں کو وہیں چھوڑ کر دھومی کی مدد کو بھاگا۔ جھاڑیوں کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ غنڈوں نے دھومی کو پکڑ رکھا تھا۔ ایک نے تیز دھار خنجر دھومی کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔ دوسرے نے نیزہ تان رکھا تھا ناگ کو دیکھتے ہی ایک غنڈہ بولا۔

اگر تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو ہم تیری بیوی کی جان سے مار ڈالیں گے۔ چپکے سے واپس چلا جا۔

ناگ بھلا واپس جانے والا کب تھا۔ مگر دھومی کی زندگی بھی خطرے میں تھی۔ اگر وہ ذرا سی بھی غلطی کرتا ہے تو غنڈے واقعی دھومی کو ہلاک کر سکتے تھے۔ ناگ وہیں رک گیا۔ اس نے کہا۔

بھائیو! تم نے میری بیوی کو کیوں پکڑ رکھا ہے؟

غنڈے نے قہقہہ لگایا اور ساتھی سے کہنے لگا۔

ارے بھلوا! اس بدھو کو سمجھاؤ کہ ہم نے اس کی سندر بیوی کو کیوں پکڑا ہے

دوسرے غنڈے نے نیزے کی نوک ناگ کی طرف کی اور بولا۔

ارے بدھو کے باوا تیری بیوی سندر ہے ہم اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ ہم اس کے ساتھ شادی رچائیں گے۔

اور دونوں قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔ وہاں دریا پر اور کوئی نہیں تھا۔ آس پاس کا سارا علاقہ ویران تھا۔ کہیں کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا۔ دھومی بے چاری کی بری حالت ہو رہی تھی خوف سے اس کی آنکھیں باہر نکل آئی تھیں۔ خنجر کی نوک اس کے نزدیک گلے میں چبھ رہی تھی اس کے حلق سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ یہاں چالاکی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا

اچھا بھائیو! میری طرف سے تمہیں اجازت ہے تم میری بیوی کو لے جاؤ۔ میں کچھ نہیں کہوں گا۔

اس پر غنڈے بہت خوش ہوئے مگر دھومی نے چیخ کر کہا

مت کال! تو بزدل ہے۔ بے غیرت ہے۔ کاش میں تیرے سے بیاہ نہ کرتی۔

اور غنڈے اسے کھینچتے ہوئے جنگل کی طرف لے گئے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگرمچھوں کا غار

بھیلنی لڑکی دھوبی چیخ رہی تھی۔ چلا رہی تھی۔

وہ بار بار ناگ کو بزدل کہہ رہی تھی۔ اسے ناگ کی طاقت کا ابھی علم نہیں تھا۔ ناگ نے ایک سیکنڈ کے اندر اندر گہرے سیاہ رنگ کے انتہائی زہریلے کوبرا سانپ کا روپ بدلا۔ اور غضبناک ہو کر غنڈوں کے پیچھے جنگل کی طرف چلا۔ وہ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ جنگل کے درختوں میں اس جگہ آ گیا۔ جہاں اس نے دیکھا کہ غنڈوں نے دھوبی کو زمین پر لیٹا رکھا تھا اور اس کے منہ میں ایک غنڈہ کپڑا ٹھونس رہا تھا اور دوسرا اس کے ہاتھ پیچھے باندھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایک غنڈے نے اپنے پیچھے سانپ کی پھنکار کی آواز سنی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا ہی تھا کہ سانپ نے اسے ڈس دیا۔ دوسرے غنڈے نے خنجر سے سانپ پر وار کیا۔ ناگ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور پھر چھلانگ لگائی اور دوسرے

ڈے کی گردن کو جکڑ کر اس کے منہ پر ڈس کر اپنا باقی زہر
ی کے خون میں شامل کر دیا۔ ناگ کسی کو غضبناک ہو کر کاٹے
وہ بچ جائے؟ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پہلا غنڈہ تو
لاش میں بدل گیا تھا۔ دوسرے غنڈے کا بھی ایک
ڈ کے اندر اندر یہی حال ہو گیا۔ وہ بھی نیلا پڑ گیا۔ دونوں
ڈوں کی لاشوں کا گوشت پانی بن کر بہنے لگا۔ ایسے لوگوں
کی سزا ہونی چاہیئے تھی۔ دھوبی زمین پر لیٹی تھر تھر کانپتے
ے گہرے کالے سانپ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ اب اس
کی ہے اب سانپ اسے ڈس دے گا۔

لیکن ناگ بھلا ایسا کیوں کرتا۔ ناگ وہاں سے دور جا کر
اپنی انسانی شکل بدل سکتا تھا مگر اس طرح سے دھوبی کے
ے یہ خیال کبھی نہیں جا سکتا تھا کہ ناگ بزدل ہے۔
س نے اسے غنڈوں کے چنگل سے نہیں بچایا۔ چنانچہ
نے وہیں سانپ سے انسان کی شکل اختیار کر لی۔ دھوبی
سانپ کو اپنے خاوند کی شکل میں بدلتے دیکھا تو اس کا
زرد ہو گیا۔ ہونٹ خشک ہو گئے وہ سمجھ گئی کہ اس
اوند کوئی دیوتا ہے آکاش کا کوئی اوتار ہے۔ جلدی سے
ناگ کے قدموں پر گر پڑی اور اس کے پاؤں
بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے دیوتا! مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمہیں بزدل کہا بے غیرت کہا تم بزدل اور بے غیرت نہیں تم تو آکاش کے دیوتا ہو۔ مجھے معاف کر دو۔

ناگ نے دھومی کو کاندھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور کہا۔

دھومی! میں تمہیں اپنا اصلی روپ نہیں دکھانا چاہتا تھا۔ لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا۔ اگر تم مجھے بزدل ہونے کا طعنہ نہ دیتیں تو میں تمہیں اپنا اصلی روپ کبھی نہ دکھاتا۔ اب جبکہ تم نے میرا اصلی روپ دیکھ لیا ہے تو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا اصلی نام ناگ ہے اور میں ناگ دیوتا ہوں۔ اس دھرتی اور سمندر کے سارے سانپ میرے غلام ہیں میں ان کا دیوتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تمہارے قبیلے کے گھڑے میں بند مہاشیر ناگ نے مجھے نہیں کاٹا تھا۔ میں جس شکل میں چاہوں آ سکتا ہوں۔ جو روپ چاہے اختیار کر سکتا ہوں۔ ویسے جس شکل میں تم مجھے دیکھ رہی ہو اور جس شکل میں، میں تمہارے گاؤں میں آیا تھا یہ میری اصلی انسانی شکل ہے۔

دھومی تو ناگ کے قدموں میں بچھ گئی۔ عقیدت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور جسم لرز رہا تھا۔ ناگ نے اسے تسلی دی اور کہا

میں اگر چاہتا تو تمہیں تمہارے گاؤں میں چھوڑ کر آ سکتا تھا مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے بعد قبیلے والے تمہیں مگرمچھوں کے غار میں پھینک دیں۔ اس لئے تمہیں ساتھ لے آیا۔ مجھے شادی کی ضرورت نہیں۔ مگر تمہاری زندگی کی خاطر مجھے ایسا کرنا پڑا۔ اب تم کو بتاتا ہوں کہ میری ایک بہن بھی ہے جس کا نام ماریا ہے۔ جس پر ایک سپیرے کی بدروح نے طلسم کر کے اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ میں اسے سپیرے کی بدروح سے نجات دلانے کے سلسلے میں کملانگر جا رہا ہوں۔ وہاں کملانگر کے مندر کی ایک دیوداسی چندریکا ہے اسے سپیرے کی بدروح کا توڑ معلوم ہے۔ تم میرے ساتھ رہو گی۔ مگر ایک وعدہ کرو کہ تم میری خفیہ طاقت کے بارے میں میری اجازت کے بغیر کسی سے کوئی بات نہیں کرو گی۔

[illegible]ی نے ہاتھ باندھ کر کہا

میرے دیوتا! میں کبھی اپنی زبان نہیں کھولوں گی میں تو تمہاری غلام ہوں تم جیسا کہو گے ویسے ہی کروں گی۔ میری بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ تمہاری بہن ماریا پر سے سپیرے کی بدروح کا جادو ٹوٹ جائے۔

[illegible] نے دھومی کو ساتھ لیتے ہوئے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آؤ اب اپنے سفر پر روانہ ہوتے ہیں

دھوبی نے کہا۔

ہمارے گھوڑے کہاں ہیں میرے دیوتا؟

ناگ نے مسکرا کر کہا

اب ہمیں گھوڑوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہوا میں اڑ کر کملانگر جائیں گے۔

دھوبی نے سر جھکا دیا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کا پتی ناگ دیوتا ہے اور وہ ہوا میں بھی اڑ سکتا ہے۔ ناگ اسے لے کر جنگل کے باہر دریا کنارے ایک ویران جگہ پر آ گیا۔ اس نے دھوبی سے کہا

میں ایک بڑے راج ہنس کی شکل اختیار کرنے لگا ہوں تم میری گردن پر سوار ہو جانا۔ خبردار ڈرنا بالکل نہیں۔ تم اگر نیچے پھسل بھی پڑیں تو میں تمہیں اچک لوں گا کیا تم تیار ہو؟

ہاں میرے دیوتا۔ دھوبی نے سر ہلا کر کہا

بھیلنی لڑکی دھوبی حیران نظروں سے ناگ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ناگ نے سانس اندر کو کھینچا اور دوسرے لمحے اس کی جگہ زمین پر ایک بہت بڑا سفید رنگ کا راج ہنس موجود تھا۔ راج ہنس نے دھوبی کی

طرف دیکھا اور اسے ناگ کی آواز آئی۔

دھوبی! میری گردن پر جم کر بیٹھ جاؤ

دھوبی کچھ ہچکچاتے ہوئے راج ہنس یعنی ناگ کی گردن پر سوار ہو گئی ناگ نے کہا

میری گردن سے چمٹ جاؤ میں اڑنے لگا ہوں۔

دھوبی نے ایسا ہی کیا وہ ناگ کی یعنی راج ہنس کی گردن سے چمٹ گئی۔ ناگ تھوڑا سا دوڑا۔ پھر اس نے اپنے ہوائی جہاز ایسے پر پھیلا کر پھڑ پھڑائے اور زمین سے اڑان بھر کر فضا میں بلند ہونے لگا۔ دھوبی نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگی کہ اس کے نیچے کھیت اور درخت چھوٹے چھوٹے لگ رہے تھے۔ راج ہنس تیزی سے بادلوں کو چیرتا ہوا اڑتا چلا جا رہا تھا۔

ناگ نے دھوبی سے کہا

دھوبی! گھبرانا نہیں۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔

دھوبی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔ راج ہنس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ نیچے جنگل دریا پہاڑ اور ویران میدان بڑی تیز رفتاری سے گزر رہے تھے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گاؤں بھی آئے جو پیچھے گزر گئے۔ آخر دور دن کی روشنی میں ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہر کی آبادی دکھائی دی۔ اس آبادی میں کہیں کہیں مندروں کے اونچے اونچے کلس دھوپ میں چمک رہے تھے ناگ نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہی کملانگر کا شہر ہے۔ دھومی! تم ہوش میں ہو ناں؟

ہوں۔ بڑی مشکل سے دھومی نے کہا

ناگ سمجھ گیا کہ دھومی ڈری ہوئی ہے۔ اس نے نیچے آنا شروع کر دیا۔ دھومی ابھی تک راج ہنس کی گردن سے چمٹی ہوئی تھی۔ راج ہنس غوطہ لگا کر نیچے اور نیچے آگیا۔ یہاں تک کہ وہ شہر کی دیوار کے قریب ہی زمین پر اتر گیا۔ راج ہنس کے پاؤں زمین پر لگے تو دھومی کی جان میں جان آئی۔ وہ جلدی سے راج ہنس کی گردن سے نیچے کود گئی۔ ناگ نے فوراً انسانی شکل بدل لی اور کہا

دھومی! یہاں ایک مندر ہے۔ جہاں چندریکا نام کی ایک دیوداسی ہے۔ مجھے اس دیوداسی کی تلاش ہے۔ دھومی کہنے لگی۔

میرے دیوتا! یہ تو شہر میں داخل ہو کر ہی معلوم ہو سکے گا۔

ناگ نے دھومی کو ساتھ لیا اور شہر میں داخل ہو گیا۔ اس کا اندا

غلط نہیں تھا یہی کملانگر کا شہر تھا۔ شہر کے بازاروں میں ہاتھی، پالکیاں، گاڑیاں اور گھوڑے چل پھر رہے تھے دکانیں مال سے سجی ہوئی تھیں۔ لوگ خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ ناگ چلتے چلتے ایک چھوٹے سے مندر میں آگیا۔ اس نے دھومی کو مندر کے ستون کے پاس بیٹھنے کو کہا اور خود ایک پجاری کے پاس آگیا۔ ناگ نے پجاری سے پوچھا کہ یہاں مندروں میں دیوداسیاں ہوتی ہیں یا نہیں؟ پجاری نے عجیب نظروں سے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا۔

تم کیوں دیوداسیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ ناگ نے کہا۔

دراصل میری ایک رشتے دار لڑکی یہاں کسی مندر میں دیوداسی ہو گئی ہے میں اس سے ملنے آیا ہوں مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس مندر میں رہتی ہے۔

پجاری بولا۔

یہاں کل سات مندر ہیں۔ ان میں سے کسی بھی مندر میں کوئی دیوداسی نہیں ہے۔ راجہ کے حکم سے مندروں میں دیوداسیوں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ دیوداسی بننا یہاں جرم ہے۔ تمہاری رشتے دار لڑکی اس شہر میں نہیں ہو سکتی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ تو الجھن میں پڑ گیا کہ مالتگنی ناگن نے تو کہا تھا کہ چندریکا نام کی دیوداسی اسے کملانگر کے ایک مندر میں ملے گی اور ناگ ناگنیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ ناگ دھومی کو لے کر مندر سے باہر آگیا۔ اس نے دھومی سے مشورہ کیا تو اس نے کہا

میرے دیوتا! آپ کی بجائے میں کسی مندر میں جا کر دیوداسی کا پتہ کرتی ہوں۔ میں عورت ہوں چندریکا کا سراغ لگا سکوں گی۔

ناگ اسے بھیجنا نہیں چاہتا تھا مگر دھومی نے کہا کہ وہ ضرور جائے گی۔ ناگ ایک چھوٹے تالاب کے کنارے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ اس نے دھومی سے کہا کہ وہ اسی جگہ واپس آئے۔ دھومی ناگ دیوتا کے پاؤں چھو کر اس کا اشیرباد لے کر چلی گئی۔ وہ شہر کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی تھی کہ اسے دور درختوں کے جھنڈ میں ایک پرانا مندر دکھائی دیا۔ دھومی اس مندر کی شکستہ سیڑھیاں چڑھ کر مندر کے دالان میں آگئی۔ یہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ دالان میں آگے گئی تو دیکھا کہ ایک کوٹھڑی میں وشنو کی مورتی رکھی ہے مگر پجاری کوئی بھی نہیں ہے۔ دھومی کوٹھڑی سے باہر نکلی تو ایک طرف سے پجاری کو آتے دیکھا۔ پجاری نے ایک اجنبی لڑکی کو دیکھا تو وہ قریب آگیا۔ بولا۔

تم کون ہو لڑکی؟ کیا پوجا کرنے آئی ہو؟

دھومی نے کہا

مہاراج! میں اس شہر میں نئی نئی آئی ہوں۔ میں سیر کرتی اس مندر میں پوجا کرنے آگئی تھی۔

پجاری بولا۔

تو آؤ میں تمہیں پوجا کروا دیتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ

دھومی پجاری کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی۔ وہیں رکی رہی۔ اور پوچھا

مہاراج کیا اس مندر میں کوئی دیوداسی نہیں ہے؟ مجھے دیوداسیوں کو دیکھنے کا بہت شوق ہے

پجاری بولا۔

کیوں نہیں۔ ہمارے مندر میں دو دیوداسیاں ہیں آؤ۔ پہلے میں تمہیں ان دیوداسیوں سے ملاتا ہوں۔

دھومی نے سوچا کر چلو چل کر مل لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ ان میں کوئی چندریکا دیوداسی بھی ہو۔ پجاری دھومی کو لے کر ایک کوٹھڑی کی سیڑھیاں اترنے لگا دھومی نیچے جاتے ہوئے ذرا ہچکچائی تو پجاری مسکرا کر بولا۔

آؤ نیچے آؤ۔ دیوداسیاں نیچے آرام کر رہی ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ آجاؤ۔ گھبراؤ نہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھومی پجاری کے ساتھ سیڑھیاں اتر کر نیچے گئی تو دیکھا کہ وہاں ایک نیم روشن تنگ سا راستہ بنا ہوا ہے۔ وہ کچھ گھبرائی پجاری بولا۔

دیوداسیاں وہ سامنے والی کوٹھڑی میں ہیں۔

اس نے ایک اندھیری کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا اور اندر چلا گیا۔ دھومی بھی اس کے پیچھے چلی۔ مگر دروازے میں رک گئی۔ اسے کوٹھڑی میں پجاری کا سایہ سا نظر آرہا تھا۔ کیونکہ کوٹھڑی میں اندھیرا تھا۔ ایک دم سے دھومی نے محسوس کیا کہ وہاں اس کے لئے خطرہ ہے۔ وہ باہر بھاگنے ہی لگی تھی کہ پجاری نے اچھل کر اسے دبوچ لیا اور اسے گھسیٹ کر کوٹھڑی میں لے گیا۔

دھومی نے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر ہٹے کٹے پجاری کے آگے اس کی ایک نہ چلی۔ پجاری نے دھومی کے منہ پر کپڑا باندھ دیا اور اس کے پاؤں میں رسی ڈال کر اسے کوٹھڑی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر کوٹھڑی کا دروازہ بند کرکے باہر تالا لگایا اور چلا گیا۔

ناگ کو جب تالاب کے کنارے بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور دھومی واپس نہ آئی تو اسے کچھ تشویش ہوئی کہ دھومی ایک ناسمجھ لڑکی ہے کہیں کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہو۔

وہ اٹھا اور جدھر دھومی گئی تھی اس طرف چل پڑا۔ وہ بھی شہر کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا اسی مندر والے درختوں کے جھنڈ کے پاس جا پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ایک ویران مندر ہے جس کی سیڑھیاں شکستہ ہیں اور وہاں کوئی انسان نظر نہیں آرہا۔ دالان خالی پڑا تھا۔ کوٹھڑی میں ویشنو کی مورتی رکھی تھی مگر پوجا کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ ناگ واپس جانے ہی لگا تھا کہ اسے وہی پجاری نظر آیا جس نے دھومی کو اغواء کیا تھا۔ ناگ اس کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ یہ مندر ویران کیوں ہے؟ کیا یہاں کبھی کوئی پوجا کرنے نہیں آیا؟

پجاری نے کہا۔

کیوں نہیں۔ پوجا کرنے والے صبح اور شام کے وقت آتے ہیں۔ دوپہر کے وقت کوئی نہیں آتا۔ مگر تم مجھے اجنبی لگتے ہو۔

ناگ نے کہا

میں اپنی بیوی کے ساتھ اس شہر کی سیر کو آیا تھا کہ میری بیوی اکیلی مندر کی یاترا کرتے نکل گئی ابھی تک واپس نہیں آئی۔ کیا تم نے اسے تو نہیں دیکھا۔

ناگ نے پجاری کو دھومی کا حلیہ بتایا۔ پجاری نے سر نفی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ہلاتے ہوئے کہا

نہیں بھائی ۔ اس شکل کی عورت یہاں نہیں آئی۔

یہ کہہ کر پجاری مورتی والی کوٹھڑی میں چلا گیا اور مورتی کے آگے ادب سے بیٹھ گیا ناگ کو کچھ شک سا ہوا۔ وہ مندر سے نکل کر درختوں کے جھنڈ میں آگیا۔ اس نے ایک جگہ درخت کی اوٹ میں کھڑے ہو کر سانپ کی بولی میں اس علاقے کے کسی سانپ کو آواز دی۔ ایک کالا پھنیئر سانپ ناریل کے تنے کے اندر سے نکل کر ناگ کے سامنے آکر جھک کر بولا۔

میں حاضر ہوں ناگ دیوتا۔

ناگ نے اسے کہا

اس مندر میں جاکر دیکھو کہ کوئی عورت تو یہاں کسی کوٹھڑی میں قیدی نہیں ہے۔

جو حکم ناگ دیوتا

یہ کہہ کر پھنیئر سانپ مندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ ناگ وہیں درختوں کے پاس بیٹھ کر سانپ کی واپسی کا انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر بعد پھنیئر سانپ واپس آگیا اور اس نے بتایا کہ میں نے مندر کے نیچے سارے تہہ خانے دیکھے ہیں اوپر کی چاروں کوٹھڑیاں بھی دیکھ لی ہیں وہاں کوئی عورت نہیں ہے پجاری بھی وہاں کوئی نہیں ہے۔ ناگ کا ماتھا ٹھنکا۔

ہو نہ ہو۔ یہ بدمعاش پجاری دھومی کو لے کر کہیں چلا گیا ہے ناگ نے سانپ سے پوچھا

کیا یہاں کوئی ایسا مندر بھی ہے۔ جہاں دیوداسیاں رقص کرتی ہوں؟

سانپ نے کہا۔

عظیم ناگ دیوتا! میں نے کسی مندر میں یہاں کوئی دیوداسی نہیں دیکھی۔ کیونکہ راجہ کے حکم سے یہاں کے کسی مندر میں دیوداسی رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی دیوداسی رقص نہیں کر سکتی۔

ناگ کو بڑی الجھن ہوئی کہ یہ کیا چکر ہے۔ دھومی بھی غائب ہو گئی ہے اور مالنگنی ناگن نے بھی کملا نگر کے مندر کا ہی پتہ بتایا تھا کہ اسی شہر کے کسی مندر میں اسے چندریکا دیوداسی ملے گی۔ ناگ نے سانپ کو رخصت کر دیا اور خود ویران مندر میں آگیا۔ وہاں اب وہ پجاری بھی نہیں تھا۔ ناگ نیچے تہہ خانے میں آگیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کوٹھڑی میں ستون کے ساتھ رسی پڑی تھی۔ صاف لگتا ہے کہ یہاں کسی کو باندھا گیا تھا اور اب کوئی کھول کر لے گیا ہے۔ ناگ جلدی سے باہر آگیا اس نے مندر کی چھت پر چڑھ کر دیکھا دور ندی کے پار اسے ایک ٹیلے کے نیچے ایک اور مندر کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کلس دکھائی دیا اس نے سوچا کہ اس مندر میں چل کر دھوبی کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اسی مصیبت سے بچنے کے لئے وہ دھوبی کو ساتھ لانا نہیں چاہتا تھا۔

ناگ عقاب کی شکل میں مندر کی چھت سے اڑا اور سیدھا ٹیلے والے مندر کے پاس ایک درخت کی شاخوں میں آکر بیٹھ گیا وہ دیر تک وہاں بیٹھا مندر کا جائزہ لیتا رہا۔ یہ مندر بھی ویران تھا۔ سنسان تھا۔ نہ کوئی پجاری نظر آرہا تھا اور نہ ہی پوجا کرنے والی کوئی عورت یا مرد دکھائی دیتا تھا۔ ناگ نے عقاب ہی کی شکل میں مندر کے صحن کا ایک چکر لگایا۔ صحن خالی تھا۔ ایک کوٹھڑی میں کسی دیوتا کی پرانی مورتی رکھی تھی۔ نیچے کوئی زینہ نہیں جاتا تھا۔ ناگ ناامید ہوکر واپس جانے لگا تو اچانک اس کی نظر فرش پر پڑی۔ وہاں کوئی چیز چمک رہی تھی۔

ناگ تیزی سے نیچے آگیا۔ فرش پر ایک چاندی کی بالی پڑی تھی۔ ناگ چونک پڑا۔ یہ دھوبی کے کان کی بالی تھی۔ شاید اس نے جاتے جاتے ناگ کے سراغ کے لئے یہ بالی وہاں پھینک دی تھی۔ ناگ نے انسان کی شکل بدلی اور بالی کو اٹھا کر غور سے دیکھا۔ یہ دھوبی کی ہی بالی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ دھوبی اس مندر میں کسی

جگہ موجود ہے اور یہاں ضرور اسے اغواء کر کے لایا گیا ہے۔ ناگ نے مندر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ کوئی سیڑھی بھی نیچے نہیں جاتی تھی۔ تین کوٹھڑیاں تھیں جو خالی پڑی تھیں۔ ناگ نے سوچا کہ یہاں کچھ دیر بیٹھ کر انتظار کرنا چاہیئے۔ ہوسکتا ہے۔ وہی پجاری کسی طرف سے نکل آئے جس نے دھوبی کو اغواء کیا ہے۔ وہ عقاب بن کر اڑا اور مندر کی منڈھیر پر ایک برجی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ دن ڈھلتا چلا گیا۔ پھر رات ہوگئی۔ چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ خاموشی اس قدر گہری ہوگئی کہ جیسے وہاں موت کا پہرہ لگا ہوا ہو۔

ناگ نے ہمت نہ ہاری اور مندر کی منڈھیر پر برجی کے پیچھے چھپا بیٹھا رہا۔ جب کافی رات گزر گئی تو ناگ کو ایک طرف سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے آدمی چلے آرہے ہوں۔ اس نے اپنی آنکھیں درختوں کی طرف گاڑ دیں اندھیرے میں اس کی آنکھیں ایک ایک شے کو دیکھ سکتی تھیں کیا دیکھتا ہے کہ درختوں کے پیچھے سے چار آدمی نکلے۔ ایک آدمی نے اپنے کاندھے پر تھیلا اٹھا رکھا تھا۔ جب وہ مندر کے دالان میں آئے تو ناگ نے پجاری کو پہچان لیا۔ یہ وہی پجاری تھا جس نے ناگ سے کہا تھا کہ یہاں کوئی عورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں آئی اس نے دھومی کو اغوا کیا تھا ۔

یہ چاروں آدمی مندر کی ایک کوٹھڑی میں داخل ہو گئے اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا ۔ ناگ تیزی سے اڑان بھر کر دالان میں اتر آیا ۔ یہاں آتے ہی اس نے سانپ کا روپ اختیار کر لیا اور رینگتا ہوا کوٹھڑی کی طرف گیا کوٹھڑی کا دروازہ اندر سے بند تھا ۔ اس میں کوئی درز بھی نہیں تھی ناگ نے دوسری طرف سے آواز سننے کی کوشش کی کوٹھڑی کے اندر سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی ۔ ناگ نے دیکھا کہ کوٹھڑی کے اندر سے ایک نالی باہر آ رہی تھی ۔ شاید یہ پانی کے نکاس کے لئے بنائی گئی تھی ۔ ناگ اس میں سے کوٹھڑی کے اندر داخل ہو گیا ۔ کوٹھڑی بالکل خالی تھی ۔ وہ چاروں آدمی وہاں نہیں تھے ۔ ظاہر ہے وہ کسی خفیہ جگہ سے نیچے کسی تہہ خانے میں اُتر گئے ہوں گے ۔ ناگ نے اس خفیہ جگہ کی تلاش شروع کر دی ۔ بہت جلد اسے ایک جگہ فرش کے پتھر کی بڑی سِل ذرا سی اُوپر کو اُٹھی ہوئی نظر آ گئی ۔ ناگ سِل کے نیچے سے اندر داخل ہو گیا ۔ دوسری طرف لکڑی کا ایک زینہ نیچے جا رہا تھا ۔ ناگ زینے پر رینگتا ہوا ایک اندھیری سُرنگ میں آ گیا ۔

یہاں پہلی بار اسے انسانی آواز سنائی دی کوئی کہہ

رہا تھا ۔

میں اس لڑکی کے عوض سونے کی دس مہروں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا ۔ یہ ایک دیہاتی لڑکی ہے ۔

دوسری آواز آئی یہ پجاری کی آواز تھی ۔

دیہاتی ہے مگر نوجوان اور خوبصورت بھی تو ہے میں ایک سو مہروں سے کم نہیں لوں گا ۔

اس کے ساتھ ہی ناگ کو ایسی آواز آئی جیسے کسی کا منہ کپڑے سے باندھ دیا گیا ہو اور وہ حلق سے غوں غوں کی آوازیں نکال رہا ہو ۔ یقیناً یہ دھومی ہی تھی ۔ ناگ کو ان غنڈوں پر سخت غصّہ آیا کہ جو دوسروں کی بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کو یوں اغوا کر کے ان کا سودا کرتے تھے اور پھر انہیں دوسرے ملک میں جا کر بیچ دیتے تھے ۔ یہ ایک ایسا گناہ تھا ۔ جسے ناگ کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا ۔ اس نے ان چاروں غنڈے بردہ فروشوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا وہ رینگتا ہوا جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں ادھر کو چل دیا ۔

قریب ہی ایک کوٹھڑی کے آدھ کھلے دروازے میں سے چراغ کی دھیمی دھیمی روشنی باہر نکل رہی تھی ۔ ناگ اس بات کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اگر وہ سانپ کی شکل میں اندر گیا تو اس کی جان کو خطرہ ہے ۔ چار آدمیوں میں سے کسی نہ کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا وار اس پر پڑ سکتا ہے۔ یہاں کسی خونخوار درندے کا روپ دھارنے کی ضرورت تھی جو ان چاروں غنڈوں کا مقابلہ کر سکے اور یہ درندہ شیر ہی ہو سکتا تھا۔ ناگ کو شیر کا روپ دھارے ایک مدت ہو گئی تھی لیکن اب یہ روپ ضروری ہو گیا تھا۔

اس نے شیر کی شکل کو اپنے دماغ میں بٹھایا اور پھر سانس اوپر کو کھینچ کر چھوڑا تو دوسرے لمحے کوٹھڑی کے باہر اندھیری سرنگ میں ایک دس فٹ لمبا بھاری بھرکم خونخوار شیر کھڑا غرا رہا تھا۔ شیر کی غراہٹ کی آواز جب کوٹھڑی میں گئی تو چاروں غنڈے بات کرتے کرتے رک گئے وہ ایک دوسرے کو تکنے لگے۔ ایک نے کہا۔

یہ شیر کی غراہٹ ہے۔

دوسرا بولا۔

یہاں شیر نہیں آ سکتا۔ اوپر تہہ خانے کے فرش پر پتھر کی سل رکھی ہے۔ شیر پتھر کی سل نہیں اٹھا سکتا۔

اب ناگ نے اپنا منہ زمین کے ساتھ لگایا اور ایک ایسی گرجدار آواز نکالی کہ کوٹھڑی میں بھگدڑ مچ گئی۔ دروازہ زور سے کھلا اور دو غنڈے باہر کو کودے شیر نے انہیں وہیں دبوچ لیا۔ باقی دو بھی باہر کو شور مچاتے بھاگے ہی تھے کہ شیر نے اچھل کر انہیں پیچھے سے دونوں کی گردنوں پر پوری طاقت سے پنجے مارے

دونوں منہ کے بل گر پڑے۔ ان چاروں کے زمین سے اٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ دو غنڈوں کی گردن کی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ دو آدمیوں کے جبڑے لٹک گئے تھے۔ پجاری بھی ان میں شامل تھا۔ شیر نے ان چاروں کی گردنیں دبا کر انہیں ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دیا اور معاشرے کو ان کی بدمعاشی سے نجات دلا دی۔

دھومی اندر چارپائی پر بندھی پڑی تھی۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ وہ شیر کو دیکھ کر کانپنے لگی۔ مگر ناگ فوراً انسان کی شکل میں آ گیا اور دھومی کے منہ سے کپڑا نکالا۔ اس کی رسی کھولی اور کہا

خدا کا شکر ہے کہ میں موقع پر پہنچ گیا۔

ناگ دھومی کو لے کر مندر کے دالان میں آ گیا۔ وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ ناگ کو اب یقین ہو گیا تھا کہ جب تک دھومی اس کے ساتھ ہے وہ دیوداسی چندریکا کو آسانی سے تلاش نہیں کر سکے گا اور اسی کی مصیبتوں میں پھنسا رہے گا۔ اس نے دھومی کو اس کے ماں باپ کے قبیلے میں واپس لے جانے کا فیصلہ کر لیا جب دھومی کو ناگ نے اپنا فیصلہ بتایا وہ رو پڑی۔

میرے دیوتا! مجھے واپس نہ بھیجئے۔ وہ مجھے مار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈالیں گے مگرمچھوں کے غار میں ڈال دیں گے۔

ناگ نے کہا

دھومی! تم کو ہمیشہ کے لئے تو وہاں نہیں رہنا۔ میں چندریکا کا سراغ لگانے کے بعد تمہیں واپس اپنے پاس بلا لوں گا۔

دھومی نے کہا

شادی کے دوسال تک میرا تمہارے ساتھ رہنا ضروری ہے اس سے پہلے مجھے میرے ماں باپ کے ہاں بھیجو گے تو قبیلے کی رسم کے مطابق مجھے مگرمچھوں کے غار میں ڈال دیا جائیگا۔

ناگ نے جھنجھلا کر کہا

ایسا کبھی نہیں کریں گے وہ۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ میں ناگ دیوتا ہوں؟ تم میرے ساتھ چلو۔ میں دیکھتا ہوں وہ کیسے تمہیں مگرمچھوں کے غار میں ڈالتے ہیں۔

دھومی کسی صورت میں بھی واپس نہیں جانا چاہتی تھی اور ناگ ہر حالت میں اسے واپس لے جانے پر تُلا ہوا تھا۔ کیونکہ دھومی کے ہوتے ہوئے وہ اپنے مشن کو جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔ آخر وہ اسے لے کر واپس اس کے قبیلے والے گاؤں کی طرف اڑ گیا۔

صبح ہو چکی تھی جب وہ دھومی کے گاؤں کے باہر ایک

گل جھاڑیوں میں اتر آیا۔ وہ راج ہنس کی شکل میں تھا۔ ناگ ے انسانی شکل بدلی اور دھومی کو لے کر اس کے گاؤں میں آ گیا۔ ومی کے ماں باپ اور گاؤں کے دوسرے لوگ دھومی اور اگ کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ بوڑھے بھیل نے ناگ ے کہا۔

مت کال بیٹا! تم واپس آگئے؟ کیا ہمارے گاؤں میں رہنے کا ارادہ ہے؟ یہ بڑی اچھی بات ہے۔

اگ نے کہا

نہیں بابا! میں دھومی کو کچھ دنوں کے لئے اس کے ماں باپ کے پاس چھوڑنے آیا ہوں۔

ہ سن کر سب لوگ سکتے میں آ گئے۔ دھومی کے ماں باپ تو رونے لگے یونکہ اس کا مطلب ان کی بیٹی دھومی کی موت کے سوا اور کچھ ہیں تھا۔ بوڑھے بھیل نے کہا۔

مت کال! کیا تم نہیں جانتے کہ ایک خاص مدت تک یہ لڑکی ہمارے ہاں اکیلی نہیں رہ سکتی۔ تمہارا ساتھ رہنا بہت ضروری ہے۔ اگر تم اسے اکیلی چھوڑ کر چلے جاؤ گے تو ہمیں قبیلے کی رسم کے مطابق اسے مگرمچھوں کے غار میں پھینک دینا ہوگا۔

ناگ کو غصہ آگیا۔ اس نے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم لوگ جنگلی ہو اور معصوم لڑکیوں کی زندگیوں سے کھیلتے ہو۔ میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ دنیا کا کوئی مگرمچھ دھوبی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔

وہاں سناٹا چھا گیا۔ یہ اس قبیلے کے مگرمچھ دیوتاؤں اور ان کی رسموں کی توہین تھی۔ آج تک کبھی کسی انسان نے مگرمچھ دیوتاؤں کے بارے میں ایسے الفاظ نہیں کہے تھے ایک نوجوان بھیل کو طیش آ گیا اس نے نیزہ ہوا میں اچھالا۔ دھوبی نے چیخ کر خبردار کیا۔

ناگ دیوتا!

جنگلی جوان کا نیزہ ناگ کی گردن کے بالکل قریب سے ہو کر زمین میں گڑ گیا۔ ناگ نے ایک بھیانک پھنکار کی آواز نکالی اور ایک بہت بڑا اژدھا بن کر اپنا چٹان ایسا پھن لہراتے ہوئے جوان کی طرف لپکا۔ مدت کال بنی ناگ کو اژدھا کے روپ میں بدلتے دیکھ کر سب پر دہشت چھا گئی۔ سب کے سب سجدے میں گر پڑے۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آ گیا اور بولا۔

میرے آگے ماتھا ٹیکنے کی ضرورت نہیں اٹھو اور میری بات غور سے سنو۔ اب تمہیں یقین آ گیا ہو گا کہ میں ٹھیک کہہ رہا تھا کہ مگرمچھ دھوبی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔

بوڑھے بھیل نے کہا

مہاراج! آپ تو دیوتا ہیں۔ مگر مہاراج! ہمیں اپنی رسم پوری کرنی ہو گی۔ نہیں تو ہمارا اگلا جنم کسی جانور کا ہو گا۔ ہم مجبور ہیں مہاراج اگر آپ دھوبی کو چھوڑ کر چلے گئے تو ہمیں اسے مگرمچھوں کے غار میں ڈالنا ہو گا۔

ناگ نے کہا

مجھے دکھاؤ مگرمچھوں کا غار کہاں ہے

بوڑھا بھیل اور دوسرے جنگلی ناگ کو لے کر گاؤں کے باہر ندی کنارے ایک چٹان کے پاس آ کر رک گئے۔ سامنے ایک غار منہ پھاڑے ہوئے تھا۔ بھیل نے کہا

مہاراج! اس غار میں ہمارے مگرمچھ دیوتا رہتے ہیں۔

ناگ بولا۔

میں غار میں جاتا ہوں۔

سب سہم گئے۔ دھوبی ایک طرف خاموش کھڑی تھی۔ اسے بھی ڈر لگا کہ کہیں ناگ کو مگرمچھ ہلاک نہ کر ڈالیں۔ مگر ناگ غار کی طرف بڑھ گیا تھا۔ غار کے منہ کے پاس گیا تو اسے اندر سے مگرمچھوں کی پھنکاروں کی بھیانک آواز سنائی دی۔ مگرمچھوں نے بھی انسان کی بو سونگھ لی تھی۔ ناگ غار میں داخل ہو گیا۔ غار کے اندر پانی اور کیچڑ ہی کیچڑ تھا۔ اس نے اندھیرے میں چار مگرمچھوں کی آنکھیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چمکتی دیکھیں۔ وہ اپنے منہ پھاڑے پھنکارتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ مگرمچھ کئی دنوں کے بھوکے تھے۔ ناگ فوراً سانپ کی شکل میں آگیا اور غار کی دیوار کے ساتھ چمٹ کر مگرمچھوں کو غور سے دیکھنے لگا۔

مگرمچھ جیسے حیران سے ہوگئے کہ ابھی ابھی انہوں نے جس شکار کو دیکھا تھا اور جس کی انہیں بُو آئی تھی وہ کہاں چلا گیا؟ ناگ جانتا تھا کہ مگرمچھ اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ اس کی کھال پر اگر تلوار کا بھرپور وار بھی کیا جائے تو تلوار ٹوٹ جائے گی مگر، مگرمچھ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ مگرمچھ کے جسم میں اگر کوئی نازک شے ہوتی ہے تو وہ اس کا پیٹ ہوتا ہے۔ مگرمچھ کا پیٹ اتنا نازک ہوتا ہے کہ معمولی چاقو سے اسے چیرا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مگرمچھ کبھی دریا یا دلدل سے باہر نہیں نکلتا۔ اگر دھوپ سینکنے کے لئے نکلتا بھی ہے تو نرم نرم ریت پر ہی لیٹا رہتا ہے۔

ناگ نے سب سے پہلے ایک مگرمچھ کو چنا اور دیوار پر سے رینگتا ہوا نیچے کیچڑ میں آگیا۔ پھر وہ کیچڑ میں دھنس گیا اور کیچڑ کے اندر ہی اندر سے پہلے مگرمچھ کے پیٹ کے نیچے نکل آیا۔ پیٹ کے نیچے آتے ہی ناگ نے مگرمچھ کے پیٹ پر ڈس دیا مگرمچھ ذرا سا اچھلا اور پھر اس کے اعصاب جواب دے گئے۔ ناگ کے زہر نے اس کا اعصابی نظام تباہ کر دیا تھا۔ ناگ مگرمچھ کے پیٹ کے نیچے سے نکال کر

دوسرے مگرمچھ کے پیٹ کے نیچے آگیا۔ اس نے اسے بھی ڈس دیا۔ تیسرے مگرمچھ کو ڈسنے کے بعد جب ناگ چوتھے مگرمچھ کی طرف بڑھا تو اس کی نگاہ سانپ پر پڑ گئی۔ مگرمچھ نے زور سے منہ کھول کر کیچڑ پر مارا اور کیچڑ کے گولے کے ساتھ ہی سانپ یعنی ناگ بھی مگرمچھ کے پیٹ میں چلا گیا۔ مگرمچھ کے دانت شکار کو چبانے کے لئے نہیں بلکہ اسے پکڑ کر اپنے حلق میں پیچھے دھکیلنے کے لئے ہوتے ہیں وہ شکار کو سالم کا سالم پیٹ میں ڈال لیتا ہے۔ اس کے پیٹ سے ایسا تیز اور خطرناک تیزاب نکلتا ہے کہ جو شکار کی ہڈیوں تک کو گلا دیتا ہے۔ ناگ یہ جانتا تھا وہ اس تیزاب سے بچنا چاہتا تھا۔

مگرمچھ اِدھر اُدھر لوٹ پوٹ ہونے لگا وہ سانپ کو معدے کے اندر اپنے تیزاب سے ہلاک کر ڈالنا چاہتا تھا۔ ناگ اس کے معدے میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ ناگ کو اپنے جسم پر تیزاب کی تیزی اور تلخی محسوس ہونے لگی تھی۔ اب ناگ کے لئے ایک ہی طریقہ تھا اور ناگ نے اس پر عمل کرتے ہوئے پھنکار ماری اور وہ شیر بن کر مگرمچھ کے پیٹ کو پھاڑتا ہوا باہر نکل آیا۔ مگرمچھ مردہ ہو کر کیچڑ پر پڑا تھا۔

ناگ نے انسانی شکل اختیار کی اور غار سے باہر آ کر بلند آواز میں بولا۔

چاروں مگرمچھوں کی لاشیں اٹھا کر لے جاؤ۔ ایک مگرمچھ بھی زندہ نہیں ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور پھر ناگ خود ہی ایک ایک کر کے چاروں مگرمچھوں کی لاشیں غار سے کھینچ کر باہر لے آیا۔ قبیلے والے اپنے دیوتاؤں کی لاشیں دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ناگ اب بڑے جلال میں تھا۔ وہ مگرمچھوں کی لاشیں پھینک کر گاؤں کے لوگوں کے درمیان آگیا اس نے دھوپی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

تم لوگوں نے اس سے میری شادی کر دی تھی مگر میں نے اس سے شادی نہیں کی۔ یہ آج بھی پاک ہے۔ ہم لوگ تاریخ کے افسانوی مسافر ہیں۔ ہم شادیاں نہیں کیا کرتے۔ ہماری دنیا ہی دوسری ہے اس لیئے میں ناگ دیوتا ہونیکی حیثیت سے تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس لڑکی کی شادی اس کے پہلے والے منگیتر سے کر دی جائے اور خبردار اگر اس لڑکی کو کسی نے ہاتھ بھی لگایا تو جہانگیر سانپ میرا غلام ہے وہ اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا۔ میں اس کے علاوہ یہاں کے تمام سانپوں کو حکم دے جاتا ہوں کہ کسی نے دھوپی کو کچھ کہا تو وہ اسے زندہ نہ چھوڑیں۔

گاؤں والے چپ تھے۔ وہ جنگلی نوجوان جس کے ساتھ پہلے دھوپی کی منگنی ہوئی تھی بڑا خوش تھا۔ ایک ضدی قسم کے بھیل نے کہا

اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم ناگ دیوتا ہو؟

دھوپی نے پلٹ کر اس نوجوان کی طرف دیکھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ناگ ایک دیوتا ہے ناگ کو غصہ آگیا۔ اس نے اس ضدی اور اکھڑ نوجوان کی طرف دیکھا اور کہا

اچھا تو تمہیں ثبوت چاہیئے۔ یہ لو ثبوت۔

اس کے ساتھ ہی ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا تو وہ شیش ناگ کی شکل میں سامنے آکر اپنے دونوں پھن لہرانے لگا۔ ضدی بھیل غش کھا کر گر پڑا۔ سارے بھیل سر جھکا کر چپ ہو گئے۔ ناگ واپس انسانی شکل میں آگیا۔ اب وہ ان کا دیوتا بھی تھا۔ بوڑھے بھیل نے کہا

ناگ دیوتا! ہم وعدہ کرتے ہیں کہ دھوپی کی شادی تمہاری مرضی کے مطابق کر دی جائے گی اور اسے ہم گاؤں کی بہو بنا کر رکھیں گے۔

ناگ نے دھوپی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

دھوپی! تم خوش ہو ناں؟

دھوپی نے آہستہ سے سر ہلایا اور بولا۔

تمہاری خوشی میں میری خوشی ہے میرے دیوتا

ناگ مسکرایا۔ بوڑھے بھیل کی طرف دیکھ کر کہنے لگا

اچھا بابا! میں جاتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی ناگ نے سانس کھینچ کر پھونکا تو گاؤں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والوں کے سامنے ناگ غائب ہوگیا اور اس کی جگہ ایک سیاہ عقاب شراٹے بھرتا اوپر کو اٹھا اور آسمان کی بلندیوں میں پرواز کرگیا۔ اسی رات ناگ واپس کملانگر پہنچ گیا۔ رات کا پہلا پہر تھا۔ ہرطرف اندھیرا چھایا تھا۔ شہر کے مکانوں میں کہیں کہیں چراغ روشن تھے۔ ناگ نے شہر کا ایک چکر لگایا اسے اس مندر کی تلاش تھی جس میں چندریکا دیوداسی رہتی تھی وہ اڑتا اڑتا شہر سے باہر نکل گیا۔ شہر سے باہر کچھ فاصلے پر ایک دریا بہہ رہا تھا۔ اس کے کنارے ایک جگہ ناگ کو روشنی دکھائی دی۔ ناگ اس روشنی کی طرف لپکا اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک لاش کو بانس کے تابوت پر اٹھائے مرگھٹ کی طرف لئے جا رہے ہیں۔ ناگ نیچے آگیا جہاں مُردے جلائے جاتے ہیں۔ وہاں لاش کو جلانے کے لئے لکڑیوں کی چتا تیار تھی۔ ناگ انسانی شکل میں جنازے کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ اس نے ایک آدمی سے پوچھا

کیوں بھائی! یہ کون مرگیا ہے۔

اس نے کہا

کیا تم نہیں جانتے؟ یہ دریا کے کنارے والے مندر کی مشہور دیوداسی چندریکا کی لاش ہے جسے ہم جلانے مرگھٹ لئے جا رہے ہیں۔

ناگ پر تو گویا بجلی سی گر پڑی۔ تو کیا چندریکا دیوداسی مرگئی

ہے؟ اب وہ ماریا کی رُوح کو پیپیرے کی بدرُوح سے چھڑانے کا منتر کس سے پوچھے گا۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ ناگ پریشان ہوگیا لاش مرگھٹ میں لے جاکر چتا پر رکھ دی گئی۔ لاش کے منہ پر سے کپڑا ہٹادیا گیا کہ لوگ دیوداسی چندریکا کا آخری درشن کرلیں ناگ نے بھی آگے ہوکر دیوداسی چندریکا کی لاش کا چہرہ دیکھا اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ مرکر بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ ناگ کو چندریکا کی لاش کو دیکھ کر بے حد دکھ ہو رہا تھا۔

اچانک چندریکا دیوداسی کی لاش نے آنکھیں کھول کر ناگ کو دیکھا اور مسکرائی۔ ناگ دھک سے رہ گیا۔ کیا یہ لاش زندہ تھی۔ اس نے دوبارہ غور سے دیکھا تو دیوداسی چندریکا کی آنکھیں اسی طرح بند تھیں۔ اب مرگھٹ کے باوا نے چتا کو آگ لگا دی۔ دیکھتے دیکھتے شعلے بھڑک اٹھے۔ لوگ ایک ایک کرکے واپس چلے گئے ناگ کو چندریکا دیوداسی کے مرنے کا بہت افسوس ہوا تھا۔ وہ وہیں کھڑا چتا کو جلتے دیکھتا رہا۔

جب مرگھٹ سنسان ہوگیا تو ناگ نے دیکھا کہ چتا کی آگ کے شعلوں میں دیوداسی چندریکا اپنے ریشمی کفن کو جسم کے گرد سمیٹتی ہوئی باہر نکل آئی۔ اس کے سیاہ بال اس کی کمر تک لہرا رہے تھے ناگ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ چندریکا کے ریشمی کفن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور سیاہ بالوں اور چہرے پر آگ کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا ۔ وہ ناگ کے پاس آکر مسکرائی اور بولی

میں نے تمہارا بہت انتظار کیا ناگ ۔ ناگن نے مجھے تمہارے اور ماریا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا مگر وہ بیمار ہو کر مر گئی ۔

ناگ نے تعجب سے کہا ۔

مگر تم تو زندہ ہو ۔

چندریکا بولی ۔

یہ میرا اگلا جنم ہے ۔ میں اس سے پہلے کئی بار مر چکی ہوں میرے ساتھ آؤ ۔

ناگ نے کہا

مگر لوگ تو تمہیں مردہ سمجھ رہے ہیں تم ان کے درمیان گئیں تو ان کا کیا حال ہوگا ؟

چندریکا مسکرائی ۔

میں ان لوگوں میں اب کہاں جاؤں گی میں تو یہاں سے جانے سے پہلے آخری بار اپنے مندر کو دیکھنا چاہتی ہوں ۔ میرے ساتھ آؤ ۔

رات کے اندھیرے میں چندریکا ناگ کے ساتھ دریا کنارے والے مندر کے آنگن میں آ گئی ۔ یہاں چراغ جل رہا تھا ۔ اسکی

دھیمی روشنی میں سارا مندر سنسان پڑا تھا چندریکا نے کہا

ناگ ! تم یہاں ٹھہرو میں ابھی آتی ہوں

چندریکا اپنے ریشمی کفن اور سیاہ لہراتے بالوں کے ساتھ مندر میں داخل ہو گئی ناگ چپ چاپ کھڑا سوچتا رہا کہ چندریکا اگر چلی گئی تو وہ ماریا کے بارے میں کس سے مشورہ کرے گا ؟ کس سے مدد لے گا ۔ اتنے میں چندریکا مندر کی کوٹھڑی سے نکل آئی ۔ ناگ کے پاس آکر کہنے لگی ۔

ناگ ! میں نے اس مندر میں خفیہ دیوداسی کی حیثیت سے بیس برس گزارے ہیں ۔ راجہ نے دیوداسیوں کے داخلے کو منع کر رکھا ہے مگر وہ میرا رقص دیکھنے یہاں چھپ کر آدھی رات کو آیا کرتا تھا اب میں یہاں سے ہمیشہ کے لئے جا رہی ہوں ۔ کہاں ؟ یہ مجھے کچھ معلوم نہیں ۔

ناگ نے کہا

مگر چندریکا ماریا کے بارے میں میری مدد کرو میں تو اسی سلسلے میں اتنی دور سے تمہارے پاس آیا ہوں ۔ ماریا کی روح پھونگی سپیرے کی بدروح نے قبضہ کر رکھا ہے ۔

چندریکا مسکراتے ہوئے بولی ۔

ناگ ! میں نے تمہارے آنے سے پہلے تمہارا کام کر دیا تھا ۔ پھونگی سپیرے کی بدروح اس دنیا میں اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں ہے۔

اور ماریا کہاں ہے؟ ناگ نے بے تاب ہو کر پوچھا
چندریکا نے کہا

جس وقت میں مر رہی تھی وہ میرے پاس ہی بیٹھی تمہاری راہ دیکھ رہی تھی مگر جب میں نے زندگی کا آخری سانس لیا تو میں نے دیکھا کہ ماریا کو میری موت کا شدید صدمہ ہوا اور وہ چیخ مار کر فضا میں غائب ہو گئی اب میں کچھ نہیں بتا سکتی کہ وہ کہاں ہو گی۔

ناگ اور زیادہ مایوس ہو گیا۔ ماریا بدروح کے قبضے سے نکل کر بھی اسے نہیں مل سکی تھی۔ اس نے کہا

چندریکا! تمہیں کوئی اندازہ بھی نہیں کہ ماریا کہاں گئی ہو گی؟ چندریکا کچھ سوچ کر بولی۔

جہاں میں مری تھی وہاں میرے سرہانے کی جانب ایک کھڑکی کھلی تھی۔ ماریا اس کھڑکی میں غائب ہوئی تھی۔

ناگ نے وہ جگہ پوچھی جہاں چندریکا نے اس زندگی کا آخری سانس لیا تھا تو اس نے مندر کی طرف اشارہ کیا۔

اس مندر کے پیچھے ایک کوٹھڑی ہے۔ اس میں وہ پلنگ بھی پڑا ہے جہاں میں مر گئی تھی۔ اس پلنگ کے پیچھے وہ کھڑکی ہے جہاں میں نے ماریا کو گم ہوتے دیکھا تھا

ناگ نے چندریکا کو ساتھ چلنے کے لئے کہا تو وہ بولی۔

نہیں ناگ! میرا اس دنیا میں وقت اب ختم ہو گیا ہے میں اس جنم سے نکل کر اپنے اگلے جنم میں جا رہی ہوں۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ میں کونسی دنیا میں چلی جا رہی ہوں۔ ہو سکتا اگلے جنم میں کبھی کسی جگہ کسی مقام پر تم سے ملاقات ہو جائے۔ خدا حافظ۔

یہ کہا اور چندریکا دیوداسی فضا میں بلند ہوئی اور پھر رات کے گہرے اندھیرے میں غائب ہو گئی۔ ناگ تیزی سے مندر کی عقبی کوٹھڑی میں آ گیا۔

اس نے دیکھا کہ کوٹھڑی خالی ہے۔ دیا جل رہا ہے۔ ایک خالی پلنگ پڑا ہے اس کے سرہانے کی جانب ایک کھڑکی کھلی ہے۔ ناگ نے دیکھا کہ کھلی کھڑکی کے باہر اندھیرا گھپ تھا۔ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ناگ نے آگے بڑھ کر دیکھا۔ کھڑکی کے باہر اتنا سیاہ گھپ اندھیرا تھا کہ ناگ کو بھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا مگر یہ محسوس کر کے اسے بے حد خوشی ہوئی کہ کھڑکی کے باہر سے اسے ماریا کی خوشبو آ رہی تھی۔

اس نے بے اختیار ہو کر ماریا کو آواز دے دی، "ماریا" اس کی آواز کئی حصوں میں تقسیم ہو کر جیسے ہی فضا میں گونجنے لگی کھڑکی میں ایک زلزلہ سا آ گیا اور پھر جیسے کسی نے ناگ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیچھے سے کھڑکی کے باہر اچھال دیا۔ وہ ہاتھ پاؤں مارتا فضا میں گرتا چلا گیا۔ اندھیرے میں اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ وہ قلابازیاں کھا رہا تھا۔ اس نے اپنا سر اپنے بازوؤں میں چھپا لیا اور گیند کی طرح لڑھکتا چلا گیا پھر وہ دھپ کی آواز سے ایک درخت کے اوپر گرا۔ درخت کی ٹہنیاں جھول کر اسے نیچے لے گئیں اور وہ زمین پر لڑھک گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو آسمان پر ستارے چمک رہے تھے اسے محسوس ہوا کہ فضا میں سردی ہے وہ اٹھ بیٹھا اور چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ یہاں اگرچہ رات تھی مگر اندھیرا ایسا تھا کہ ناگ اس میں چیزوں کو دیکھ سکتا تھا۔ اس کے ارد گرد دور تک زمین اونچی نیچی تھی۔ کہیں درختوں کے جھنڈ بھی تھے۔

ناگ اٹھ کر چلنے لگا وہ جس میدان میں چل رہا تھا وہاں گھاس تراشا ہوا تھا۔ آگے ایک سڑک آگئی۔ ناگ نے جھک کر دیکھا۔ سڑک چھوٹے چھوٹے پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی۔ یہ سڑک بل کھاتی ذرا اونچائی پر بنی ہوئی ایک عمارت کی طرف چلی گئی تھی جس کی سیاہ دیواریں جنگلی بیلوں سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ناگ کو ابھی تک کچھ علم نہیں تھا کہ وہ کونسے زمانے میں اور کس ملک میں آگیا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ اب ماریا کی خوشبو بھی نہیں آرہی تھی۔ وہ عمارت کی طرف بڑھا۔ قریب جا کر معلوم ہوا کہ وہ ایک ٹوٹے پھوٹے پرانے قلعے کا کھنڈر ہے جہاں وحشت برس رہی ہے۔ ناگ کو گھوڑے کی "ٹاپوں" کی آواز آئی۔ وہ جلدی سے ایک طرف اندھیرے میں چھپ گیا۔

ایک گھوڑا گاڑی اندھیرے میں قلعے کی طرف آتی دکھائی دی۔ اس کے آگے دو گھوڑے جُتے ہوئے تھے۔ سائیس اونچی سیٹ پر لمبا گرم کوٹ پہنے بت کی طرح بیٹھا تھا۔ قلعے کے پرانے شکستہ دروازے کے آگے آکر سائیس نے "ہو" کی آواز نکالی اور گھوڑا گاڑی رُک گئی۔ گاڑی کا دروازہ کھلا اور ایک ٹھگنے قد کا آدمی باہر نکل کر قلعے کی طرف روانہ ہوگیا گھوڑا گاڑی واپس چلی گئی۔ ٹھگنے قد کے آدمی کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک بیگ تھا۔ اس نے انیسویں صدی کے انگریزوں ایسا گول ہیٹ اور رین کوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ قلعے کے دروازے میں جیسے غائب ہوگیا۔ ناگ کو تشویش ہوئی کہ یہ آدمی کون ہے اور سرد رات کے اندھیرے میں اس آسیبی قلعے میں کیا کرنے آیا ہے۔ ناگ بھی قلعے کے ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے گزر کر اندر داخل ہوگیا شکل صورت اور وضع قطع سے یہ پرانا قلعہ انیسویں صدی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے انگلستان کا کوئی قلعہ لگتا تھا۔ عنبر ناگ ماریا اس قسم کے قلعوں کو پہلے بھی اچھی طرح سے جانتے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ جب انگلستان پر رومن بادشاہت ختم ہوگئی تھی تو انگلستان کی حکومت چھوٹے چھوٹے نوابوں میں بٹ گئی تھی جن کو بیرن کہتے تھے۔ یہ انگریز بیرن نواب اپنے اپنے قلعوں میں رہتے تھے اور اردگرد کے گاؤں پر حکومت کرتے تھے۔ یہ نواب آپس میں لڑتے بھی رہتے تھے پھر ایک بیرن نے دو چار قلعے فتح کرکے اپنی طاقت بڑھالی اور یوں آہستہ آہستہ باقی قلعوں کو بھی فتح کرکے انگلستان کا بادشاہ بن بیٹھا۔ اس کے بعد وقت گزرتا گیا اور یہ بادشاہت بھی ختم ہوگئی اور انیسویں صدی کے شروع میں انگریزوں کا بادشاہ بس نام کا ہی بادشاہ رہ گیا تھا اور ساتھ ہی ایک پارلیمنٹ بھی بن گئی جس کے لوگوں کے نمائندے تھے۔ اس طرح سے انگلستان میں جمہوریت کی بنیاد پڑی۔

پیارے دوستو! تم بور تو نہیں ہوگئے نا؟ یہ تاریخ کی باتیں ہیں آپ کو اپنی جماعتوں میں آگے چل کر کام آئیں گی اس لئے انہیں ضرور کبھی کبھی دہرا دیا کرتا ہوں تاکہ تم کو دنیا کی تاریخ کی خبر ہو جائے۔

چنانچہ جب بادشاہ سارے قلعوں کو فتح کر کے ایک محل میں رہنے لگا تھا تو باقی کے قلعے ویران ہو گئے۔ ان میں کچھ تو ٹھیک ٹھاک رہے لیکن کچھ قلعے جو شہر سے دور تھے ٹوٹ [illegible] گئے اور اس زمانے کے انگلستان کے چوروں ڈاکوؤں کے ٹھکانے بن گئے۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی کے درمیان انگلستان میں بڑے مکروہ جرائم ہوا کرتے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب ناگ انگلستان کے اسی ویران اور ٹوٹے پھوٹے قلعے میں پہنچا۔ ناگ نے قلعے میں جاکر دیکھا کہ بڑا کشادہ دالان ہے جس کے فرش پر جگہ جگہ گھاس اُگی ہے۔ برامدے میں ایک ڈھلانی راستہ اندھیرے میں نیچے جاتا تھا۔ یہ راستہ گھوڑوں وغیرہ کے لئے بنایا گیا تھا۔ ناگ ڈھلانی راستے سے نیچے اتر گیا۔ کونے میں ایک دروازہ تھا۔ جس پر موم جامے کا بھاری پردہ پڑا تھا۔ اندر سے ایسی آواز آئی جیسے کسی بھاری شے کو گھسیٹا گیا ہے۔ ناگ نے پردے کو ذرا سا اٹھا کر دیکھا۔ لالٹین جل رہی تھی۔ ایک کھلی چھت والے بڑے ہال کمرے کے درمیان ایک سٹریچر پر جیسے کوئی لاش لوہے کی زنجیروں سے بندھی پڑی تھی اور وہی بگھی والا ٹھگنے قد کا آدمی اب سفید ڈاکٹروں ایسا لمبا کوٹ پہنے لاش کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اوپر جھکا اس کی آنکھوں کو کھول کر دیکھ رہا تھا۔ دو سفید کوٹوں والے آدمی اس کے دائیں بائیں کھڑے تھے ناگ نے تشویش کے ساتھ جیسے اپنے آپ سے کہا

یہاں کیا ہو رہا ہے؟

یہ جاننے کے لئے اگلی قسط نمبر ۱۳۲

"قبرستان کی ڈراؤنی رات"

پڑھنا نہ بھولیے گا۔

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۱۰۱	خلائی جہاز کی ممی	۴/۵۰
۱۰۲	غیبی خلائی شیطان	۴/۵۰
۱۰۳	ماریا دوزخ میں	۴/۵۰
۱۰۴	خلائی کمرہ	۴/۵۰
۱۰۵	مُردوں کا ستارہ	۴/۵۰
۱۰۶	خونخوار انسانی تجوری	۴/۵۰
۱۰۷	خطرناک طلسمی روشنی	۴/۵۰
۱۰۸	ہیبت ناک قلعہ	۴/۵۰
۱۰۹	غیبی شیشہ	۴/۵۰
۱۱۰	ماتا دیوی کا گڑھ	۴/۵۰
۱۱۱	آدھی عورت آدھا سانپ	۴/۵۰
۱۱۲	عنبر اور خلائی مخلوق	۴/۵۰
۱۱۳	کیٹی اور زندہ لاش	۴/۵۰
۱۱۴	ماریا طوفانی رات میں	۴/۵۰
۱۱۵	خطرناک تجربہ	۴/۵۰
۱۱۶	سانپ کا قیدی	۴/۵۰
۱۱۷	موت کی چھلانگ	۴/۵۰
۱۱۸	مُردے کی موت	۴/۵۰
۱۱۹	قبر کا ہاتھ	۴/۵۰
۱۲۰	جزیرے کا بھوت	۴/۵۰
۱۲۱	خوفناک مقابلہ	۴/۵۰
۱۲۲	ماریا کا پتلا	۴/۵۰
۱۲۳	مینار کا بھوت	۴/۵۰
۱۲۴	انسانی تیندوا	۴/۵۰
۱۲۵	غیبی لاش (خاص نمبر)	۲۱/-
۱۲۶	خونی راز	۴/۵۰
۱۲۷	سرکٹا ناگ	۴/۵۰
۱۲۸	عنبر کی قبر	۴/۵۰
۱۲۹	چاہ بابل کے قیدی	۴/۵۰
۱۳۰	منحوس مورتیاں	۴/۵۰
۱۳۱	ہانگلی ناگن	۴/۵۰
۱۳۲	قبرستان کی ڈراؤنی رات	۴/۵۰
۱۳۳	منگلا دیوی کا ترشول	۴/۵۰
۱۳۴	ماریا کھوپڑی میں	۴/۵۰
۱۳۵	آسیبی پنجے	۴/۵۰
۱۳۶	باپ کی خوشبو	۴/۵۰

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرأ

۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸